

معرکہ دجّالِ اکبر

تفکیر، تدبیر اور تعمیل

جلد دوم

اسرار عالم

دارالعلم، نئی دہلی

A ENTERED

معرکہ و جبالِ اکبر

تفکیر، تدبیر اور تعمیل

جلد دوم

اسرار عالم

دارالعلم، نئی دہلی

۲۹۷۵۷

۳۸۷

Copyright © Author

سلسلہ مطبوعات - ۱۳

معرکہ دجال اکبر (جلد دوم)

مصنف: اسرار عالم

Date..... ۲۹-۰۷-۰۵

MA'RAKA-E-DAJJAL-E-AKBAR (VOL-II)

By Asrar Alam

طبع اول: مارچ ۲۰۰۵

65722

C/4

Published by

DAR-AL-ILM, NEW DELHI

ہدیہ: = 120 روپے

مصنف کی تصانیف

- | | |
|---|--|
| ☆ | اسلام اور اکیسویں صدی کا چیلنج |
| ☆ | عالم اسلام کی سیاسی صورت حال |
| ☆ | بین الاقوامی ایجنسیوں کا تعارف اور ان کا طریقہ کار |
| ☆ | عالم اسلام کی اقتصادی صورت حال |
| ☆ | عالم اسلام کی روحانی صورت حال |
| ☆ | ہندو |
| ☆ | عالم اسلام کی اخلاقی صورت حال |
| ☆ | یاساری الجہل! کیا دجال کی آمد آج ہے؟ |
| ☆ | عالم اسلام کی منجھی و مقصدی صورت حال |
| □ | ماکان و مایکون |
| ☆ | دجال - جلد اول |
| ☆ | دجال - جلد دوم |
| ☆ | دجال - جلد سوم |
| ☆ | فتنہ دجال اکبر: خطرات و تدابیر |
| ☆ | معرکہ دجال اکبر: تفکیر، تدبیر اور تعمیل - جلد اول |
| ☆ | معرکہ دجال اکبر: تفکیر، تدبیر اور تعمیل - جلد دوم |

Printed at: Asila Offset Printers, New Delhi- 110 002

DATA ENTERED

فہرست

6-01-06

۵	پیش لفظ
۶	مقدمہ
۷	آثارِ قیامت
۱۶	علاماتِ معرکہ
۲۱	صورتِ مقاومت
۲۴	مقاومت کے اسلحے
۳۲	مدتِ مقاومت
۳۴	مراکز و مقاماتِ انفجار
۳۶	امت کی حقیقی حالت
۴۴	مجرمانہ غفلت
۵۳	عظیم ترین لاعلمی
۵۸	کوئی مقتدرہ
۶۹	مقتدرہ کا ارتقاء
۸۲	عظیم تبدیلی

۹۳	طویل مدت منصوبہ بندی
۱۰۵	تعمیر و تشکیل
۱۱۹	مشرقی دجالی محاذ
۱۲۵	انہدام
۱۳۷	یہودی۔ عیسائی اختلاف
۱۵۶	دجالی مکائد
	تدبیر و توجیہ۔ اول
۱۶۳	☆ منجبی ذمہ داری
	تدبیر و توجیہ۔ دوم
۱۶۷	☆ منصوبہ بندی، تدبیر سازی اور تعمیل
	تدبیر و توجیہ۔ سوم
۱۷۳	☆ مشکلات و موانع
	تدبیر و توجیہ۔ چہارم
۱۷۹	☆ اہداف و مقاصد
	تدبیر و توجیہ۔ پنجم
۱۸۳	☆ مصابراتی پیش قدمی
۱۹۲	یادداشت

بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

حامداً ومصلياً!

نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی امت بنی نوع انسان میں وہ آخری امت ہے جو منصب شہادت پر فائز کی گئی ہے۔ چنانچہ پوری انسانیت کی کامیابی کا انحصار اب اسی گروہ پر ہے۔

بیسویں صدی عیسوی کی آخری دہائی تک آتے آتے واضح طور پر محسوس ہونے لگا کہ یہ امت تاریخ انسانی کے اس مرحلے میں داخل ہو چکی ہے جس کی خبر دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا: عنقریب تو میں تم پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بلاواؤں گی جیسے بھوکے (جانور) کھانے پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بلاوا دیتے ہیں (ابوداؤد و بیہقی)

اس اندوہناک صورت حال سے زیادہ کرب کی بات یہ ہے کہ امت مسلمہ — جو دنیا کی وہ واحد گروہ ہے جسے ماضی، حال اور مستقبل کا کافی علم (ماکان وما هو کانن) دیا گیا — آج حیران اور ناواقف راہ بھٹک رہی ہے اور دنیا کی تاریکیوں سے روشنی کی بھیک مانگ رہی ہے۔ چودہ صدیوں بعد اب آثار قیامت کے ظاہر ہونے کی رفتار تیز ہوتی ہوئی محسوس ہوتی ہے گویا کوئی ہارٹوٹ جائے اور یکے بعد دیگرے دانے گرنے لگیں۔

ان حالات کا تقاضا تھا کہ قرآن و احادیث مبارکہ کی روشنی میں امت کی صورت حال کا گہرائی سے جائزہ لیا جاتا، موجودہ حالات کی تبدیلی کو صحیح زاویہ سے دیکھا جاتا اور آئندہ کے لئے خطوط کار کی نشاندہی کی جاتی تاکہ یہ امت اپنے فرض منصبی کو مکمل طور پر انجام دے کر پوری انسانیت کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ چنانچہ انہیں امور کو پیش نظر رکھ کر یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں مختلف عناوین کے تحت بحث کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس میں برکت عطا فرمائے۔

انہ سمیع قریب مجیب

اسرار عالم

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کا فضلِ خاص ہے کہ یہ عاجز ”معرکہ و جالِ اکبر: تفکیر، تدبیر اور تعمیل“ جلد دوم امت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

صورتِ حال کی نزاکت بڑھتی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ امت کی ذمہ داریاں بھی۔ صورتِ حال کی نزاکت اس کی متقاضی ہے کہ اس کتاب کے محتویات سے امت کا ہر خاص و عام زیادہ سے زیادہ اور جلد از جلد واقف ہو جائے۔ لہذا امید ہے کہ قارئین اور بالخصوص اہل ہمم حسب استطاعت اسے عام کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس میں برکت عطا فرمائے۔

والله المستعان و عليه التكلان

أسرار عالم

آثارِ قیامت

(۱) قیامت کے آنے اور اس سے قبل ہونے والی جنگوں اور تصادمات و حادثات کا اہلیس، دجال اکبر، اہل ایمان، الذین اشركوا، الذین كفروا، اصحاب الکہف والرقيم، الکہف، فجوة الارض یا فجوة الشمس، مجمع یا مجمع البحرین، صخرة، سبیل فی البحر، مغرب الشمس، مطلع الشمس، (الموقع) بین السدین اور (الموقع) بین الصدفین سے براہ راست تعلق ہے۔

(۲) معارکِ قیامت دراصل متعدد اقسام اور محیر العقول معرکوں کا وہ سلسلہ ہے جس کا دوسرا نام ”معرکہ اصحاب الکہف والرقيم“ ہے۔ (الکہف: ۹ اور الاعراف: ۲۷)۔ معرکوں کا یہ وہ سلسلہ ہے جس کا آغاز فی الواقع عہد خاتم النبیین ﷺ میں ہی ہو گیا تھا جس کی پہلی کڑی غزوہ بدر الکبریٰ تھی۔ یہ وہی سلسلہ معارک ہے جس کی دیگر کڑیاں غزوہ خیبر، غزوہ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ ہوازن، غزوہ طائف اور غزوہ تبوک تھیں۔ غزوہ بدر الکبریٰ اور غزوہ فتح مکہ کے سلسلے کی دو درمیانی کڑیاں غزوہ احد اور غزوہ احزاب تھیں۔

(۳) غزوہ خیبر ہی منصوبہ معارکِ خیر و شر میں مقدر معرکہ خاتمہ الذین ہادوا تھا جسے روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کی بنفس نفیس موجودگی کے خوف سے اہلیس نے معرض

التواء میں ڈال کر توسیع دینے اور معرکہ کو اس وقت حتمی انجام تک پہنچانے سے گریز کیا۔ اگر ایسا ہو جاتا تو غزوہ خیبر ہی وہ معرکہ ثابت ہوتا جس میں روئے ارض پر بیشتر الذین ہادوا کا خاتمہ ہو جاتا جو دراصل مقدر سبب ہوتا دجال اکبر کے غصہ اور اس کے نتیجہ میں ظہور کا۔ چونکہ ابلیس دجال اکبر کو روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کے براہ راست سامنے لانے اور مقابلہ آرا کر دینے کے بعد اس کے ممکنہ انجام سے خوف زدہ ہو گیا اس لئے اس نے تدبیری پس پائی (Tactical & Strategic Retreat) اختیار کر لی اور اس طرح وہ الذین ہادوا کے کلی خاتمہ اور دجال اکبر کے ظہور کو چند سالوں کے لئے مؤخر کرنے میں کامیاب ہو گیا جس کا اس کو اختیار تھا۔ روئے ارض پر حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد اور ان کی قیادت میں فی الواقع غزوہ خیبر کی تعمیل مکرر (Reenactment) اور حتمی تکمیل (Completion) ہوگی۔

(۴) غزوہ تبوک ہی منصوبہ خیر و شر میں مقدر معرکہ اصحاب مدین تھا جسے روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کی بنفس نفیس موجودگی کے خوف سے ابلیس نے رو بہ عمل لانے سے گریز کیا۔ اگر ایسا ہو جاتا تو غزوہ تبوک ہی وہ معرکہ ثابت ہوتا جس میں روئے ارض پر بیشتر اصحاب مدین کا خاتمہ ہو جاتا جو دراصل مقدر سبب ہوتا دجال اکبر کے غصہ اور ظہور کا۔ چنانچہ اس موقع پر بھی ابلیس نے تدبیری پس پائی (Tactical & Strategic Retreat) اختیار کی تاکہ ظہور دجال اکبر کو مؤخر کر سکے۔ روئے ارض پر حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد اور ان کی قیادت میں بالآخر المملکت الکبریٰ کی مقاومت دراصل غزوہ تبوک کی تعمیل مکرر (Reenactment) اور حتمی تکمیل (Completion) ہوگی۔

(۵) غزوہ حنین، غزوہ ہوازن اور غزوہ طائف ہی منصوبہ معارک خیر و شر میں مقدر

معرکہ شرک یا معرکہ اصحاب فیل تھا، جسے ابلیس نے توسیع دینے اور حتمی انجام تک پہنچانے سے گریز کیا۔ ظاہر ہے اس کا واحد سبب روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کی موجودگی تھا۔ اگر یہ معرکہ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی تکمیل پا جاتا تو یہی 'غزوہ ہند' ہوتا۔ اور اس میں "الذین اشركوا" یعنی "اصحاب فیل" کا خاتمہ مقدر تھا۔ چونکہ ابلیس نے اس موقع پر بھی تدبیری پس پائی (Tactical & Strategic Retreat) اختیار کر لی لہذا اب یہی معرکہ عن قریب "معرکہ ہند" یا "غزوہ ہند" کی صورت میں ظہور پزیر ہوگا۔ امت مسلمہ محمدیہ کے ذریعہ غزوہ ہند میں شرکت دراصل غزوہ حنین، غزوہ ہوازن اور غزوہ طائف میں شرکت اور ان کے مقاصد کی تکمیل ہوگی۔

(۶) یہی سبب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے معرکہ اصحاب الکہف والرقيم کے سلسلہ کی مذکورہ جنگوں کو غزوہ ہند، غزوہ روم اور غزوہ مسیح الدجال کے نام سے پکارا ہے۔ (سنن نسائی، مسند احمد)۔ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام ان معرکوں میں دراصل نبی آخر الزماں ﷺ کی قائم مقامی یا اگر اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس انہیں بھیج دیا تو ان کی نیابت فرمائیں گے اور اس طرح اہل ایمان کی ان معرکوں میں شرکت گویا آنحضرت ﷺ کی معیت ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

(۷) اب اس آخری عہد میں روئے ارض پر نبی آخر الزماں ﷺ کے ذریعہ قائم کردہ 'الحکم' کے کلی انہدام (1923) اور نتیجتاً 'فساد فی الارض' کے قائم ہونے (صحیح ابن حبان بروایت ابو امامہ نیز مسند احمد بروایت حضرت حذیفہ) کے بعد معرکہ ہای قیامت یا معرکہ اصحاب الکہف والرقيم اغلباً درج ذیل معرکوں پر مشتمل ہوگا۔

(۱) معرکہ دجاہلہ

(۲) معرکہ اصحابِ موسیٰ

(۳) معرکہ اصحابِ مدین

(۴) معرکہ اصحابِ فیل

(۵) معرکہ ابناءِ فسادِ ملکوت

(۶) معرکہ شیاطینِ ملجمہ

(۷) معرکہ دجالِ اکبر

(۸) معرکہ یاجوج و ماجوج

(۸) معرکہ دجالہ: ”معرکہ دجالہ“ کئی معرکوں کا مجموعہ ہے۔ یہی ”معرکہ

جبت“ ہے۔ اسی کا دوسرا نام ”معرکہ خبث“ ہے۔ یہی وہ سلسلہ ہے جس کی ذیلی

کڑیاں ”معرکہ طاغوت“ یا ”معرکہ ہای طواغیت“ ہیں۔ ”الحکم“ کے حقیقی

انہدام (661 عیسوی) سے لے کر اعتباری انہدام (1923) تک وقوع پزیر ہونے والے

معرکوں کی یہی حقیقت ہے۔ لہذا اس سلسلہ کو ”معرکہ ملک اللہ“ بھی کہا جاسکتا ہے۔

(۹) معرکہ اصحابِ موسیٰ: ”معرکہ اصحابِ الکہف والرقیم“ کے چار بنیادی سلسلوں میں

یہ پہلا سلسلہ ہے۔ ”معرکہ اصحابِ موسیٰ“ بھی کئی معرکوں کا مجموعہ ہے۔ یہی ”معرکہ الذین

کفروا“ ہے۔ یہ اصحابِ موسیٰ ہی تھے اور ہیں جو سینکڑوں انبیاءِ بنی اسرائیل کی بعثت کے

باوجود ”میثاقِ ابراہیمی“ کے پورا کرنے میں کوتاہ ثابت ہوئے اور جس کی پاداش میں بالآخر

معزول کر دیئے گئے اور ان کی جگہ امتِ محمدیہ برپا کی گئی جس نے اپنے رسول ﷺ کی معیت

و قیادت میں نہ صرف ”میثاقِ ابراہیمی“ کو پورا کیا بلکہ اس ایفاءِ عہد کے صلے میں ”میثاقِ محمدی“

سے بھی سرفراز کی گئی۔ اپنی معزولی اور امتِ محمدیہ کی ”میثاقِ محمدی“ سے سرفرازی کے بعد

حسدانہ طور پر ابلیس کی حمایت میں الذین ہادوا کے ذریعہ چھیڑا گیا یہ وہ معرکہ ہے جسے ”معرکہ الذین کفروا“ سے موسوم کیا گیا۔ یہی وہ سلسلہ جنگ ہے جس کی ایک خصوصیت ”معرکہ بیت اللہ“ ہے۔

(۱۰) معرکہ اصحابِ مدین: ”معرکہ اصحابِ مدین“ متعدد معرکوں پر مشتمل ابلیسی معرکوں کا وہ سلسلہ ہے جس کے اہم شرکاء اصحابِ الائتہ، اصحابِ الرس اور اصحابِ الحجر کے باقیات اور مظاہر جدید ہیں۔ اسی سلسلہ کا اہم ترین معرکہ ”المحکمۃ الکبریٰ“ ہے۔

(۱۱) معرکہ اصحابِ فیل: ”معرکہ اصحابِ فیل“ ہی ”معرکہ الذین اشركوا“ ہے۔ یہی وہ سلسلہ معارک ہے جس کا دوسرا نام ”معرکہ ابناء قابیل“ بھی ہے۔ ”معرکہ اصحابِ فیل“ — ”معرکہ اصحابِ الکہف والرقیم“ کے چار بنیادی سلسلوں میں دوسرا سلسلہ ہے اور یہ بھی ”معرکہ بیت اللہ“ کی دوسری کڑی ہے۔ معرکہ اصحابِ فیل کے سلسلہ میں وقوع پذیر ہونے والا اہم ترین معرکہ ”غزوہ ہند“ ہوگا۔ یہی حقیقی ”معرکہ مہا بھارت“ ہے۔

(۱۲) ”معرکہ ابناء فسادِ ملکوت: معرکہ اصحابِ الکہف والرقیم کا یہ وہ غیر معمولی اور ہیبت ناک تیسرا سلسلہ ہے جو روئے ارض پر غیر انسانی، نیم انسانی، حیوانی، نیم حیوانی اور غیر حیوانی مخلوقات کے ظہور اور تغلب کے سبب ہوگا۔ معرکہ ابناء فسادِ ملکوت کے ذیل میں ہونے والی تصادمات و حوادث کے شرکاء درج ذیل ہوں گے۔

(۱)	ابناء فسادِ ملکوت نوری	بالخصوص ابناء فسادِ ملکوت ملکی
(۲)	ابناء فسادِ ملکوت ناری	بالخصوص ابناء فسادِ ملکوت شمسی

(۳)	ابناء فسادِ ملکوتِ ارضی
-----	-------------------------

ان معرکوں میں ابناء فسادِ ملکوتِ ارضی بجائے خود بری، بحری، فضائی ہونے کے ساتھ ساتھ بنیادی طور پر ابناء فسادِ ملکوتِ ارضی انسانی، نیم انسانی، حیوانی، اور نیم حیوانی پر مشتمل ہوں گے۔

(۱۳) معرکہ شیاطینِ ملجمہ: معرکہ اصحاب الکہف والرقیم کے تحت ابلیس کی نوری، تاری، ارضی اور ظلماتی افواج کی یہ وہ جنگ ہے جس کا آغاز مذکورہ انسانی و نیم انسانی معرکوں کے متوازی ہوگا۔ ظاہر ہے اس کا مقصد وحید اہل حق کو کمزور کرنا اور اہل شر کو تقویت پہنچانا ہے۔ یہ معرکہ دراصل ان قوتوں کے ذریعہ اہل حق پر کیا جانے والا حملہ ہے جو ابلیس کی محفوظ افواج (Reserve Forces) کہلاتی ہیں اور ارض و ماوراء ارض میں مختلف مقامات پر چھپی ہوئی، پناہ گزیں یا روکی ہوئی ہیں اور روئے ارض پر طیبات کے کم ہونے کی صورت میں تیزی سے باہر آ کر حملہ آور ہو رہی ہیں۔

(۱۴) معرکہ دجالِ اکبر: معرکہ دجالِ اکبر — دجالہ، اصحابِ موسیٰ، اصحابِ مدین، اصحابِ فیل، ابناء فسادِ ملکوت اور شیاطینِ ملجمہ کا سب سے بڑا اور آخری تجمع ہوگا جس کی سربراہی دجالِ اکبر ابلیس کی سرپرستی میں کرے گا۔ ابلیس کے ذریعہ روئے ارض پر خیر کے خاتمہ کی یہ سب سے بڑی اور مہیب ترین کوشش ہوگی۔ لیکن دجالِ اکبر کے قتل ہوتے ہی یہ ساری فوج درہم برہم ہو جائے گی۔

(۱۵) معرکہ یاجوج و ماجوج: ”معرکہ یاجوج و ماجوج“ ”معرکہ دجالِ اکبر“ کی شکست کے بعد ابلیس کی وہ حرکت مذہبِ بوجی کے مانند ہے جس کا ارتکاب وہ اپنی آخری فوج کو صف بستہ کر کے کرے گا۔ یہ فوج مخلوقاتِ فسادِ ملکوت پر مشتمل ہوگی۔

(۱۶) ہر چند کہ نبی آخر الزماں ﷺ کا میابی کے ساتھ مقصد رسالت تک پہنچ گئے اور ابلیس اپنے مقصد میں حقیقی طور پر ناکام و نامراد ہو گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کا کلمہ بالآخر بلند ہوا اور ابلیس کا کلمہ سرنگوں (ورضیت لکم الاسلام دینا المائدہ ۳) لیکن ابلیس کی جانب سے سپر اندازی نہیں ہوئی۔ چنانچہ ”میشاق محمدی“ کے تحت اس معرکہ کو حتمی اور منطقی انجام تک لے جانا اور پورے بنی نوع انسان کو کامیاب کرنے کی ذمہ داری امت محمدیہ پر لازم آئی (سورۃ التوبہ) اور اس تعلق سے:

(۱) حفاظت، اقامت اور توسیع عدل

Establishment, Protection and Extension of Adl

_____ (الشوریٰ ۱۳ تا ۱۵)

(۲) مراقبت عامہ و خاصہ

Watchfulness (General & Special)

(الاعراف - ۲۷ اور الانفال - ۶۰)

(۳) استعداد Preparedness (الانفال ۶۰) اور _____

(۴) جہاد Jihad _____ (التوبہ)

امت محمدیہ کا فرض منصبی اور مقصد وجود قرار پایا۔ لیکن خلافت راشدہ کے ختم ہوتے ہوتے دین اللہ میں فسادِ عظیم پیدا کر دیا گیا۔ حجۃ الوداع سے ظہورِ مہدی و عیسیٰ علیہما السلام اور قتلِ دجال اکبر تک ایک لمحے کے لئے بھی من جانب اللہ

(۱) اقامت، حفاظت اور توسیع عدل

(۲) مراقبت عامہ و خاصہ

(۳) استعداد — اور

(۴) جہاد — کی ذمہ داری امت پر ساقط نہیں ہوئی۔

لیکن 661 عیسوی کے بعد عملاً ایسا کر دیا گیا۔ (ملاحظہ فرمائیں دجال جلد سوم) اور اس کی سرتا سر ذمہ داری امت محمدیہ کی قیادت — حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور ان اعیان معاشرہ پر ہے جن کے ہاتھ اس جرم میں آلودہ ہیں۔ ہر چند کہ اس جرم میں سب شریک ہیں لیکن ان میں سب سے بڑے مجرم وہ علماء و مشائخ ہیں جنہوں نے اسے نہ صرف سند جواز عطا کیا بلکہ اپنے قول و عمل، قرآن کی تفسیروں، سنت کے خاتمہ اور جعلی سنت کے اجراء احادیث کی من مانی ترتیب و شرح، فقہ کی تدوین، اور بالخصوص تصوف کے رواج کے ذریعہ — اسلام کو دین اللہ کی بجائے مذہب، مسلک اور مشرب بنا کر رکھ دیا۔ چنانچہ:

(۱) اقامت، حفاظت اور توسیع عدل عملاً جرم قرار پایا۔ یہی سبب ہے کہ مسلم معاشرے میں حضرت حسن بن علی، حضرت حسین بن علی، حضرت عبداللہ بن زبیر سے لے کر تا این وقت اہل ہم کو دین اللہ پر چلنے کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔

(۲) مراقبت عامہ اور خاصہ (الاعراف: ۲۷ اور انفال ۶۰) کے فریضہ کا نام و نشان اسلامی معاشرہ میں مٹا دیا گیا اور 661 عیسوی سے آج تک امت اس تعلق سے معطل اور ناواقف محض بنا کر رکھ دی گئی چنانچہ اس طرح ابلیس، دجال اکبر، دجالہ اور شیاطین انس و جن کو پوری روئے زمین بشمول دارالاسلام میں کھل کھیلنے اور منصوبہ بند طور پر مضبوط تر ہونے کے لئے کھلی اجازت دے دی گئی۔

(۳) استعداد (الانفال: ۶۰) کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا گیا۔

(۴) جہاد کو پہلے عملاً ”مگر خفیۃً“ پھر قولاً اور عملاً — اور بالآخر علناً ساقط کر دیا

گیا۔ ہرچند کہ یہ سارے کام بظاہر حکمرانوں کے ہاتھوں ہوئے لیکن انھیں عملی جامہ پہنانے والے حقیقتاً علماء اور مشائخ تھے۔ یہ وہ فساد ہے جس کے خطرے سے اللہ تعالیٰ نے اسی ”میشاق محمدی“ میں آگاہ کر دیا تھا۔ (التوبہ: آیات ۳۰ تا ۳۵)

علاماتِ معرکہ

(۱) معرکہ اصحاب الکہف والرقیم اور اس سلسلہ کے تمام معرکوں کی حقیقی زمین بالکل تیار ہو چکی ہے اور اس کے بیشتر علامات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو چکے ہیں اس تعلق سے جو کچھ قابلِ بحث ہے وہ صرف ان کی معلومات ہے۔ جہاں یہ سارے علامات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو چکے ہیں۔ وہیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان کے حوالے سے امت کا بڑا طبقہ بالخصوص اس کی قیادت — حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ — عام طور پر نابلد اور ناواقف ہیں۔ یہ تمام طبقات ناواقفیت میں مشترک ہوتے ہوئے بھی پانچ قسموں پر مشتمل ہیں:

(۱) حکمراں، دانش وران اور اکثر اعیانِ معاشرہ: ان میں اکثر ناواقف اور بعض مجہول ہیں۔

(۲) علماء و مشائخ: ان میں اکثر نہ صرف ناواقف ہیں بلکہ اپنے خلاف قرآن و سنت مخصوص علوم اور ماحول میں صدیوں سے رہنے کے سبب اس قوتِ فہم سے بھی محروم ہو چکے ہیں جس کا ادراک عام انسان حواسِ خمسہ اور عقل کے ذریعہ بھی کر لیتا ہے۔ بلکہ اکثر اس سے بھی ناواقف ہیں کہ وہ ایسے ہو چکے ہیں۔

(۳) حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ کا وہ طبقہ جو پچھلی صدی میں برپا ہونے والی تحریکاتِ اسلامی سے علاقہ رکھتا ہے۔ ان میں اکثر گویا ”تخبط“

کی حالت میں ہیں۔

(۳) علماء، مشائخ اور تحریک اسلامی کا سودی طبقہ: علماء، مشائخ، اہل مدرسہ اور تحریک اسلامی کا وہ طبقہ جو بالخصوص پیروڈالر کے پردے میں سود اور ربا سے خوب سیراب ہوا ہے وہ مخبوط الحواس (البقرہ: ۲۷۵) ہو چکا ہے۔

(۵) علماء، مشائخ اور تحریک اسلامی کا مہجلی طبقہ: علماء، مشائخ اور تحریک اسلامی کا وہ طبقہ جو بالخصوص دجالی چشمہ کے پانی سے خوب سیراب ہوا وہ بھی ذہناً اور جسداً مفلوج (البقرہ: ۲۳۹) ہو چکا ہے۔

(۲) معرکہ اصحاب الکہف والرقیم اور اس سلسلہ کے تمام معرکوں کے حوالے سے ظاہر و

باہر علامات درج ذیل ہیں:

(۱) ابلہسی کوکبی تحالف کا آنحضور ﷺ کی وفات حسرت آیات (632 عیسوی) کے بعد تقریباً تیرہ سو سالوں کی جدوجہد کے نتیجہ میں 1945-47 کے مابین کامیابی سے Take-off Stage کو پار کر لینا۔

(۲) کوکبی قوت کا کائنات میں پائی جانے والی ایسی قوتوں پر قابو پالینا جنہیں انسانی حد امکان میں پائی جانے والی قوت تسخیر نہ کر سکے۔ اس عاجز کا اندازہ ہے کہ کوکبی قوت کو ایسی طاقت 1940 آتے آتے حاصل ہو گئی تھی۔

(۳) ایسی قوت پر قابو پالینے کے بعد پوری روئے ارض پر کوکبی قوت کا سپر آف ڈسپرس (Super of the Supers) بن جانا۔ اس عاجز کا اندازہ ہے کہ 1945 میں کوکبی قوت سپر آف ڈسپرس (Super of the Supers) ہو چکی تھی۔

(۳) ابلہسی کوکبی سائنس اور ٹکنالوجی کی سرعت (Acceleration) کا ناقابل

رجعت (Irreversible) ہو جانا۔

(۱) اہلیسی کو کبھی سائنس سے قبل سائنس — فطرت کو جان لینا (Knowing of the Nature-Scientia) تھا۔ اہلیسی کو کبھی سائنس نیوٹن (Newton) کے بعد اور بالخصوص آئین سٹائن (Einstein) کے بعد فطرت کا جاننا یا جان لینا، باقی نہیں رہا۔

(۲) اہلیسی۔ کو کبھی ٹکنالوجی سے قبل ٹکنالوجی — ”فطرت کی نقل کر لینا“ (Making like natural or Imitating the Nature-Techne) تھی۔ اہلیسی کو کبھی ٹکنالوجی 1945 کے بعد ”فطرت کی نقل کر لینا باقی نہیں رہ گئی۔

(۳) اہلیسی کو کبھی سائنس اور ٹکنالوجی سے قبل فطرت (Nature) اصلی اور حقیقی (Original) کا نام تھا اور ٹکنالوجی کے ذریعہ مصنوعی (Artificial) اشیاء وجود میں آتے تھے۔ یعنی کائنات میں جو کچھ پایا جاتا تھا وہ فطرت (Nature) تھا جس کا صانع (بنانے والا) اللہ تعالیٰ یا بالفاظ دیگر قدرت تھی۔ انسان جو کچھ بناتا تھا وہ مصنوعی (Artificial) کہلاتا تھا۔ فطرت سے بنی شئی اصلی اور فطری تھی اور انسان کے ذریعہ بنی شئی نقل، غیر فطری اور غیر اصلی تھی۔ فطرت مکمل اور پائیدار تھی اور مصنوعی ناقص اور ناپائیدار۔

(۴) اہلیسی کو کبھی سائنس اور ٹکنالوجی نے فطرت (Nature) بنانے کا آغاز کر دیا ہے۔ اب فطرت کے ذریعہ بنی شئی نقلی، غیر مناسب اور ناقص ہو گئی اور وہ فطرت (Nature) جس کو اہلیسی کو کبھی سائنس نے بنانے کا آغاز کیا ہے وہ اصلی، فطری مناسب اور مکمل قرار دی گئی۔ یہ وہ

عمل ہے جسے ”فطرت کی انسانیت سازی (Humanization of Nature) یا انسان کی غیر فطرت / انسانیت سازی (Denaturalization or Dehumanization of Man) کا نام دیا گیا ہے۔

(۵) ابلیس کو کبی سائنس اور ٹکنالوجی اور اس کی رفتار کا بے قابو ہو کر ناقابل

رجعت (Irreversible) ہو جانا۔

(۶) کو کبی نفسیات پر اہل ایمان، حضرت مہدی، حضرت عیسیٰ حضرت الیاس، حضرت ادریس علیہم السلام، آنحضرت ﷺ اور ملائکہ بالخصوص حضرت جبریل اور حضرت میکال علیہم السلام اور دیگر مطیع رب مخلوقات کے ہاتھوں زیر عتاب آنے کے خوف کا طاری ہو جانا اور ان کا بدحواسی میں کائنات کی ہر جگہ — بری بحری، فضائی، خلائی ماحول اور ماوراء خلاء کے ایک ایک میلی میٹر حصے — کی ہر لمحے نگرانی کرنا تاکہ کوئی ربانی فوج (Alien) ان پر حملہ آور نہ ہو جائے۔

(۷) کو کبی نفسیات پر ”مکمل خوف و جود“ کا طاری ہو جانا اور اس ذہن کے تحت جلد از جلد اپنی اکثر آبادی کو روئے ارض سے دور کسی محفوظ و مامون مقام / مقامات میں پناہ گزیں کر دینے کی بدحواسی کا طاری ہو جانا۔

(۸) کو کبی مقتدرہ کا ’کلی فساد ارضی‘ اور ’کلی خاتمہ مخلوقات ارضی‘ پر عملاً اور حقیقتاً قادر ہو جانا۔

(۹) ابلیس کا بالآخر دجال اکبر — کو کبی ملاقات کو یقینی بنا دینے میں کامیاب ہو جانا۔ بعض قرآن اور آثار سے اندازہ ہوتا ہے کہ بظاہر پانچ ہزار سالوں یا کم از کم دو ہزار سالوں کے بعد پہلی بار ابلیس کو روئے ارض پر کو کبی مقتدرہ کے ذریعہ ایسا تسلط، تغلب اور اطمینان

نصیب ہوا کہ اس نے بالآخر دجال اکبر کے ظہور کی کارروائی کا عملہ آغاز کر دیا۔ اس کارروائی کا پہلا مرحلہ تھا دجال اکبر اور کوبیوں یا اس کے مقتدرہ کے متعدد یا کم از کم ایک فرد کے مابین براہ راست حقیقی تعلق کا قیام۔ چنانچہ بعض قرآن اور آثار کی بنیاد پر اس عاجز کا اندازہ ہے کہ پانچ ہزار سالوں یا جیسا کہ میں نے لکھا ہے کم از کم دو ہزار سالوں کے بعد ابلیس بالآخر دجال اکبر اور کوبی مقتدرہ کے مابین کم از کم ایک حقیقی ٹیلی کانفرنسنگ (Real Teleconferencing) کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ یہ ٹیلی کانفرنسنگ اغلباً 84-1980 کے مابین ہوئی ہے۔

صورتِ مقاومت

(۱) مقابلہ آرافریق: معرکہ اصحاب الکہف والرقیم میں دو فریق مقابلہ آراہوں گے۔ یہ دو فریق درج ذیل انواع و افراد پر مشتمل ہوں گے:

(الف) فریق اول: ابلیس، دجال اکبر، دجالہ، شیاطین نور، شیاطین نار، شیاطین ارض، شیاطین جن، شیاطین انس، ابناء فساد ملکوت ماوراء ارضی، ابناء فساد انس بالخصوص ابناء قابیل، ابناء فساد ملکوت ارضی بالخصوص غلام، نیم انسانی مخلوقات، حیوانی۔ انسانی مخلوقات، غیر انسانی۔ انسان نما مخلوقات اور غیر حیوانی مخلوقات۔

(ب) فریق ثانی: اللہ، آنحضور ﷺ، حضرت عیسیٰ، حضرت مہدی، حضرت ادریس، حضرت الیاس، اہل حق نوری، اہل حق ناری، امت مسلمہ بالخصوص اہل فسطاط ایمان، حیوانات ارضی، نباتات ارضی، جمادات ارضی، حشرات الارض، ملائکہ، مخلوقات ماوراء ارضی،

(۲) محاذاتِ مقاومت: قرآن و سنت رسول اللہ ﷺ اور دیگر اخبار و آثار سے اندازہ

ہوتا ہے کہ معرکہ اصحاب الکہف والرقیم میں بنیادی طور پر درج ذیل محاذات (Theatres) ہوں گے۔

Eastern Theatre	مشرقی محاذ	(۱)
Western Theatre	مغربی محاذ	(۲)

Northern Theatre	شمالی محاذ	(۳)
Southern Theatre	جنوبی محاذ	(۴)
Central Theatre	وسطی محاذ	(۵)
South-Eastern Theatre	جنوب مشرقی محاذ	(۶)
South-Western Theatre	جنوب مغربی محاذ	(۷)
North-Western Theatre	شمالی مغربی محاذ	(۸)
Far-Eastern Theatre	مشرق بعید محاذ	(۹)
Far-Western Theatre	مغرب بعید محاذ	(۱۰)
Oceana-Island Theatre	جزیرہ بحر محاذ	(۱۱)
Space-Territorial Theatre	خلائی - بری محاذ	(۱۲)
Lunar Theatre	قمری محاذ	(۱۳)
Solar Theatre	شمسی محاذ	(۱۴)
Solar-Family Theatre	عیال شمسی محاذ	(۱۵)
Trans-Solar Theatre	ماوراء شمسی محاذ	(۱۶)
Sub-Terranean Theatre	زیر زمینی محاذ	(۱۷)

(۳) طبقات محاذات: یوں تو ہر محاذ پر ابلیس، دجال اکبر اور کوکبی مقتدرہ کے تمام حلقاء پائے جائیں گے لیکن بایں ہمہ بنیادی طور پر مختلف محاذات الگ الگ طبقات کے لئے مخصوص ہوں گے۔ اس کے درج ذیل مدارج ہوں گے:

65722

(۱) مدرج اول: یہ عالمی بلکہ کائناتی سطح ہے۔ یعنی اس سطح کے افراد اور طبقات کا عمل دخل ہر سطح پر ہوگا۔ اس سطح میں درج ذیل افراد یا طبقات پائے جائیں گے:

- (۱) ابلیس
- (۲) دجال اکبر
- (۳) کوبی
- (۴) ابناء قاتیل،

(۲) مدرج دوم: یہ منطقہ جاتی سطح ہوگی یعنی اس سطح کے افراد اور طبقات بنیادی طور پر اپنے اپنے منطقوں اور محاذات (Theatres) کے ذمہ دار ہوں گے۔ ان میں درج ذیل طبقات اہم ترین ہوں گے۔

(۱) اصحابِ روم: ان سے مراد ہے غیر نصاریٰ یعنی اغلباً پروٹیسٹینٹس
- (Protestants)

(۲) واسپ (WASP): یعنی سفید فام اینگلو سیکسن پروٹیسٹینٹ۔

(۳) اصحابِ اصغر: یعنی چینی، منگولیائی، تبتی، کوریائی وغیرہ

(۴) اصحابِ فیل: ان میں اصحابِ فیل کے تمام طبقات بالخصوص ابناء

قنطورہ۔

مقاومت کے اسلحے

اس معرکہ اصحاب الکہف والرقیم میں استعمال ہونے والے اسلحوں اور تدبیروں سے مراد ان اسلحوں سے ہے جن کا استعمال ابلیس، دجال اکبر اور بالخصوص کوکبی مقتدرہ اور ابناء قاتیل اہل ایمان کے خلاف کریں گے۔ یہ اسلحے اور تدبیریں درج ذیل اقسام کی ہوں گی۔
ذیل میں مذکور یہ بنیادی اقسام دراصل انواع کا ذکر ہیں جس سے ظاہر ہے کہ ان میں سے ہر ایک نوع درجنوں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں ذیلی قسموں پر مشتمل ہو سکتا ہے جن کا ذکر کرنا یہاں مشکل ہے۔

(۱) روایتی اسلحے (Conventional Weapons): اغلب گمان یہی ہے اور آثار و حوادث بتا رہے ہیں کہ کوکبی مقتدرہ ایسے روایتی اسلحوں کا استعمال کم سے کم کرے گا بلکہ ممکن ہے بالکل نہ کرے۔

(۲) جوہری اسلحے (Nuclear Weapons): ان معرکوں میں ابلیسی کوکبی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے جوہری اسلحے (Nuclear Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔

(۳) لیزر اسلحے (Laser Weapons): ان معرکوں میں ابلیسی کوکبی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے لیزر اسلحے (Laser Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔

(۴) کائے ٹیک اسلحے (Kinetic Weapons): ان معرکوں میں ابلسی کوکبی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے کائے نے ٹک اسلحے (Kinetic Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔

(۵) کیمیاوی اسلحے (Chemical Weapons): ان معرکوں میں ابلسی کوکبی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا۔ ان میں ہر قسم کے کیمیاوی اسلحے (Chemical Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔

(۶) جراثیمی اسلحے (Bacteriological Weapons): ان معرکوں میں ابلسی کوکبی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے جراثیمی اسلحے (Bacteriological Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔

(۷) گائیا اسلحے (Gaia Weapons): ان معرکوں میں ابلسی کوکبی مقتدرہ جن خطرناک ترین اسلحوں کا استعمال کرے گا ان میں گائیا اسلحے (Gaia Weapon System) سرفہرست ہیں۔ اس سٹم میں بنیادی طور پر دو طرح کے اسلحوں کا استعمال ہوتا ہے:

(۱) ٹیرا فارمنگ اسلحے (Terraforming Weapon System): یہی وہ اسلحے ہیں جن کے ذریعہ گھنٹوں میں بنجر ملک زرخیز و شاداب بنائے جائیں گے۔

(۲) ٹیرا ڈی فارمنگ اسلحے (Terra-deforming Weapon System): یہی وہ اسلحے ہیں جن کے ذریعہ گھنٹوں میں زرخیز ملک بنجر بنادے جائیں گے۔

(۸) اسپیس اسلحے (Space Weapons): ان معرکوں میں ابلسی کوکبی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں ہر قسم کے اسپیس اسلحے

(Space Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔

(۹) اشارہ وار اسلحے (Star War Weapons): ان معرکوں میں

ابلیسی کوہکی مقتدرہ جن اسلحوں کا بے محابا استعمال کرے گا ان میں اشارہ وار اسلحے (Star War Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔

(۱۰) غلام اسلحے (Golem Weapons): ان معرکوں میں ابلیسی۔

کوہکی مقتدرہ جن ناقابل یقین اسلحوں کا استعمال کرے گا ان میں غلام اسلحے (Golem Weapon System) اولین فہرست میں ہیں۔ یہ وہ اسلحے ہیں جنہیں کوہکی بنا

چکے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں یہ فوج غیر انسانی، نیم انسانی اور انسانی۔ حیوانی شکل کی افواج پر مشتمل ہوگی جو نہ قتل کرنے سے مرے گی جیسے انسان مرتے ہیں، نہ جلانے سے جلے گی، نہ بموں سے اڑانے سے اڑے گی اور اگر تھوڑی دیر کے لئے مر بھی جائے تو پھر زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوگی گھنٹوں میں ایسی فوج لاکھوں کی تعداد میں لائی، ہٹائی اور بنائی جاسکتی ہے۔

(۱۱) سائی بورگ اسلحے (Cyborg Weapons): ان معرکوں میں ابلیسی

کوہکی مقتدرہ جن ناقابل یقین اسلحوں کا استعمال کرے گا ان میں سائی بورگ اسلحے (Cyborg Weapons System) اولین فہرست میں ہیں۔ یہ وہ اسلحے ہیں جنہیں کوہکی بنا چکے ہیں۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں یہ فوج غیر حیوانی۔ جماداتی شعوری شکل کی افواج پر مشتمل ہے۔ اسلحوں کی یہ قسم بجائے خود مختلف اقسام پر مشتمل ہے جن میں سب سے اہم ٹیلی کانیٹک اسلحے (Tele-Kinetic Weapon System) ہیں۔ ان اسلحوں کو

عرف عام میں ٹرمینیٹرز (Terminators) کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایسے چوہے، گھوس، سانپ، چمگادڑ، چھپکلی، مگر چھ، گدھ اور کتے نما اسلحے جو بیک وقت ذی روح ہوں گے اور مشین

بھی۔ وہ لڑیں گے، جاسوسی کریں گے، تصویریں کھینچیں گے، کمانڈ اور کنٹرول کریں گے، ضرورت پڑنے پر بلوں میں گھس جائیں گے، آگ میں کود جائیں گے، ہوا میں اڑیں گے، بے جان ہو جائیں گے، پھر زندہ (Active) ہو جائیں گے، آپ انہیں ماریں جگے تو وہ مریں گے نہیں، اور اگر مر جائیں گے تو ایک کی جگہ ویسے ویسے ہزار گھنٹوں میں آ جائیں گے۔

(۱۲) لاجسٹک اسلحے (Logistic Weapons): ان معرکوں میں ابلیس کو کبھی مقتدرہ جن ناقابل یقین اسلحوں کا استعمال کرے گا ان میں لاجسٹک اسلحے (Logistic Weapons) اولین فہرست میں ہیں۔ یہ وہ دیو ہیکل تریسیل سسٹم یعنی جہاز ہیں جو بیک وقت ایک ایک لاکھ لوگوں کی نفری / فوج کو یا پوری ایک بٹالین فوج کو مع بڑے اسلحوں (Heavy Weapons) کے روئے ارض پر ایک جگہ سے دوسری جگہ یا زمین سے چاند یا مرتخ پر لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انھیں دیو قامت Zeppelin بھی کہا جا سکتا ہے۔

لاجسٹک اسلحوں (Logistic Weapons) کی ایک دوسری قسم بھی ہے جنھیں Blimps کہا جاتا ہے۔ یہ وہ دیو ہیکل جہاز ہیں جو سراغ رسانی، تریسیل اور حملے میںوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱۳) نئے اسلحے (New Weapon System): متعدد اقسام کی ٹکنالوجی کا استعمال کر کے جن میں صوتی (Acoustic)، کیمیاوی (Chemical)، برقی (Electrical)، لیزر (Laser) اور کائنےٹک (Kinetic) اہم ہیں اسلحوں کا ایک نیا نظام بنایا گیا ہے۔ یہ نیا نظام بنیادی طور پر تین اقسام پر مشتمل ہے:

(۱) کاؤنٹر پرسنل اسلحے (Counter Personnel Weapons): عام طور پر یہ

اسلحے اور ان کا استعمال آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن انسانوں کے لئے ناقابل برداشت تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ ان اسلحوں کا محل استعمال انسانی جسم ہیں۔ ان کے ذریعہ درج ذیل کام لئے جاتے ہیں:

(۱) منٹوں میں لاکھوں لوگوں کے مجمع کو تہس نہس کر دینا،

(۲) ہزاروں ہزار لوگوں کو منٹوں میں مفلوج و معطل کر دینا،

(۳) آنکھوں سے نظر نہ آنے والی برقی دیوار بنا کر کسی جگہ کو محفوظ بنا دینا تاکہ کوئی انسان وہاں نہ پہنچ سکے۔

(۴) منٹوں میں کسی مقام، عمارت یا علاقے کو اس کے مکینوں سے خالی کر دینا۔

(۲) کاؤنٹر میٹریل اسلحے (Counter Material Weapons): عام طور سے یہ اسلحے اور ان کا استعمال بھی آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن مادی اشیاء کو تہس نہس کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان اسلحوں کا محل استعمال مادی اشیاء (Materials) بطور خاص معدنیات ہیں۔ ان اسلحوں سے درج ذیل کام لئے جاتے ہیں:

(۱) منٹوں میں روئے ارض پر کسی مقام کو آنکھوں سے نظر نہ آنے والی دیوار لگا کر محفوظ کر لینا اور وہاں داخل ہونے والی کسی بھی گاڑی (Vehicle) کو ناکارہ بنا دینا۔

(۲) منٹوں میں سمندر میں کسی مقام کو آنکھوں سے نظر نہ آنے والی دیوار لگا کر محفوظ کر لینا اور وہاں داخل ہونے والی کسی گاڑی (Vehicle) کو ناکارہ بنا دینا۔

(۳) منٹوں میں فضا میں کسی مقام کو آنکھوں سے نظر نہ آنے والی دیوار لگا کر محفوظ کر

لینا اور وہاں داخل ہونے والی کسی گاڑی (Vehicle) کو ناکارہ بنا دینا۔
 (۳) منٹوں میں خلاء میں کسی مقام کو آنکھوں سے نظر نہ آنے والی دیوار لگا کر محفوظ کر لینا اور وہاں داخل ہونے والی کسی گاڑی (Vehicle) کو ناکارہ بنا دینا۔
 (۵) منٹوں میں بری، بحری، فضائی اور خلائی کسی گاڑی، جہاز یا سامان کو ناکارہ بنا دینا۔

(۳) کاؤنٹر کیپے بیلٹی اسلحے (Counter Capability Weapons): عام طور پر یہ اسلحے اور ان کا استعمال آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن کسی Facility اور System کو مفلوج اور ناکارہ بنا دیتے ہیں۔ ان کا محل استعمال عموماً Facilities اور System ہیں۔ ان اسلحوں سے درج ذیل کام لئے جاتے ہیں:

(۱) منٹوں میں کسی Facility یا System کو ناکارہ بنا دینا

(۲) منٹوں میں Weapon of Mass Destruction کے استعمال کی صلاحیت کو ناکارہ بنا دینا۔

چونکہ یہ اسلحے عام طور سے آنکھوں سے نظر نہیں آتے اس لئے ان کا استعمال انسانی نفسیات کو حیران کر دینے والا ہوتا ہے۔ ان کے استعمال کا ایک متجانبی اثر (Collateral Effect) یہ ہوتا ہے کہ انسان ہکا بکا ہو کر شدید خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لہذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امت کو کبھی مقتدرہ کے ذریعہ استعمال کئے جانے والے اسلحوں سے متعلق آگہی ضرور حاصل کر لے۔

بطور خاص درج ذیل اسلحوں کی:

(1) Blunt Impact Projectiles

- (2) **Sponge Grenades**
- (3) **Calmative Agent Sponge Projectiles**
- (4) **Modular Crowd Control Munition**
- (5) **Sticky Foam**
- (6) **Taser Grenade**
- (7) **The Sticky Shocker**
- (8) **Anti-Personnel Acoustics**
- (9) **Flash**
- (10) **Obscurants**
- (11) **40 mm MK 19 Munition**
- (12) **Objective Individual Combat Weapon**
- (13) **Entanglement Grenade**
- (14) **Unmanned Powered Parafoil**
- (15) **Non-Nuclear Electromagnetic Pulse**
- (16) **Magnetic Pulse**
- (17) **E-Bomb**
- (18) **High-Power Microwave**
- (19) **Ground Vehicle Stopper (GVS)**
- (20) **Pulse Current**
- (21) **Running Gear Entanglement System (RGES)**
- (22) **Viscosity Agents**

(23) Fuel Contaminants

(24) I-Visible

(25) RF Taggant

اس عاجز کی معلومات کے مطابق کوہکی مقتدرہ ان تمام اسلحوں کا استعمال امت کے خلاف کرنے کا آغاز کر چکا ہے۔ اندیشہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی وسعت اور پیمانے (Scale) میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

مدتِ مقاومت

اس عاجز کے اندازہ کے مطابق معرکہ اصحاب الکھف والرقیم کے پہلے دور کی میعاد طوالت اور اس کی ذیلی تقسیم درج ذیل ہے۔ مدت کی درج ذیل تقسیم دراصل ابلسی و جالی کوکبی منصوبہ بندی کی تقسیم ہے۔

1923-1948	مرحلہ اول:	(۱)
1948-1980	مرحلہ دوم:	(۲)
1980-1991	مرحلہ سوم:	(۳)
1991-2001	مرحلہ چہارم:	(۴)
2001-2004	مرحلہ پنجم:	(۵)
2004-2007	مرحلہ ششم:	(۶)
2007-2009	مرحلہ ہفتم:	(۷)
2009-2012	مرحلہ ہشتم:	(۸)
2012-2015	مرحلہ نہم:	(۹)
2015-2018	مرحلہ دہم:	(۱۰)
2018-2020	مرحلہ یازدہم:	(۱۱)

2020-2025	مرحله دوازدهم:	(۱۲)
2025-2028	مرحله سیزدهم:	(۱۳)
2028-2038	مرحله چهاردهم: ایام خوشحالی - ایام غفلت	(۱۴)
2038-2058	مرحله پانزدهم:	(۱۵)
2058 Reichter 10	مرحله شانزدهم: رتختروس	(۱۶)

مراکز و مقامات انفجار

معرکہ اصحاب الکہف والرقیم کا دائرہ بہت وسیع اور ہمہ جہت ہوگا جس کا احاطہ کرنا یہاں ممکن نہیں۔ یہاں مراکز و مقامات انفجار سے مراد بالخصوص الملتحمة الکبریٰ کے مراکز اور مقامات انفجار ہیں۔ اس عاجز کے مطابق یوں تو ہر مرکز و موقع انفجار ”ہر مجید و“ ہے لیکن ان میں کوئی ایک بالیقین ”ہر مجید و“ ہے۔ اس عاجز کے لئے تحقیق کی کم سے کم قابل فہم تلخیص درج کرنا بھی سینکڑوں صفحات کا متقاضی ہے جس سے صرف نظر کرنا مجبوری ہے۔ یہاں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ مراکز و مقامات انفجار کی تعیین کے باوجود اس کافی الوقت سمجھنا بہت آسان نہیں اس لئے کہ موجودہ جیو۔ پالیٹکو اسٹریٹجک۔ نقشہ (Geo-Politico-Strategic Scenario) ویسا باقی نہیں رہے گا جیسا ابھی ہے۔ ان مراکز و مقامات کو اسی جیو پالیٹکو۔ اسٹریٹجک نقشے میں سمجھنا ممکن ہوگا جب حوادث وقوع پزیر ہوں گے۔ ابھی ان کا تصور خواب دیکھنے کے مانند ہے۔ چنانچہ جیسا کہ عرض کیا گیا کہ مراکز و مقامات انفجار درج ذیل ہیں:

(۱)	ہر مجید و یکم:	فلسطین
(۲)	ہر مجید و دوم:	قفقاز
(۳)	ہر مجید و سوم:	خراسان (ایران)
(۴)	ہر مجید و چہارم:	بام (ایران)

پامیر	ہر مجید و پنجم:	(۵)
کوریا	ہر مجید و ششم:	(۶)
کشیپ میرو	ہر مجید و ہفتم:	(۷)
اجمیر	ہر مجید و ہشتم:	(۸)
تبت	ہر مجید و نهم:	(۹)
گنگا برہمپتر کا میدان اور ترائی	ہر مجید و دہم:	(۱۰)
شام	ہر مجید و یازدہم:	(۱۱)
یمن	ہر مجید و دوازدہم:	(۱۲)
سری لنکا	ہر مجید و سیزدہم:	(۱۳)
سری لنکا سے 1000 میل دور سمندر میں چھپا ایک مقام	ہر مجید و چہار دہم:	(۱۴)
مینمار	ہر مجید و پانزدہم:	(۱۵)
ویت نام	ہر مجید و شانزدہم:	(۱۶)
اناطولیہ	ہر مجید و ہفتدہم:	(۱۷)
عراق	ہر مجید و ہیزدہم:	(۱۸)
زونگ گوو	ہر مجید و نہدہم:	(۱۹)
یورال	ہر مجید و بیستہم:	(۲۰)

امت کی حقیقی حالت

(۱) حقیقتِ واقعہ یہ ہے کہ 661 عیسوی کے بعد امتِ مسلمہ کی قیادت — حکمراں،

علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ — پہلے درجہ بدرجہ اور دھیرے دھیرے اور بعدہ یکسر اور سرعت کے ساتھ امتِ مسلمہ کے برپائے جانے کے حقیقی نصب العین یعنی ”میثاقِ محمدی“ سے منحرف ہو گئی۔ اور اس طرح نبی آخر الزماں ﷺ کی وہ خبر درست ثابت ہوئی جس کی روایت یوں کی گئی ہے:

”تم ان لوگوں کے نقشِ قدم پر چل کر رہو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ چنانچہ اگر ان میں سے کوئی گوہ کے بل میں داخل ہوا ہوگا تو تم بھی داخل ہو کر رہو گے۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ: اے اللہ کے رسول کیا یہود و نصاریٰ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور کون؟“

چنانچہ یہود و نصاریٰ اور ان میں بالخصوص بنی اسرائیل ”میثاقِ ابراہیمی“ اور اس کی ہر شکل مثلاً ”میثاقِ موسوی“ ”میثاقِ داؤدی“ اور ”میثاقِ عیسیٰ“ سے منحرف ہو گئے جو دراصل بنیادی سبب بنا ان کے معزول کئے جانے اور امتِ محمدیہ کے برپائے جانے کا۔

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ عام امتِ مسلمہ محمدیہ کو چھوڑ کر بقیہ پوری مسلم قیادت — حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ — ”میثاقِ محمدی“ سے بحیثیتِ مجموعی منحرف ہو چکی ہے۔

(۲) چنانچہ اپنے فرض منصبی سے اسی انحراف کا نتیجہ ہے کہ امت کی قیادت — حکمراں،

علماء، مشائخ، دانشوران اور اعیان معاشرہ — 661 عیسوی کے بعد —

(۱) اقامت، حفاظت اور توسیع عدل (الشوریٰ: ۱۳ تا ۱۵)

(۲) مراقبت عامہ و خاصہ (الاعراف: ۲۷ اور الانفال: ۶۰)

(۳) استعداد (الانفال: ۶۰) — اور

(۴) جہاد (التوبہ: —)

سے کلی طور پر منحرف اور لا تعلق ہو گئی۔ چنانچہ اس مدت میں ابلیس، دجال اکبر، دجالہ، 'الذین اشركوا' اور بالخصوص 'الذین كفروا' یعنی کوبکی مقتدرہ اور ان ابلیسی۔ دجالی قوتوں کو جس کا ذکر قرآن (و آخرین من دونہم لا تعلمونہم: اور ان کے علاوہ وہ دوسری قوتیں جن کو تم نہیں جانتے: الانفال ۶۰) نے کیا ہے کھلی چھوٹ مل گئی کہ وہ روئے ارض سے دین اللہ اور امت مسلمہ محمدیہ کو نیست و نابود کرنے کی بغیر کسی مزاحمت کے بہ اطمینان پوری تیاری کر لیں حیرت تو اس بات پر ہے کہ ان تیرہ سو سالوں میں یہ سب کچھ ہوتا رہا اور کسی مسلم حکمراں، کسی عالم دین، کسی شیخ طریقت، کسی دانشور اور کسی اعیان معاشرہ کو کانوں کان خبر نہ ہو سکی، نہ کسی کی نکسیر پھوٹی۔ جب کہ سنا ہے کہ پوری مسلم تاریخ ہزاروں ظلال اللہ فی الارض اور لاکھوں اولیاء اللہ کے ذکر سے اور زمین کا چپہ چپہ اسلام کے قلعوں سے بھرا ہوا ہے۔

(۳) حقیقت اس کے سوا کچھ اور نہیں کہ اسلام — دین اللہ کے عاید کردہ فرض

منصبی سے علانیہ سرکشی اور انحراف کے سب سے بڑے مرتکب وہ علماء و مشائخ ہیں جو خلافت راشدہ کے بعد دراصل خود کو قرآن و سنت رسول اللہ ﷺ کے جاننے والے، دین متین کو زندہ رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے والے اور ساری امت کو ناپ ناپ کر متقی اور فاسق، مومن اور

کافر، صالح اور بدعتی کی سند دینے کے اہل ہونے کے دعویدار رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام دین اللہ — کو مذہب بنانے والے، قرآن و سنت اور اس کے علم اور عملی نمونوں کو مٹانے والے، خلاف قرآن و سنت علوم اور اعمال کو رائج کرنے والے اور پوری امت کو اس کے حقیقی فرض منصبی سے لاعلم اور غافل بنا کر لایعنی باتوں اور کاموں میں لگا دینے والے دراصل یہی علماء اور مشائخ ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہی وہ علماء اور مشائخ ہیں جو ہر صدی کے سرے پر پیدا ہونے والے ان اشخاص کو جنہیں ”من یجدد لها دینہا“ کہا گیا، اور ان لوگوں کو جنہیں ”عدول من کل خلف“ کہا گیا ہے۔ بھنبھوڑ ڈالنے والے اور ان پر عرصہ حیات تنگ کر دینے والے ثابت ہوئے۔

(۴) اللہ تعالیٰ نے الحمد للہ امت محمدیہ کو بانجھ پیدا نہیں کیا۔ یہ امت اللہ تعالیٰ کی مصلحت خاصہ کے تحت برپا کی گئی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہر زمانے میں اس امت میں قرآن و سنت کے جاننے والے، دین اللہ کے عاید کردہ فرض منصبی کو جاننے اور یاد رکھنے والے اور ابلیسی۔ دجالی باطل قوتوں کی ہر ہر نقل و حرکت کی خبر رکھنے والے پیدا ہوئے۔ یہی وہ ارواح قدس ہیں جو کبھی ابو محمد الحسن، ابو عبد اللہ الحسین اور عبد اللہ بن زبیر کی شکل میں پیدا ہوئے اور جس کی آخری کڑی علامہ اقبال علیہ الرحمہ ہیں۔ لیکن ہر زمانے میں امت کی اس نام نہاد قیادت — حکمران، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ — نے انہیں دھکیل کر حاشیہ پر کر دیا اور ان کی آواز صدابہ صحرا ہو کر یا نقار خانہ میں طوطی کی آواز کی طرح دب کر رہ گئی۔

(۵) اکیسویں صدی کے ان ابتدائی سالوں میں امت کی حقیقی صورت حال بے حد نازک ہو گئی ہے جس کو یوں ملخص کیا جاسکتا ہے۔

(۱) اگر کوئی مقتدرہ اور امت مسلمہ محمدیہ کے مابین مکمل تصادم

(Total Collision) ہوا۔۔۔ جس کا پورا پورا اندیشہ ہے۔۔۔ تو امت مسلمہ محمدیہ اس وقت جس تفکیری، تدبیری اور تعمیلی خلاء سے دوچار ہے اس کے جاری اور برقرار رہنے کی صورت میں بری طرح شکست و ریخت سے دوچار ہو جائے گی۔ یہ شکست اتنی بھیانک ہوگی کہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں دی جاسکتی ہے۔ اس وحشت ناک انجام کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(۱) جانی نقصان کی صورت میں ایک چوتھائی امت یعنی تقریباً تیس کروڑ (30,000,000) آبادی ہلاک ہو جائے گی۔ دوسری چوتھائی یعنی تقریباً تیس کروڑ (30,000,000) پچاس سے ستر فیصد مفلوج یعنی موت سے بدتر زندگی گزار کر پانچ سالوں کے اندر اندر مر جائے گی: تیسری چوتھائی (30,000,000) بیماریوں کے سبب بیس سالوں کی عمر تک پہنچتے پہنچتے مر جائے گی: آخری تیس کروڑ (30,000,000) کی زندگی موجودہ بدترین قوموں کی زندگی کے مانند بن کر رہ جائے گی۔

(۲) اسلام کا تشخص اور اس کے علوم، تہذیب، ثقافت اور تمدن کے آثار ختم ہو جائیں گے۔

(۳) اسلام اور امت مسلمہ محمدیہ کے نام پر جو چیز بچ رہے گی وہ نہ اسلام ہوگی اور نہ امت مسلمہ محمدیہ۔

(۶) کسی ایسے عنقریب تصادم کے نتیجے میں واقع ہونے والی اس کلی تباہی کا بنیادی سبب ہے:

(۱) امت مسلمہ محمدیہ میں فی زمانہ قیادتِ اصلی کی عدم تعیین۔

(۲) امت مسلمہ محمدیہ میں فی زمانہ نصب العین اصلی و حقیقی کی عدم تعیین۔

(۳) امت مسلمہ محمدیہ میں فی زمانہ تفکیر، تدبیر اور تعمیل کا کلی عمودی افقی خلاء۔

(۴) امت مسلمہ محمدیہ میں فی زمانہ کار گزار تفکیر، تدبیر اور تعمیل میں باہم عدم ربط۔

(۵) امت مسلمہ محمدیہ میں فی زمانہ قیادت اصلی اور عامۃ المسلمین کے مابین براہ

راست ربط کی ناموجودگی۔

(۷) چنانچہ اس وقت:

(۱) امت مسلمہ میں پوری امت کی سطح پر

(۲) حکمرانوں میں دائرۃ اقتدار کی سطح پر

(۳) علماء و مشائخ میں کسی بھی اجتماعی یا انفرادی سطح پر

(۴) تحریک اسلامی میں کسی بھی عالمی، ملکی اور مقامی سطح پر

(۵) دانش وران میں اجتماعی یا انفرادی سطح پر اور

(۶) اعیان معاشرہ میں کسی بھی اجتماعی اور انفرادی سطح پر —

(الف) نہ حقیقی مہلکہ اور تحدیات (Actual Threat) کا علم پایا

جاتا ہے اور نہ شعور۔ چنانچہ ایک طرف امتی سطح پر مکمل خلاء اور ملکی سطح پر

حکمرانوں، علماء، مشائخ، تحریک اسلامی کے افراد، دانش وران اور اعیان

معاشرہ کی بے بصارتی، بے بصیرتی، لاعلمی، بے حسی اور بے رحمانہ بے غیرتی

اور ہٹ دھرمی نے پوری امت مسلمہ کو تباہی کے دہانے پر لاکھڑا کر دیا ہے۔

(۸) مذکورہ حالت میں صدیوں تک رہنے کے سبب آج:

(۱) پوری امت مسلمہ ابلیسی۔ دجالی۔ کوکبی حقیقی و جودی

مہلکہ (Actual Existensial Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۲) پوری امتِ مسلمہ ابلیس۔ دجالی۔ کوبکی حقیقی سیاسی

مہلکہ (Actual Political Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۳) پوری امتِ مسلمہ ابلیس۔ دجالی۔ کوبکی حقیقی معاشی

مہلکہ (Actual Economic Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۴) پوری امتِ مسلمہ ابلیس۔ دجالی۔ کوبکی حقیقی تہذیبی

مہلکہ (Actual Civilizational Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۵) پوری امتِ مسلمہ ابلیس۔ دجالی۔ کوبکی حقیقی ثقافتی

مہلکہ (Actual Cultural Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۶) پوری امتِ مسلمہ ابلیس۔ دجالی۔ کوبکی حقیقی روحانی

مہلکہ (Actual Spiritual Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۷) پوری امتِ مسلمہ ابلیس۔ دجالی۔ کوبکی حقیقی منصبی

مہلکہ (Actual Reasonal/Rational Threat) سے مکمل طور پر لاعلم

ہے۔

(۸) پوری امتِ مسلمہ ابلیس۔ دجالی۔ کوبکی حقیقی خلقی مہلکہ

(Actual Creational Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۹) پوری امتِ مسلمہ ابلیس۔ دجالی۔ کوبکی حقیقی امری

مہلکہ (Actual Amric Threat) سے مکمل طور پر لاعلم ہے۔

(۱۰) پوری امتِ مسلمہ ابلیس۔ دجالی۔ کوبکی حقیقی کائناتی

مہلکہ (Actual Universal/Cosmic Threat) سے مکمل طور پر لاعلم

ہے۔

(۹) یہی سبب ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد مسلسل زوال آمادہ ہونے اور گزشتہ چار سو سالوں میں اور بالخصوص 1699 کے بعد زندگی کی ہر سطح پر مسلسل شکست کھاتے رہنے کے بعد بھی کھیت امت مسلمہ محمدیہ اس میں ہر سطح یعنی:

(۱) امتی سطح

(۲) اجتماعی سطح اور

(۳) انفرادی سطح

پر اقامت، حفاظت اور توسیع عدل، مراقبت عامہ و خاصہ، استعداد اور جہاد اور اس کو کما حقہ سرانجام دینے کے لئے:

اقامت، اقامتِ صلوة، جدلِ احسن، بلاغِ مبین، سعی مشکور، جہاد حق جہادہ، جہاد اکبر، صبر، مصابرة، مرابطت، شد عضد، اعداد و غیر ہم سے کلی لاعلمی پائی جاتی رہی ہے۔

(۱۰) مذکورہ امور سے کلی طور پر منہ موڑ لینے کا نتیجہ ہی ہے کہ امت گزشتہ چار سو سالوں میں پے پے شکست کھانے کے باوجود ہر قسم کی اور ہر سطح کی منصوبہ بندی سے اب تک یکسر خالی ہے۔ اور اس کے ملاء کی موجودہ روش درج ذیل کسی منصوبہ بندی کے لئے امت کو فارغ کرتی نظر نہیں آتی:

(Perspective Planning)	طویل المدت منصوبہ بندی	(۱)
(Medium Planning)	وسط مدتی منصوبہ بندی	(۲)
(Short-Term Planning)	قلیل مدتی منصوبہ بندی	(۳)

(Crash Programming)	فوری منصوبہ بندی	(۳)
	حادثاتی منصوبہ بندی	(۵)
(Disaster Management & Planning)		
	کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، فوری، منصوبہ بندی	(۶)
(Total Positive Perspective/Medium/Short-Term/ Crash Planning)		
	جزوی کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، فوری منصوبہ بندی	(۷)
(Partial Positive Perspective/Medium/Short-Term/ Crash Planning)		
	کلی ناکامی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، فوری منصوبہ بندی	(۸)
(Total Negative Perspective/Medium/Short-Term/ Crash Planning)		
	جزوی ناکامی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، فوری منصوبہ بندی	(۹)
(Partial Negative Perspective/Medium/Short-Term/ Crash Planning)		
	غیر واضح، بیجانی حالت کی منصوبہ بندی	(۱۰)
(Confusion-Fed Traumatic Event Planning)		

مجرمانہ غفلت

(۱) ہر سطح پر گزشتہ ایک سو سال سے پئے بہ پئے براہ راست کوکبی مقتدرہ کے ہاتھوں شکست کھانے کے باوجود امت کی پوری قیادت — حکمراں، علماء، مشائخ، دانشوران، تحریکات اسلامی اور اعیان معاشرہ — اور اس کے سبب سارے عامۃ المسلمین پوری روئے زمین پر صف آرا اور برسر کار کوکبی محاذات (Theatres) سے کلی طور پر نابلد، لاعلم اور ان کے تئیں نہ صرف یہ کہ غیر حساس ہیں بلکہ اکثر ان کے معاون اور مددگار ہیں۔ ابلسی۔ دجالی۔ کوکبی فوج پوری روئے زمین اور ماوراء زمین میں درج ذیل محاذات (Theatres) پر پوری قوت اور شوکت کے ساتھ متحرک ہو چکی ہے لیکن امت اس سے پوری طرح بے خبر ہے:

(Political Theatre)	سیاسی محاذ	(۱)
(Economic Theatre)	معاشی محاذ	(۲)
(Social Theatre)	معاشرتی محاذ	(۳)
(Martial Theatre)	عسکری محاذ	(۴)
(Communicational Theatre)	مواصلاتی محاذ	(۵)
(Transportational Theatre)	ترسیلی محاذ	(۶)
(Mobilizational Theatre)	حرکی محاذ	(۷)
(Statistical Theatre)	احصائی محاذ	(۸)

(Academic Theatre)	علمی محاذ	(۹)
(Research Theatre)	تحقیقی محاذ	(۱۰)
(Medical Theatre)	طبی محاذ	(۱۱)
(Financial Theatre)	مالی محاذ	(۱۲)
(Commercial Theatre)	تجارتی محاذ	(۱۳)
(Agricultural Theatre)	زرعی محاذ	(۱۴)
(Industrial Theatre)	صنعتی محاذ	(۱۵)
(Technological Theatre)	تکنیکی محاذ	(۱۶)
(Sociological & Societal Theatre)	عمرانی محاذ	(۱۷)
(Genetic Theatre)	جینیاتی محاذ	(۱۸)
(Societal-Mobilizational Theatre)	عمرانی۔ حرکی محاذ	(۱۹)
(Geo-Political Theatre)	جیو۔ پالیٹیکل محاذ	(۲۰)
(Strategic Theatre)	اسٹریٹجک محاذ	(۲۱)
(Logistic Theatre)	لاجسٹک محاذ	(۲۲)
(Tactic: ' Theatre)	تدبیری محاذ	(۲۳)
(Provisional Theatre)	موادی محاذ	(۲۴)
(Monitoring Theatre)	مراقبہ محاذ	(۲۵)
(Territorial Theatre)	بری محاذ	(۲۶)

(Naval Theatre)	بحری محاذ	(۲۷)
(Aerial Theatre)	فضائی محاذ	(۲۸)
(Lower-Space Theatre)	زیریں خلائی محاذ	(۲۹)
(Upper-Space Theatre)	بالائی خلائی محاذ	(۳۰)
(Weapon System Theatre)	اسلحہ جاتی محاذ	(۳۱)
(Ammunitial System Theatre)	بارودی محاذ	(۳۲)
(Ummatic Theatre)	امتی محاذ	(۳۳)
(Trans-Ummatic Theatre)	ماوراء امتی محاذ	(۳۴)
(Fighting Theatre)	حربی محاذ	(۳۵)
(Intellectual Theatre)	دانش و رازہ محاذ	(۳۶)
(Lunar Theatre)	قمری محاذ	(۳۷)
(Inter-Planetary Theatre)	بین سیارگانی محاذ	(۳۸)
(Inter-Stellar Theatre)	بین ستارگانی محاذ	(۳۹)
(Inter-Galactic Theatre)	بین کہکشانی محاذ	(۴۰)
(Physical Theatre)	طبیعیاتی محاذ	(۴۱)
(Spiritual Theatre)	روحانی محاذ	(۴۲)

یہ عاجز پورے وثوق کے ساتھ عرض کرتا ہے کہ انبلیسی۔ دجالی۔ کوہکی قوت، ان کی معلومات منصوبہ بندی، عزائم اور ہر طرح کے حالات پر ان کی گرفت کا اندازہ اس سے کیا جا

سکتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک محاذ کے تحت کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ دس ہزار ادارے ہمہ دم کام کر رہے ہیں۔ کل اداروں کی تعداد دس لاکھ سے متجاوز ہے۔ اس عاجز کے اندازہ کے مطابق ان کا حقیقی کائناتی بجٹ جس کے رقوم کو کوئی نہایت جزری سے صرف کرتے ہیں سالانہ 3000 ٹریلین ڈالر (3000 Trillion Dollar) سے کم نہیں۔ کوئی مقتدرہ کے تحت کام کرنے والے اداروں کی قوت اور ان کے حجم کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ ان میں پانچ سو ادارے ایسے ہیں جن میں فی کس ایک ادارے کا بجٹ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے تیسرے درجے کے دس دس ملکوں کے بجٹ سے بھی زیادہ ہے۔

(۲) عملیاتی لاعلمی (Operational Ignorance): خلافت راشدہ کے بعد عارض ہونے والی صورت میں اقامت، حفاظت اور توسیع عدل، مراقبت عامہ و خاصہ، استعداد اور جہاد سے منہ موڑ لینے اور انحراف کے نتیجے میں بالعموم اور گزشتہ چار سو سالوں میں بالخصوص امت کی پے در پے شکست کی بنیادی وجہ وہ حقیقی عملیاتی لاعلمی (Actual Operational Ignorance) رہی ہے جو دراصل مذکورہ تمام لاعلمیوں اور فقدانوں کا لازمی نتیجہ ہوا کرتی ہے۔ 1900 عیسوی کے بعد یہ عملیاتی لاعلمی (Operational Ignorance) اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی۔ یہی سبب ہے کہ امت کے متعدد حصے کی جانب سے مخلصانہ کوشش اور بے دریغ قربانیوں کے باوجود امت کو صرف شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ خلوص اور للہیت الگ شے ہے اور وجاہد و افسی اللہ حق جہادہ میں جاری سنت اللہ سے ہم آہنگ ہونا الگ شے۔ اللہ اپنی سنت عام حالات میں تبدیل نہیں کرتا۔ اس کی سنت بھی اسی وقت تبدیل ہوتی ہے۔ یا اس کی جگہ دوسری سنت کا اجراء ہوتا ہے جب کہ اس کی اپنے آپ میں قائم کردہ جنت پوری ہو جاتی ہے۔

یہی وہ بنیادی بات ہے جس کے سبب اس عاجز کا اندازہ ہے کہ: ”اگر کوئی مقتدرہ اور امت مسلمہ محمدیہ کے مابین عن قریب مکمل تصادم ہوا جس کا پورا پورا اندیشہ ہے تو — امت مسلمہ محمدیہ بری طرح شکست سے دوچار ہو جائے گی۔ یہ شکست اتنی بھیانک ہوگی کہ تاریخ میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔“

(۳) موجودہ صورت حال میں تصادم کا کوئی بھی عمل امت میں پائی جانے والی درج ذیل عملیاتی لاعلمی (Operational Ignorance) کے سبب ناقابل بیان حد تک ہلاکت خیز ہوگا:

- (۱) پوری امت ہر سطح پر Grey-Zones سے لاعلم ہے۔
- (۲) پوری امت نہ صرف حقیقی مہلکات (Actual Threats) سے لاعلم ہے بلکہ وہ متجاہلی مہلکات (Collateral Threats) سے بھی کلی طور پر لاعلم ہے۔
- (۳) پوری امت حقیقی گرے زونز (Actual Grey-Zones) سے اور متبدل گرے زونز (Collateral & Changing Grey-Zones) سے بھی کلی طور پر لاعلم ہے۔

(۴) پوری امت ابلسی۔ دجالی۔ کوہکی محاذات (Theatres) کی ساختیات اور ان کے مناہج سے بھی کلی طور پر لاعلم ہے۔

(۵) پوری امت ابلسی۔ دجالی کوہکی مجمع، ان کی فعالیت اور ان کی کارکردگی کے تجزیہ سے بھی کلی طور پر نابلد ہے۔

(۶) پوری امت ابلسی۔ دجالی کوہکی متبادل عزائم اور منصوبہ بندی اور ان کے طرق سے بھی کلی طور پر لاعلم ہے۔

(۴) لیکن جو نزاکت صورت حال کو ناقابل بیان حد تک خطرناک اور ہولناک بنا رہی ہے وہ یہ ہے کہ جہاں ایک جانب کوئی بھی ایسا عمل جو عن قریب تصادم کو یقینی بنا دے ہلاکت خیز ہوگا وہیں دوسری جانب اگر امت مسلمہ اس امنڈتے ہوئے۔ ابلسی۔ دجالی کو کبھی عزائم کے سدباب کے لئے فوری طور پر اور پوری قوت سے برسر عمل نہیں ہوتی تو صرف بیس سالوں کے اندر اندر وہ صفحہ ہستی سے مٹا دی جائے گی۔ خلافت راشدہ کے بعد امت مسلمہ کی قیادت — حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ — جس رخ پر چل پڑی تھی اور اس نے امت کی حیات میں جیسی بنیادی تبدیلیاں کر دی تھیں، ان سب کے بعد امت کو کسی نہ کسی دن اس صورت حال سے دوچار ہونا ہی تھا۔ ان تیرہ سو سالوں میں عہد نبوی میں حاصل کردہ وہ سارے کے سارے Jerk-Absorbers ٹوٹ چکے ہیں۔ یہی وہ صورت حال ہے جسے یہ عاجز فیصلہ کن مخلصہ (Decisive Dilemma) قرار دیتا ہے۔ حقیقت نفس الامری کے اعتبار سے یہ وہی صورت حال ہے جو اگر نبی کی موجودگی میں واقع ہو تو 'الہیتہ' کہلاتی ہے۔

(۵) یہ فیصلہ کن مخلصہ (Decisive Dilemma) تین العباد (Dimensions) پر مشتمل ہے:

(۱) میقاتی مخلصہ (Time-Dilemma): میقاتی مخلصہ وقت کی وہ صورت حال ہے جب فرصت کار Open-Time کی نہ رہ جائے بلکہ End-Time کی ہو چکی ہو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وقت بالکل باقی نہ ہو۔ موجودہ اور جاری وقت ہی واحد فرصت عمل ہو۔ اور اس وقت کی نزاکت یہ ہو کہ اس میں عمل کرنا (To Act) کلی ہلاکت کو یقینی بنا دینے کے مترادف ہو اس کے ساتھ ساتھ اور اسی وقت عمل سے

کو تا ہی کرنا یا عمل نہ کرنا (Not to Act) یکساں کلی ہلاکت کو یقینی بنا دینے کے مترادف ہو جائے۔ آج پوری امت مسلمہ کو اس کی قیادت _____ حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ نے بالآخر اسی میقاتی منحصہ (Time-Dilemma) سے دوچار کر دیا ہے۔

(۲) عملی منحصہ (Action-Dilemma): عملی منحصہ سے مراد عملی اقدامات کی شدید ضرورت اور حاجت کے باوجود عملیت کی وہ صورتحال ہے جو میقات اور مدت کار کے تناظر میں آخری درجے میں ناممکن العمل ہو جائے۔ یہ منحصہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب End-Time میں End-Action کی صورت حال پیدا ہو جائے۔ مثلاً ایک شخص جو بچپن سے ان پڑھ ہو اور اس کو ایسی ضرورت پیش آجائے مثلاً اس کے لئے کوئی ایسی شرط رکھ دی جائے کہ موت کی دی گئی سزا سے بچنے کی صرف ایک صورت ہو کہ مذکورہ شخص حقیقی طور پر اتنا علم حاصل کر لے کہ M.A کے امتحان میں بیٹھ کر پاس ہو جائے اور ایسا کرنے کے لئے اس کے پاس صرف رات کے بارہ گھنٹے باقی ہوں۔

آج امت اسی طرح کی صورت حال سے دوچار کر دی گئی ہے۔ خلافت راشدہ کے بعد ابلیسی۔ دجالی۔ کوکبی قوتوں نے تیرہ سو سالوں میں پورے اطمینان سے جو کچھ قوت جمع کر لی ہے اور جہاں جہاں رسوخ حاصل کر لیا ہے ان کی بھرپور آگہی حاصل کر لینا اور اس ابلیسی۔ دجالی۔ کوکبی قوت کو Neutralise کرنے کے لئے متوازی قوت حاصل کر لینا اور آنحضرت ﷺ کے قائم کردہ 'الحکم' کو اس کے ذریعہ جتنا منہدم کیا گیا ہے اس کی تلافی کر لینا۔ گویا تیرہ سو سالوں کے ان ناکردہ

کاموں کو کرنے کے لئے وقت صرف پانچ سے بیس سال ہے۔ اور وہ بھی حالت امن میں نہیں بلکہ تصادماتی صورتحال میں۔

(۳) منصبی منحصرہ (Incumbency Dilemma): منصبی منحصرہ وہ صورتحال

ہے جب امت میقاتی منحصرہ (Time-Dilemma) اور عملی

منحصرہ (Action-Dilemma) میں بری طرح گرفتار ہو جائے لیکن اس کے

روایتی ارباب حل و عقد۔ یعنی وہی قیادت جو دراصل سبب ہو امت کے میقاتی

منحصرہ اور عملی منحصرہ میں بالآخر مبتلا ہو جانے کا۔ ایسی نازک حالت میں بھی اس

کی اجازت نہ دے کہ امت ایسی قیادت دریافت کرے جو اس کی اہل ہو کہ اس کی

قیادت میں اور اس کے بتائے راستے پر چل کر اس میقاتی منحصرہ اور عملی منحصرہ سے باہر

نکل آئے۔ منصبی منحصرہ (Incumbency Dilemma) سب سے خطرناک اور

اشتعال انگیز منحصرہ ہوتا ہے۔ یہی وہ منحصرہ ہے جو پوری انسانی تاریخ رسالت میں

قیادت۔ حکمران، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ۔ کو

انبیاء کی تکذیب حتی کہ ان کو قتل تک کر دینے کی طرف لے جاتا رہا ہے۔ تاریخ

انسانی میں مجتبیٰ اسی وقت مصدق رسول یا رسول بنا کر بھیجے جاتے ہیں جب امت

میقاتی منحصرہ یا عملی منحصرہ میں مبتلا ہو چکی ہوتی ہے۔ چنانچہ ایسی نازک صورت حال

میں مصدق رسول یا رسول اس تدبیر کو لے کر سامنے آتا اور اسے امت پر پیش کرتا

ہے جس کے ذریعہ امت اس میقاتی منحصرہ اور عملی منحصرہ سے باہر نکل آ سکتی ہے۔ یہی

وہ صورت حال ہے جب چلی آرہی قیادت نہ اسے تسلیم کرتی ہے اور نہ اس کے

مشوروں کو قبول کرتی ہے، نہ اسے عامۃ الناس تک جانے دیتی ہے اور نہ عامۃ

الناس کو اس تک آنے۔ وہ دونوں کے مابین ناقابلِ عبور دیوار کی طرح کھڑی ہو جاتی ہے۔

فتنہ دجال اور معرکہ دجال اکبر کا زمانہ تو تاریخ انسانی میں واقع ہونے والا سب سے بڑا میقاتی منصبہ او عملی منصبہ کا محل ہوگا۔ یہ قضیہ (Syndrome) تو سب سے خطرناک ہے۔ اس صورتِ حال کو سمجھنے کے لئے طالوت۔ ملاء قضیہ (Talut-Leadership Syndrome) سے سب سے زیادہ مدد ملتی ہے۔ (البقرہ: ۲۵۲-۲۳۵)

آج امتِ مسلمہ اسی خطرناک منصبی منصبہ (Incumbency Dilemma) سے دوچار کر دی گئی ہے۔

امتِ مسلمہ کے سامنے یہ تینوں منصبے یعنی _____ میقاتی منصبہ (Time-Dilemma)، عملی منصبہ (Action-Dilemma) اور منصبی منصبہ (Incumbency Dilemma) _____ ناقابلِ عبور پہاڑ کے مانند کھڑے ہو گئے ہیں۔

عظیم ترین لاعلمی

(۱) عہد نبوی ﷺ اور خلافتِ راشدہ کو جو باتیں بعد کے عہد سے ممتاز، ممیز اور الگ کرتی ہیں ان میں ایک اہم بات — اللہ، کائنات، عالمِ انسانیت اور نظامِ حق کے دشمنوں کے حوالے سے درست، دقیق اور متعین معلومات سے کلی باخبری اور ان کے روزانہ کے حرکات و سکنات پر کما حقہ اور موثر نظر اور گرفت ہے۔ خلافتِ راشدہ کے بعد امتِ مسلمہ کی قیادت — حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ ان باتوں سے زیادہ سے زیادہ لاعلم ہو گئی جس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ پوری امت نہ صرف لاعلم ہو کر رہ گئی بلکہ جہلِ مرکب کے پہاڑ کے نیچے دب گئی۔

(۲) خلافتِ راشدہ کے بعد مسلم قیادت کی جانب سے امت پر عارض کیا جانے والا یہی جہلِ مرکب ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن و سنت ﷺ کی واشگافِ تنبیہ کے باوجود امت — اللہ، رسول اللہ، دین اللہ اور انسانوں کے سب سے بڑے دشمن ابلیس اور اس کے روزانہ کے حرکات و سکنات سے کلیتاً نابلد ہو گئی۔ اسلام کے ذخیرہ علم میں گزشتہ تیرہ سو سالوں میں دس سے زیادہ کتابیں ایسی نہ مل سکیں گی جو ابلیس سے قرآن و سنت کی روشنی میں بحث کرتی ہوں۔ خلافتِ راشدہ کے بعد ابلیس کے حرکات و سکنات سے بحث کرنے والی کتاب تو شاید ایک بھی نہ مل سکے۔

(۳) اسی طرح خلافتِ راشدہ کے بعد مسلم قیادت کی جانب سے امت پر عارض کیا

جانے والا یہی جہل مرکب ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن و سنت رسول اللہ ﷺ کی واشگاف
 تنبیہ کے باوجود امت اللہ، رسول اللہ، دین اللہ اور انسانوں کے دوسرے سب سے بڑے
 دشمن اور خطرے — دجال اکبر، اس کی معلومات اور اس کے روزانہ کے حرکات و سکنات
 سے کلیتاً نابلد ہو گئی۔ اسلام کے ذخیرہ علم میں گزشتہ تیرہ سو سالوں میں شاید کوئی ایسی کتاب نہ
 مل سکے جو قرآن و سنت کی روشنی میں براہ راست دجال اکبر سے بحث کرتی ہو۔ خلافت راشدہ
 کے بعد دجال اکبر کے حرکات و سکنات سے بحث کرنے والی کتاب کا ذکر ہی کیا؟

(۴) اسی طرح خلافت راشدہ کے بعد مسلم قیادت کی جانب سے امت پر عارض کیا

جانے والا یہی جہل مرکب ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن و سنت رسول اللہ ﷺ کی واشگاف تنبیہ
 اور دقیق نکتوں کو کھول کھول کر بیان کر دینے کے باوجود امت — اللہ، رسول اللہ، دین
 اللہ، اور انسانوں کے تیسرے اور انسانی شکل میں اولین سب سے بڑے دشمن کو کبھی مقتدرہ اور
 اس کے روزانہ کے حرکات و سکنات سے کلیتاً نابلد ہو گئی۔ اسلام کے ذخیرہ علم میں گزشتہ تیرہ سو
 سالوں میں شاید ایک بھی ایسی کتاب نہ مل سکے جو قرآن و سنت کی روشنی میں براہ راست کو کبھی
 مقتدرہ کے روزانہ کے حرکات و سکنات سے بحث کرتی ہو۔ طبری، مسعودی اور ابن حزم کے
 چند اجزاء جو انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں — جن سے جمہور کو کبھی کوئی علاقہ نہیں
 رہا — الگ کر دیئے جائیں تو امت کا پورا ذخیرہ علم کو کبھی مقتدرہ کے ذکر سے خالی ہو جائے
 گا۔

(۵) اسی کا نتیجہ ہے کہ 1699 عیسوی سے لے کر اب تک جب کو کبھی قوت عالمی طور پر

مستحکم ہو کر اور ناقابل شکست بن کر برسر زمین آگئی اور بالخصوص 1789 سے جب کہ وہ اپنے
 پہلے حریف رومن کیتھولک اور آرتھوڈوکس عیسائیوں کو اور ان کی بنیاد کو اور 1916 سے اپنے

سب سے بڑے اور آخری حریف امت مسلمہ اور اس کی دنیا کو علانیہ اور براہ راست نیست و نابود کرنے لگی۔ امت مسلمہ اپنے اصلی حریف کو کبھی مقتدرہ، اس کی قوت، اس کی فوجوں اور اس کے محاذوں کو مشخص اور متعین کرنے تک سے قاصر رہی۔

(۶) اسی جہل مرکب کا نتیجہ ہے کہ گزشتہ تین سو سالوں سے امت کبھی مغربی استعمار — انگریزوں، فرانسیسیوں، جرمنوں، پرتگیزیوں، واندیزیوں، اطالویوں اور روسیوں کو اپنا اصل دشمن قرار دیتی رہی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد امریکیوں کو۔ جب کہ حقیقت واقعہ یہ ہے کہ یہ سب قومیں کم و بیش امت مسلمہ کی طرح ہی کو کبھی مقتدرہ کی روندی ہوئی قومیں ہیں جو بے بس اور غلام ہو کر صرف ان کے احکام بجالاتی رہی ہیں۔ غضب بالائے غضب یہ کہ ہماری قیادت نے امت مسلمہ کی ساری قوت کو ان اقوام کے خلاف جھونک کر ضائع کیا جس کے تین بنیادی نتائج برآمد ہوئے:

(۱) اللہ، رسول اللہ، دین اللہ، انسانیت اور امت مسلمہ کا حقیقی دشمن محفوظ سے محفوظ تر اور مستحکم سے مستحکم تر ہو کر ناقابل شکست ہو گیا۔

(۲) وہ قومیں جو خود مظلوم تھیں باہم موت و حیات کی جنگ میں مبتلا ہو کر اپنا سب کچھ گنوا بیٹھیں اور ان کے لئے مظلومیت اور بے بسی کی رات طویل تر ہو گئی۔

(۳) اس صورت حال کا فائدہ اٹھا کر اللہ، رسول اللہ، دین اللہ، انسانیت اور امت مسلمہ کے حقیقی دشمن نے پوری دنیا کو ایسی غلامی میں جکڑ لیا جس سے نجات پانا عام انسانی طاقت سے اب باہر کی بات ہو چکی ہے۔ 1900 عیسوی تک غلام ممالک اور قومیں صرف ایک ایسی مضبوط دیوار میں محبوس تھیں جس کو ڈھا دینا ان کے لئے آسان نہ تھا۔ سن 2000 عیسوی آتے آتے اس حقیقی دشمن نے اس دیوار سے دس

گنی مضبوط سات مزید دیواریں اس دیوار کے چاروں طرف تعمیر کر لی ہیں۔ گویا پوری انسانیت اور بالخصوص امتِ مسلمہ سن 1900 عیسوی کے مقابلے میں آج سن 2004 عیسوی میں آٹھ سو گنی غلامی میں جکڑ چکی ہے۔

(۴) اعلان بیلفور (1916)، قیام لیگ آف نیشنز (1921)، الغاء خلافت (1924)، جنگِ عظیم دوم (1939-45)، قیام اقوام متحدہ (1945)، قیام مدینہ اسرائیل (1948)، جنگِ فلسطین (1948)، جنگِ سویز (1956)، جنگِ وسقوط بیت المقدس (1967)، شہادتِ فیصل (1975)، معاہدہ کیمپ ڈیوڈ (1978)، جنگِ ایران و عراق (1981-85)، جنگِ خلیج اول (1991)، حادثہ 9/11 (2001)، جنگِ افغانستان (2001)، جنگِ عراق (2003) کے باوجود پورے سو سالوں کے بعد بھی آج امتِ مسلمہ نہ حقیقی دشمن کو مشخص کر سکی ہے اور نہ اس کے مورچوں اور اہداف کو۔

(۵) امتِ مسلمہ کی عظیم ترین لاعلمی — جو اس کی ہر سطح کی سوچ اور اس کے تمام اقوال و افعال سے مترشح ہے اور سرتاسر غلط اور اس کے لئے صریح ہلاکت کے مترادف ہے — کا اظہار درج ذیل خیالات سے بھرپور طریقہ سے ہوتا ہے:

(۱) اولین نقطہ نظر: مغربی — انگریز، فرانسیسی، پرتگیزی، ولندیزی، روسی، امریکی — عیسائی اور مسلمانوں کے دشمن ہیں اور ان کو غلام بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔

(۲) دومیں نقطہ نظر: انگریز امریکیوں کے مقابلے میں امتِ مسلمہ کے لئے نسبتاً اچھے ہیں۔

(۳) سوئیں نقطہ نظر: 9/11 کے بعد امریکہ نے اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اور اس کا مقصد اسلام اور امت مسلمہ کا خاتمہ کر دینا ہے۔

(۴) چہار میں نقطہ نظر: یہ صرف امریکہ ہے جو اسرائیل کو مظالم کرنے سے روک سکتا ہے۔

(۵) پنجمیں نقطہ نظر: یہ صرف امریکہ ہے جو فلسطین کے قضیہ کو حل کرا سکتا ہے۔

امت مسلمہ کی موجودہ پوری سوچ ان پانچ نکات میں ملخص ہے۔

یہی وہ سوچ ہے جو پچھلے سو سالوں تا دم تحریر پوری امت مسلمہ کی سوچ رہی ہے۔ اور اس کے سارے اقوال و افعال، پالیسیاں اور کارروائیاں اسی سوچ کے گرد گھومتی رہی ہیں۔ یہ سوچ سرتا سر غلط، خلاف واقعہ اور مبنی بر جہل مرکب ہے۔

(۶) آئندہ امت مسلمہ کی حیات و موت کا انحصار جہل مرکب سے نکل کر مبنی بر حقیقت سوچ اور اس کے مطابق عمل اختیار کر لینے یا ایسا کرنے میں ناکام ہو جانے پر ہے۔

کوہکی مقتدرہ

(۱) خلافتِ راشدہ کے بعد بالعموم اور گزشتہ سو سالوں میں بالخصوص امتِ مسلمہ کی پے در پے شکست کا اولین سبب ہے:

کوہکی مقتدرہ سے کلی لاعلمی اور غلط اہداف پر امت کی قوت و صلاحیت کی بربادی۔
(۲) کوہکی مقتدرہ سے کلی لاعلمی سبب بنی:

(۱) کوہکی مقتدرہ کی سازش سے بے خبری،

(۲) کوہکی مقتدرہ کے اہداف کی تعین،

(۳) کوہکی مقتدرہ کی سازش کے سدباب کے لئے مناسب منصوبہ بندی،

(۴) اس منصوبہ بندی کی تکمیل کے لئے حسب ضرورت مناسب تدبیر سازی،

(۵) اس تدبیر سازی کی مناسب تعمیل کے لئے افراد سازی — اور

(۶) امت کی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مناسب اور حسب ضرورت تعمیل — نہ کرنے کا۔

(۳) کوہکی مقتدرہ کوئی واہمہ یا تصوراتی اور قیاسی شاکلہ نہیں بلکہ عالمِ خلق میں حقیقی

وجود کا نام ہے۔

(۴) کوہکی مقتدرہ کی درجہ بندی (Hierarchy) یوں بیان کی جاسکتی ہے:

فرد/افراد	سطح		
ابلیس	(Supra Cosmic)	۱۱ عظیم ترین کائناتی	(۱)
دجال اکبر	(Meta Cosmic)	۱۲ عظیم کائناتی	(۲)
ماوراء ارضی و ماوراء انسانی مخلوقات	(Cosmic)	۱۳ کائناتی	(۳)
؟	(Supra Global)	۱۴ عظیم ترین ارضی	(۴)
؟	(Meta Global)	۱۵ عظیم ارضی	(۵)
راک فیئر فاؤنڈیشن	(Global)	۱۶ ارضی	(۶)
؟	(Supra-International)	۱۷	(۷)
سلامتی کا نسل اول	(Meta International)	۱۸	(۸)
سلامتی کا نسل دوم	(International)	۱۹	(۹)
اقوام متحدہ بدون جنرل اسمبلی	(Para-International)	۲۰	(۱۰)
اقوام متحدہ (غیر سرکاری)	(Quasi-International)	۲۱	(۱۱)
جنرل اسمبلی	(International-National)	۲۲	(۱۲)
ملی نیشنل / کارپوریشن / آرگنائزیشن	(National-International)		(۱۳)
	(National-Governmental)	۲۳ (الف)	(۱۴)
	(Para-National)	۲۳ (الف)	(۱۵)
	(Regional)	۲۳ (الف)	(۱۶)
	(Provincial)	۲۳ (الف)	(۱۷)

	(Divisional)	{۱۳} (الف ۵)	(۱۸)
	(Sub-Divisional)	{۱۳} (الف ۶)	(۱۹)
	(Local)	{۱۳} (الف ۷)	(۲۰)
		{۱۳} (ب ۱)	(۲۱)
	(National Non-Governmental)		
		{۱۳} (ب ۲)	(۲۲)
	(Para-National Non-Governmental)		
		{۱۳} (ب ۳)	(۲۳)
	(Quasi-National Non-Governmental)		
		{۱۳} (ب ۴)	(۲۴)
	(Regional Non-Governmental)		
		{۱۳} (ب ۵)	(۲۵)
	(Provincial Non-Governmental)		
		{۱۳} (ب ۶)	(۲۶)
	(Divisional Non-Governmental)		
		{۱۳} (ب ۷)	(۲۷)
	(Sub-Divisional Non-Governmental)		
		{۱۳}	(۲۸)
	(Local-Non Governmental)		

(۵) ذیل میں کوہی مقتدرہ کی کسی قدر تفصیلی فہرست صرف اس لئے دی جا رہی ہے تاکہ اس بات کا فہم حاصل کیا جاسکے کہ امت مسلمہ ان سے کس قدر ناواقف ہے، اس کی کوششیں اور منصوبہ بندی صفر کی حد تک نامناسب، غلط اور نا کافی رہی ہیں اور یہ کہ اس امت کی عظیم قربانیوں کے باوجود اس کی ناکامیوں اور بربادی کا اصلی سبب کیا ہے۔

مقتدرہ	افراد/ادارے
(۱) ابلیس	
(۲) دجال اکبر	
(۳) شیاطین ماوراء ارضی	
(۴) قبیح مخلوقات ماوراء ارضی	
(۵) خنزیر	
(۶) مثیل دجال اکبر (ارضی)	؟
(۷) معمول دجال اکبر (ارضی)	؟
(۸) متعلق دجال اکبر (ارضی)	؟
(۹) رئیس الرؤساء (شیخ شیوخ)	؟
(Chief of the Elders)	
(۱۰) رئیس (رؤساء) جولہ	؟
(۱۱) رئیس رؤساء طور	؟
(۱۲) رئیس مجلس علیا (برسر زمین)	؟

؟	رئیس تفکیر علیا (مجلس تفکیر علیا)	(۱۳)
؟	رئیس تدبیر علیا (مجلس تدبیر علیا)	(۱۴)
روتھ شائلڈ (اٹھارہویں اور انیسویں صدی) راک فیئر (بیسویں صدی)	رئیس مجلس تعمیل علیا	(۱۵)
امریکہ (شاکلہ) U.S.A.(Structural)(Operations)	رئیس مقتدرہ تعمیلی	(۱۶)
مملکت برطانیہ عظمیٰ (شاکلہ) Kingdom of Great Britain (Structural)	رئیس مجلس مقتدرہ تنفیذی	(۱۷)
	رئیس مقتدرہ تنفیذی (مبادل) (Chief Execution Alternative)	(۱۸)
	رئیس مقتدرہ تعمیلی (مبادل) (Chief Counter Operations Alternative)	(۱۹)
	رئیس مقتدرہ تعمیلی (متجانبی) (Chief Operations Collateral)	(۲۰)
	رئیس مقتدرہ تعمیلی (تشکیلی)	(۲۱)
	رئیس مقتدرہ تعمیلی مبادل (تشکیلی)	(۲۲)
	رئیس مقتدرہ تعمیلی متجانبی (تشکیلی)	(۲۳)

	رئیس مقتدرہ تعمیلی بعیدی (Distant Chief)	(۲۳)
	رئیس مقتدرہ مراجعتی (Chief of the Retreat)	(۲۵)
	رئیس مقتدرہ مامنہ (Chief of the Safe Haven)	(۲۶)
سلامتی کا و نسل اول	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثیل	(۲۷)
	رئیس مقتدرہ ارضی (ایجادی) (Chief of the Innovation (Global)	(۲۸)
	رئیس مقتدرہ ارضی (Weaponry جاتی)	(۲۹)
	رئیس مقتدرہ ارضی (Economic معاشی)	(۳۰)
	رئیس مقتدرہ ارضی (Financial مالی)	(۳۱)
	رئیس مقتدرہ ارضی (Commercial تجارتی)	(۳۲)

	رئیس مقتدرہ ارضی (۳۳) (سیاسی Political)	
	رئیس مقتدرہ ارضی (۳۴) (تنفیذی Administrative)	
	رئیس مقتدرہ ارضی (۳۵) (ترسیلی Transportational)	
	رئیس مقتدرہ ارضی (۳۶) (ابلاغی Communicational)	
	رئیس مقتدرہ ارضی (۳۷) (حرکی Mobilizational)	
	رئیس مقتدرہ ارضی (۳۸) (معاشرتی Social)	
	رئیس مقتدرہ ارضی (۳۹) (مراقبہ Monitoring)	
	رئیس مقتدرہ ارضی (۴۰) (علمی Academic)	
	رئیس مقتدرہ ارضی (۴۱) (احصائی Data & Statistics)	

	رئیس مقتدره ارضی (۴۲) (طبی Medical)
	رئیس مقتدره ارضی (۴۳) (منصوبہ بندی Planning)
	رئیس مقتدره ارضی (۴۴) (تجزیاتی Analytical)
	رئیس مقتدره ارضی (۴۵) (سراغ رسانی Spying)
	رئیس مقتدره ارضی (۴۶) (تداخلی Espionage)
	رئیس مقتدره ارضی (۴۷) (کیمیائی Chemical)
	رئیس مقتدره ارضی (۴۸) (طبعیاتی Physical)
	رئیس مقتدره ارضی (۴۹) (جینیاتی Genetical)
	رئیس مقتدره ارضی (۵۰) (حیاتیاتی Biological)

	رئیس مقتدرہ ارضی (جراثیمی Bacteriological)	(۵۱)
	رئیس مقتدرہ ارضی (عمرانی Sociological)	(۵۲)
	رئیس مقتدرہ ارضی (دانشی Intellectual)	(۵۳)
	رئیس مقتدرہ ارضی (عدلیاتی Judicial)	(۵۴)
	رئیس مقتدرہ ارضی (خلائی Space)	(۵۵)
	رئیس مقتدرہ ارضی (قمری Lunar)	(۵۶)
	رئیس مقتدرہ ارضی (سیارگانی Planetary)	(۵۷)
	رئیس مقتدرہ ارضی (ستارگانی Inter-Stellar)	(۵۸)
سلامتی کا و نسل دوم	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثل دوم	(۵۹)
اقوام متحدہ بدون جنرل اسمبلی	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثل سوم	(۶۰)
اقوام متحدہ غیر سرکاری	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثل چہارم	(۶۱)
جنرل اسمبلی	رئیس مقتدرہ تنفیذی مثل پنجم	(۶۲)

Reuter/BBC/CNN	(۶۳) مقتدرات قومی — بین الاقوامی
National Governments US(Pseudo-Structural)/ UK(Pseudo-Structural)/ Israel/Russia/China/France/ Japan/Germany/Australia/ Canada.	(۶۴) ملکی حکومتیں درجہ اول
North-America/European/	(۶۵) ملکی حکومتیں درجہ دوم
Asian/African/Latin- American/Oceanic Governments	(۶۶) ملکی حکومتیں درجہ سوم

(۶) کوکبی مقتدرہ اور اس کے ماتحت پوری دنیا میں پھیلے افراد 70 عیسوی سے تادم تحریر بلا فصل صرف امتی سطح پر قائم رہے۔ زندگی کے ہر پہلو یعنی — ایمانیات، عبادات، معاملات — اور معاملات کے تمام اعضاء — سیاست، معاشرت، معیشت، مدنیت، قوانین، شہریت، اخوت، وراثت، دولت — غرض ہر اعتبار سے وہ ہمیشہ امتی سطح پر قائم رہے۔ یہ بالکل جداگانہ بات ہے کہ کوکبی مقتدرہ کی اس حقیقت سے امت مسلمہ خلافت راشدہ کے بعد قطعاً لاعلم ہو گئی۔

(۷) کوکبی مقتدرہ اور اس کی سازشوں سے کلی لاعلمی اور غلط اہداف پر قوت و صلاحیت کی بربادی — کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ گزشتہ چار سو سالوں یعنی — 1699 سے تادم تحریر — امت مسلمہ نے بحیثیت امت یا اس کے کسی ذیلی مقتدرہ نے

کو کبی مقتدرہ اور اس کی سازشوں کے سدباب کے لئے جو کچھ کیا ہے اسے کو کبی مقتدرہ کے پینسٹھویں درجہ (65th) سے آویزیشن کا نام دیا جاسکتا ہے۔ اگر ہر درجہ کو اصل ہدف کے چاروں طرف بنی فصیل قرار دی جائے تو ہم پورے چار سو سالوں سے اس دیوار سے سر پھوڑتے رہے ہیں جو باہر پینسٹھویں دیوار ہے جسے ہم اپنا اصل ہدف قرار دیتے رہے ہیں جب کہ ہمارا اصل اور حقیقی ہدف پینسٹھ دیواروں کے پیچھے محفوظ و مامون بیٹھا اپنے عزائم پورے کر رہا ہے۔

مقتدرہ کا ارتقاء

(۱) روئے ارض پر کوکبی مقتدرہ کا قیام ان چالیس دنوں کے اندر ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ذریعہ عطا کردہ تیس دنوں کی میقات پر طور پر تشریف لے گئے جس میں بعدہ دس دنوں کی توسیع کر دی گئی۔ قائم ہونے والے اس پہلے کوکبی مقتدرہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور سے واپس ہو کر درہم برہم کر دیا۔ مقتدرہ میں شامل سارے افراد قتل کر دیئے گئے۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوکبی مقتدرہ کے بنانے کی کوشش جاری رہی تا آنکہ ۹۰۰ قبل مسیح میں وہ پھر وجود میں آ گیا جس کے لئے بڑی کارروائی کی ضرورت پیش آئی اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے ارسال فرمایا اور ان اولوالعزم انبیاء کرام نے بالآخر اس مقتدرہ کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد کوکبی مقتدرہ بنانے کی پھر کوشش ہوئی۔ اس بار وہ مقتدرہ قوی سے قوی تر ہوتا گیا۔ اور انبیاء اس کے سامنے بظاہر بے بس ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ۲۵۰-۵۰۰ قبل مسیح کے مابین دوبار عذاب لا کر اسے تباہ کر دیا۔

(۴) ۲۰۰ قبل مسیح آتے آتے بنی اسرائیل کی اکثریت کوکبی مقتدرہ میں شامل ہو گئی اور اہل حق بالخصوص انبیاء اور ان کے تبعین قلیل اقلیت بن کر رہ گئے چنانچہ اس مقتدرہ نے انبیاء کو قتل کرنا شروع کر دیا۔

(۵) یہی وہ زمانہ تھا جب حضرت یزید میاہ، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ علیہم السلام شہید کر دیئے گئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس مقتدرہ نے اپنے علم کی حد تک شہید کر کے دم لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کلی طور پر اس مقتدرہ کا خاتمہ 70 عیسوی میں کر دیا۔

(۶) عہد حاضر میں کوہی مقتدرہ کی تاریخ 70 عیسوی سے شروع ہوتی ہے۔

(۷) جدید مقتدرہ نئے منہج پر قائم کیا گیا جو بے حد پیچیدہ تھا اور اس کے اندر پائی جانے

والی سابقہ تمام کمزوریاں دور کر دی گئیں اور اسے تمام ممکنہ صورت حال سے نبرد آزما ہونے کے قابل بنا دیا گیا۔

(۸) 70 عیسوی سے قبل وجود میں آنے والے مقتدرہ یک۔ مرکزی

(One-Centered) ہوتے تھے جس میں مرکز اصلی (Original Pole) اور مرکز عملی (Operational Pole) ایک ہی ہوتا تھا جس کا تباہ کر دیا جانا آسان تھا جیسا کہ انہیں تجربہ ہوا۔

(۹) نئی حکمت عملی کے تحت متعدد المراكز شاکلہ (Multi-Polar Pattern)

اختیار کیا گیا جس میں کامیابی اور استحکام کے ساتھ ساتھ اضافے پر اضافہ ہوتا رہا۔

(۱۰) نئی حکمت عملی میں مقتدرہ کی متعدد المراكز تشکیل درج ذیل صورت میں کی گئی:

(۱) مرکز المراكز: اس قطب کو چار سطحوں میں قائم کیا گیا:

(۱)	مرکز المراكز	حقیقی
(۲)	مرکز المراكز	مجازی
(۳)	مرکز المراكز	قائم مقام
(۴)	مرکز المراكز	متبادل

(۲) مرکز اصلی: کبھی کبھی ضرورتاً اس قطب میں بھی دو سطحیں قائم کی گئیں:

(۱)	مرکز اصلی	حقیقی
(۲)	مرکز اصلی	متجانبی

(۳) مرکز عملی: کبھی کبھی بلکہ اکثر ضرورتاً یا حاجتاً اس قطب میں دو یا اس سے زائد سطحیں قائم کی گئیں:

(۱)	مرکز عملی	
(۲)	مرکز عملی	قائم مقام
(۳)	مرکز عملی	اضطراری

(۴) مزبج / مزبج حرکی: مزبج حرکی وہ مقام یا خطہ ہے جہاں اضطرار (Emergency) یا تعویق (Retardation) کی صورت میں پس پناہ (Retreat) ہو کر سکونت اختیار کی جائے۔ اور جہاں دس سالوں سے لے کر کئی صدی تک قیام کیا جائے۔

(۵) مامن / موامن خاموش: وہ مقامات ہوتے ہیں جہاں صدیوں تک خاموش زندگی گزاری جائے۔

(۱۱) سن 70 عیسوی سے مرکز المراكز حقیقی اور مرکز المراكز مجازی دونوں ہی مفقود اور

صرف تصور رہے۔ 1948 میں ہر چند کہ جولت مدینت میں بدل دی گئی اور 1967 میں 'پہاڑی' بھی سر کر لی گئی لیکن بایں ہمہ کوہی مقتدرہ اب بھی اسے مرکز المراكز حقیقی حتی کہ مرکز المراكز مجازی اعلان کر دینے تک سے خائف ہے۔ لہذا کوہی مقتدرہ کا مرکز المراكز اب بھی مفقود ہے۔ چاند، سیارگان یا ستاروں میں کسی مامن یا موامن کی ہمہ دم جاری تلاش تا کہ وہاں

مرکز المراكز بنایا جائے ان کے اس خوف کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ کسی صورت بھی روئے ارض پر کوئی مقتدرہ کے مرکز المراكز کو برداشت نہیں کریں گے۔ اور بالآخر اسے تباہ کر دیں گے۔ کوئی مقتدرہ خوب جانتا ہے کہ اس بار کی تباہی کئی تباہی ہوگی۔

(۱۲) مقتدرہ کے مرکز کی بدلتی صورت حال:

(۱) عہدِ اول (571AD-70)

بابل		مرکز المراكز قائم مقام	(۱)
عراق		مرکز اصلی	(۲)
رومی سلطنت کے علاقے	(۱)	مرکز عملی	(۳)
ساسانی سلطنت کے علاقے	(۲)		
جزیرۃ العرب، یمن، مصر بالخصوص علاقہ قبط		مرجع / مراجع حرکی	(۴)
ہندوستان، چین، افغانستان، حبشہ		مان / موازن خاموش	(۵)

(۲) عہدِ دوم (571-661AD):

بابل		مرکز المراكز قائم مقام	(۱)
عراق		مرکز اصلی	(۲)
جزیرۃ العرب (بالخصوص عراق عرب)	(۱)	مرکز عملی	(۳)
رومی سلطنت کے علاقے	(۲)		
ساسانی علاقے	(۳)		
یمن، مصر، علاقہ قبط		مرجع حرکی	(۴)

(۵) موامنِ خاموش	ہندوستان، چین، افغانستان، حبشہ، علاقہ تار
------------------	--

(۳) عہد سوم (661-1254AD):

(۱) مرکز المراکز قائم مقام	بابل
(۲) مرکز اصلی	عراق
(۳) مرکز عملی	(۱) عالم اسلام
	(۲) رومی و باز نطنی علاقے
	(۳) علاقہ خضر (بلغاریہ)
(۴) مراجع حرکی	(۱) یمن
	(۲) مصر
	(۳) ایران
	(۴) علاقہ قبط
	(۵) قفقاز
(۵) موامنِ خاموش	ہندوستان، چین، افغانستان، حبشہ، علاقہ تار، منگولیا، افریقہ، ایشیاء، مشرق بعید، اور بحر متوسط کے سواحلی شہر

(۴) عہد چہارم (1254-1500AD):

ونیس (Venice)		مرکز المراكز قائم مقام	(۱)
یورپ کے ساحلی علاقے یونان تا اندلس۔		مرکز اصلی	(۲)
یورپ کے مشرقی علاقے بالخصوص بلقان اور علاقہ سلاوا۔		مرکز عملی	(۳)
	(۱) یمن	مراجعہ حرکی	(۴)
	(۲) مصر		
	(۳) ایران		
	(۴) عراق		
	(۵) قفقاز		
	(۶) ترکی		
	(۷) شام		
	(۸) علاقہ کرونستان		
	(۹) افغانستان		
	(۱۰) ترکستان		

ہندوستان، چین، ایران، افغانستان، ترکستان، حبشہ، تاتارستان، ازبکستان، آرمینیا، گرجستان (جارجیا)، کرغزستان، روس، منگولیا، منچوریا، ایشیا، افریقہ اور بحر روم کے جنوبی سواحل		موامنِ خاموش	(۵)
---	--	--------------	-----

(۵) عہدِ پنجم (1500-1730 AD):

بوڈاپسٹ (Budapest) علاقہ سلاوا، ولنا (Vilna)		مرکز المراكز قائم مقام	(۱)
مشرقی یورپ		مرکز اصلی	(۲)
اسپین، پرتگال، ہالینڈ، ترکی	(۱)	مراكز عملی	(۳)
فرانس، برطانیہ	(۲)		
امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا، ایران، روس، آرمینیا، گرجستان عراق، یمن، مصر، مراکش، الجزائر،		مراجع حرکی	(۴)
مصر، عراق، یمن، ایران، افغانستان، ہندوستان، چین، منگولیا، منچوریا، مشرقِ بعید، مغربی افریقی سواحل، بحر رومی افریقی سواحل		موامنِ خاموش	(۵)

(۶) عہد ششم (1730-1914AD):

بوڈاپسٹ، وین، باسل، وینیا، مشرقی یورپ		مرکز المراكز قائم مقام	(۱)
مشرقی یورپ	(۱)	مرکز اصلی	(۲)
علاقہ جرمنی و پرشیا	(۲)		
برطانیہ	(۱)	مراكز عملی	(۳)
فرانس، ہالینڈ	(۲)		
اسپین، پرتگال	(۳)		
ترکی، بلقان	(۳)		
امریکہ، آسٹریلیا، چین، روس، ایران، عراق، آرمینیا، گرجستان، ترکستان، کرغزستان، ازبکستان، قفقاز، تاتارستان، کردستان، یمن، مصر، مراکش، الجزائر، جنوبی افریقہ، روڈیشیا، سنگھائی آذربائیجان۔		مراجع حرکی	(۴)

(۵) موامن خاموش	مصر، عراق، ايران، افغانستان، ہندوستان، وسطی ایشیا، منگولیا، منچوریا، کوریا، مشرقِ بعید، چین (بالخصوص شنگھائی، ہانگ کانگ)، جاپان، برما، مغربی افریقی سواحل، بحر رومی افریقی سواحل
-----------------	---

(۷) عہدِ ہفتم (1914-1941AD):

(۱) مرکز المراكز قائم مقام	برطانیہ
(۲) مرکز اصلی	(۱) امریکہ
	(۲) ناروے، سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ، سوئزر لینڈ،
	(۳) شنگھائی، جنوبی افریقہ، روڈیشیا،
(۳) مراکز عملی	(۱) برطانیہ
	(۲) امریکہ، فرانس، ہالینڈ، سوویت یونین
	(۳) یورپی ممالک

<p>آسٹریلیا، کناڈا، چین، روس، ایران، عراق، آرمینیا، فلپائن، منگولیا، کوریا، انڈونیشیا، ملائیشیا، برما، تھائی لینڈ، ویت نام، افریقہ کے بیشتر ممالک، شنگھائی، گرجستان، ترکستان، کرغزستان، ازبکستان، قفقاز، تاتارستان، کردستان، عدن، زنجبار، کینیا، ہندوستان، آذربائیجان،</p>		<p>(۴) مراجع حرکی</p>
<p>مصر، عراق، ایران، افغانستان، ہندوستان، وسطی ایشیا، منگولیا، منچوریا، کوریا، مشرق بعید، چین (بالخصوص شنگھائی، ہانگ کانگ)، برما، مغربی افریقی سواحل، بحر رومی افریقی سواحل</p>		<p>(۵) موامن خاموش</p>

(۸) عہد ہشتم (1914-2004 AD):

مدینت (غیر تسلیم شدہ)		(۱) مرکز المراكز نیم مجازی
برطانیہ	(۱)	(۲) مرکز المراكز قائم مقام
امریکہ	(۱)	(۳) مرکز اصلی
روس	(۲)	

ناروے، سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ، سوئٹزرلینڈ،	(۳)		
شنگھائی، ہانگ کانگ، کوریا، جنوبی افریقہ، روڈیشیا (موجودہ زمبابوے)، آسٹریلیا،	(۴)		
برطانیہ	(۱)	مراکز عملی	(۴)
امریکہ، سوویت یونین اور اب روس، فرانس، ہالینڈ، جرمنی، جاپان، تائیوان، ارجنٹائن، برازیل، میکسیکو، چیلی، بونیزویلا، تونس، یوکرین، بیلاروس، ترکی	(۲)		
عوامی جمہوریہ چین	(۳)		
یورپی ممالک	(۴)		
ہندوستان	(۵)		

<p>آسٹریلیا، کناڈا، چین، روس، عراق، آرمینیا، فلپائن، جاپان، منگولیا، کوریا، انڈونیشیا، ملائیشیا، ہندوستان، برما، تھائی لینڈ، ویت نام، افریقہ کے بیشتر ممالک، شنگھائی، گرجستان، ترکستان، کرغزستان، ازبکستان، تاجکستان، آذر بائیجان، قفقاز، تاتارستان، کروشیا، عدن، تیزانیہ، کینیا، قازقستان،</p>		(۵) مراجع حرکی
<p>ایران، عراق، افغانستان، ہندوستان، وسطی ایشیا، منگولیا، منچوریا، کوریا، چین، مشرقِ بعید، برما، مغربی افریقی سواحل، بحرِ رومی سواحل</p>		(۶) موامن خاموش

(۱۳) تاریخ میں یہ بات مسلسل دیکھی گئی ہے کہ کوئی مقتدرہ کی صورتِ حال ہمیشہ بدلتی رہی ہے۔ چنانچہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان تبدیلیوں کے آخر کیا اسباب ہوا کرتے ہیں؟ مقتدرہ کے تحت مراکز، مراجع اور موامن کی تبدیلی حواث کے نہایت دقیق اور مبسوط تجزیہ اور پیش آنے والے حالات و کوائف کی دقیق اور مبسوط تفکیر، تدبیر اور ان کی منصوبہ بندی کے ساتھ ہوتی رہی ہے۔ کوئی مقتدرہ 1554 سے رفتہ رفتہ غلطیوں سے خالی اور Fool Proof منصوبہ بندی کرنے میں اب یدِ طولیٰ حاصل کر چکا ہے۔ یہی صورتِ حال ان منصوبوں کی تعمیل کی ہے۔ چنانچہ تجزیہ، تفکیر، تدبیر اور تعمیل ہر سطح پر اب کوئی مقتدرہ 001 فیصد امکان غلطی کی حد

تک یہ طویل حاصل کر چکا ہے۔

(۱۳) مراکز کی تبدیلی کے اسباب: عام طور پر مراکز کی تبدیلی دقیق غور و فکر کے ساتھ طویل المدت تبدیلی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس تبدیلی کے بطور خاص چار اسباب یا محرکات ہوتے ہیں:

- (۱) جب کوئی مراکز خارجی یعنی معاندانہ ضرب سے غیر مستحکم ہو جائے،
- (۲) جب وہ علاقہ جہاں کوئی مراکز قائم ہیں کسی دیگر سبب یا اسباب سے عدم استحکام کا شکار ہو جائے،
- (۳) جب کوئی مقتدرہ کے عزائم میں زیادہ استحکام آنے کے سبب افقی توسیعی تبدیلی ہو جائے،
- (۴) جب کوئی مقتدرہ کے عزائم میں زیادہ استحکام آنے کے سبب عمودی توسیعی تبدیلی ہو جائے۔ افقی توسیعی تبدیلی غیر معمولی بات ہوتی ہے جہاں تک عمودی توسیعی تبدیلی کی بات ہے یہ نہایت غیر معمولی اور نادر تاریخی بات ہوا کرتی ہے۔

عظیم تبدیلی

(۱) کوہنہ مقتدرہ 20 جنوری 1961 سے ایک عظیم تبدیلی (Great Shift) سے دو چار ہو کر ایک عبوری دور سے گزر رہا ہے اور 2004 میں وہ اپنے نقطہ انقطاع (Point of Split) پر پہنچ چکا ہے۔

(۲) لیکن اس تناظر میں پائی جانے والی سب سے خطرناک اور افسوس ناک بات امت مسلمہ کی اس حوالے سے عدیم المثال بے خبری ہے جس میں اس کی قیادت حکمران، علماء، مشائخ، دانشوران اور اعیان معاشرہ نے اسے مبتلا کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر امت مسلمہ نے اس قیمتی اور نادر موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا تو یہ عبوری دور عن قریب گزر جائے گا۔

(۳) کوہنہ مقتدرہ کی اس عظیم تبدیلی کا آغاز اس وقت ہوا جب پہلی بار ایک رومن کیتھولک عیسائی ————— جان فٹ جیرالڈ کینیڈی (John Fitzgerald Kennedy) ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ) (USA-Pseudo-structure) کے صدر بن جانے اور اس کی ذمہ داریاں سنبھال لینے میں کامیاب ہو گیا۔ کوہنہ مقتدرہ کے لئے یہ حادثہ عظیم تھا۔

(۴) اس واقعہ کی حقیقی تفہیم کے لئے ان دو واقعات کا ذکر ضروری ہے جنہوں نے عیسائی دینا میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ یہ دو واقعات دو مشہد ہیں۔ پہلے مشہد کا ظہور

اغلباً 1899 میں ہوا اور دوسرے کا 1917 میں۔

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ دونوں مشہد دراصل ربانی القاء عام تھے۔ عیسائی دنیا چونکہ بیدار اور مراقب تھی اس لئے اس نے اسے دیکھا بھی اور اپنے علم و فہم کے مطابق اس کا مفہوم بھی لینے میں کامیاب ہوئی۔ اس وقت کی امت مسلمہ محمدیہ کی پوری قیادت — حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ والرضوان کو چھوڑ کر — تقریباً سارے حکمران، سارے علماء، سارے مشائخ، سارے دانش وران اور سارے اعیان معاشرہ — قرآن و سنت رسول اللہ ﷺ سے کھلم کھلا انحراف کرتے ہوئے اور سارے اخبار و آثار کی مراقبت سے یکسر بے پرواہ ہو کر غفلت کی موت نمائند میں خراٹے لے رہی تھی لہذا وہ اسے دیکھنے اور سمجھنے سے قاصر رہی کہ ملاء اعلیٰ سے خلافت اسلامیہ کے خاتمے اور ظہور دجال اکبر کی خبر دی جا رہی ہے۔

پہلا مشہد: وٹیکن (Vatican) میں 1899 عیسوی کی آخری اجتماعی عبادت کی امامت کرتے ہوئے دوران خطبہ پوپ لیو سیزو ہم (Pope Leo XIII 1878-1903) اچانک خاموش اور وارفتہ (Transfix) ہو گئے۔ بعد میں انہوں نے اپنے چند قریب ترین کارڈینلوں کو اس کی حقیقت بتائی جو پچاس سے زائد سالوں تک ان کارڈینلوں کے سینے میں مخفی رہی۔ یہ مشہد اللہ تعالیٰ اور ابلیس کے مکالمہ پر مشتمل تھا جس میں ابلیس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اس معمم ارادہ کا اظہار کیا کہ وہ آئندہ ایک سو سال تک اپنے ہدف کے حصول میں اپنی ساری طاقت جھونک دے گا اور اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اگر وہ ایسا کرنا چاہتا ہے تو یہ بھی کر دیکھے۔ یہ مشہد روئے زمین پر بالآخر فساد فی الارض پھیلا دینے کا واضح اشارہ تھا۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) Stefano M. Paci: "Leo XIII" Diabolical

Vision; 30 Days (December-1990) 52-53.

(2) John J. Nicola: Diabolical Possession and Exorcism (Rockford, Ill. Tan Books, 1974.

(۶) دوسرا مشہد: پرتگال (Portugal) کے فاطمہ (Fatima) نامی مقام پر مئی تا اکتوبر 1917 عیسوی کے دوران چھ بار تین بچوں کو حضرت مریم علیہا السلام کا مشہد عام ہوا جن میں انہوں نے تین پیغامات دیئے جس میں تیسرا پیغام نہایت اہم تھا۔ آپ نے فرمایا:

”میں آئی ہوں تاکہ (رب العزت سے) روس کو اپنے قلب بتول کی طرح پاک کرنے کی دعا کروں.....“۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) Vatican Decree on Jacinta and Francisco Marto. Rome, Italy: Congregation for the causes of the Saints, May 13, 1989.

(2) Ann Ball: Modern Saints. Rockford, Ill: Tan Books, 1983.

(۷) یہ وہ دو مشہد تھے جنہوں نے آنے والے دنوں میں پوری دنیا کے عیسائیوں اور بالخصوص رومن کیتھولک عیسائیوں کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ چنانچہ پوری عیسائی دنیا اپنے ذہن و فکر کے اعتبار سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے استقبال کے لئے تیار ہونے لگی۔

(۸) عیسائی دنیا میں یہ انقلاب دو راستوں سے آگے بڑھنے لگا جس کی روح رواں کیتھولک چرچ تھا۔

(الف) انقلاب کی پہلی راہ تھی — کوکبی مقتدرہ کے ذریعہ گزشتہ ایک ہزار سال میں مذہبی، مسلکی اور مشربی عنوانات سے منقسم اور درہم برہم کی گئی عیسائی دنیا میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش جسے (Ecumenism) کہا جاتا ہے۔

(ب) انقلاب کی دوسری راہ تھی — حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے استقبال کے لئے عیسائی جسد اور قلوب کی تیاری۔ اس ہمہ جہتی کوشش کے کئی پہلو ہیں جن میں ایک پہلو اوپس ڈائی (Opus Dei) کا رخدا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) Tertio Millennio Adveniente.

(2) Catechism of the Catholic Church.

(3) Unitatis Redintegratio.

(4) Lumen Gentium.

(5) Ralph Martin: The Catholic Church At the

End of An Age: Ignatius Press, California, US,

1994).

(۹) کوکبی مقتدرہ میں ۹ نومبر 1960 کو اس وقت زلزلہ آ گیا جب سینٹر کینیڈی امریکہ

کے صدر منتخب ہو گئے اور 20 جنوری 1961 کو انہوں نے بحیثیت صدر ذمہ داریاں سنبھال

لیں۔ 20 جنوری 1961 کے بعد دنیا میں اور بالخصوص امریکہ میں جو کچھ ہونے لگا اس کا کوکبی

مقتدرہ نے خواب میں بھی تصور نہیں کیا تھا۔ یہ بات بالکل اچانک اور غیر معمولی طور پر ہو گئی

تھی۔

(۱۰) وہ معرکہ یہودیت و عیسائیت جس میں یہودیت نے گزشتہ پانچ سو سالوں کی

معرکہ آرائی کے بعد فتح پالی تھی اور عیسائیت پر پوری طرح غلبہ پالیا تھا یکسر اچانک ایک نئے رنگ میں پھر بھڑک گیا۔ چنانچہ پانچ سو سالوں میں بظاہر مطیع (Tame) بنالی گئی عیسائیت اب کوکبی مقتدرہ کے لئے ناقابل اعتبار ہو کر خطرناک بلکہ مہلک ہو گئی۔

(۱۱) کوکبی مقتدرہ کے لئے یہ حادثہ پیچیدہ تناظر کا نتیجہ اور اتنے وسیع و عمیق مضمرات و عواقب کا حامل تھا کہ اسے اپنے پورے منصوبہ کے لئے از سر نو تجزیہ و تحلیل کی ضرورت پیش آئی جسے اس نے پوری روئے ارض پر اپنی ساری قوتوں کو یکجا کر کے کیا۔ اور ایک عظیم منصوبہ بندی کے ساتھ پھر میدان میں آ گیا۔ 1934 کے بحران کی آگہی اس مقتدرہ کو تھی اور اس نے اس کی پیش بندی کے اقدامات پہلے سے کر لئے تھے۔

(۱۲) 1934 کے تناظر میں صرف اتنی پیش بندی کافی سمجھی گئی تھی کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اقتدار اعلیٰ کو باضابطہ طور پر دو بالکل جدا ٹکڑوں میں منقسم کر دیا جائے یا یوں کہا جائے کہ اقتدار اعلیٰ کے دو اسٹرکچر بنا دیئے جائیں پہلا: شاکلہ (Structure) دوسرا: نیم شاکلہ (Pseudo-Structure)۔

(۱۳) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں شاکلہ (Structure) ایک غیر مَرئی باڈی کا نام ہے جو خالصتاً کوکبی مقتدرہ رہا ہے۔ یہی وہ مقتدرہ ہے جس کا ذکر نمبر 16 (صفحہ ۶۱) میں آیا ہے۔ یہی باڈی کوکبی مقتدرہ کی سب سے اعلیٰ ترین تعمیلی باڈی ہے۔ اسی مقتدرہ کا نام ریاستہائے متحدہ امریکہ (شاکلہ) ہے۔

(۱۴) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں نیم شاکلہ (Pseudo-Structure) ایک مَرئی باڈی کا نام ہے۔ جس کا ذکر نمبر 65 (صفحہ ۶۶) میں آیا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا صدر اسی مقتدرہ کا صدر ہوتا ہے۔

(۱۵) اس راز سے واقف افراد خوب جانتے ہیں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ نیم
شاکلہ (US-Pseudo-Structure) کا صدر ریاستہائے متحدہ امریکہ:
شاکلہ (US-Structure) کے رئیس کے سامنے اتنی قوت بھی نہیں رکھتا جتنی کسی صدر مملکت
کے سامنے ایک تھانہ دار۔

اس پیرایہ اظہار کا وہ مفہوم نادرست ہوگا جب کوئی یہ گمان کر لے کہ مذکورہ جملے کا مطلب
یہ ہے کہ صدر امریکہ کسی کمزور انسان کا نام ہے۔ نہ صدر امریکہ کمزور انسان کا نام ہے اور نہ
ریاستہائے متحدہ امریکہ نیم شاکلہ ایک کمزور ملک۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ نیم شاکلہ دنیا کا
سب سے مضبوط ملک ہے اور اس کا صدر دنیا کا سب سے زیادہ قوت رکھنے والا صدر ہے۔ اس
پیرایہ اظہار کا درست مفہوم یہ ہے کہ وہ مقتدرہ کیسی قوت قاہرہ کی حامل قوت کا نام ہے جس
کے سامنے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے صدر کی اتنی بھی حیثیت نہیں جتنی ایک
تھانیدار کی ہوتی ہے۔ مزید معلومات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Gustavus Meyers: History of the Great
American Fortunes.

(2) The Iron Tringle: Inside the Secret World of
the Carlyle Group: John Wiley & Sons, Hoboken).

(3) The Politics of War: Harper & Row, New
York.

(4) The Politics of Heroin in South East Asia,
Lawrence Hill Books, Brooklyn.

(5) Catherine Austin Fitts & Daniel Armstrong:

The Real Deal About Enron.

(6) Steven M. Greer: Disclosure:

(۱۶) ریاستہائے متحدہ امریکہ (شاکلہ) اور ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ) کے ادارے بعض معاملات میں بالکل الگ الگ اور بعض معاملات میں عمودی اور افقی طور پر مجاورانہ ہوتے ہیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ (شاکلہ) کے بعض شعبے ایسے بھی ہیں جن کی نیم شاکلہ کو نہ خبر ہے نہ جن سے متعلق کسی کو حتیٰ کہ صدر مملکت کو استفسار کی اجازت۔ مین ہٹن پروجیکٹ (Manhattan Project) جس کے تحت ایٹم بم اور ہائڈروجن بم بنائے گئے 1948 سے قبل تک اور پروجیکٹ اور ایون (Project Orion) جس کے تحت خلائی تحقیقات ہوئیں 1958 سے قبل تک شاکلہ کے شعبے تھے اور ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ) کے اقتدار اعلیٰ کو بھی خبر تھی نہ اس سے متعلق استفسار کی اجازت۔

(۱۷) 20 جنوری 1961 کا بحران 1934 کے بحران سے ہزاروں گنا بڑا بحران تھا چنانچہ کوہی مقتدرہ نے چار اقسام کے منصوبے تیار کر لئے اور ان کی تعمیل فی الفور شروع ہو گئی۔
منصوبوں کی قسمیں درج ذیل تھیں:

Crisis Management	اضطراری منصوبہ	(۱)
Crash Programming	فوری منصوبہ	(۲)
Short Term Planning	قلیل مدتی منصوبہ	(۳)
Perspective Planning	طویل مدتی منصوبہ	(۴)

(۱۸) اضطراری منصوبہ (Crisis Management): اضطراری منصوبہ کے تحت

فوری کارروائی مطلوب تھی چنانچہ اس منصوبہ کے تحت مبینہ طور پر صدر کینیڈی کے قتل کا فیصلہ کر لیا

گیا۔ باخبر حلقوں کے مطابق اس فیصلہ کے بعد قتل، منہج قتل، قاتل، صورت قتل اور کامیابی و ناکامی برد و صورت میں عواقب و مضمرات کا سامنا کرنے کی دقیق اور غیر معمولی منصوبہ بندی کی گئی۔ چونکہ یہ معاملہ اتنا پیچیدہ اور ایسے مضمرات و عواقب کا حامل تھا کہ کوئی مقتدرہ نے اس کے لئے ایک تاریخی اور روایتی طریقہ اختیار کرتے ہوئے مبینہ طور پر ایک تاریخی سودا کیا۔

(۱۹) وہ تاریخی سودا تھا مبینہ طور پر عوامی جمہوریہ چین (PRC) کو اس مہم کے لئے آمادہ کرنا اور اس کی پہلی قسط کے بطور ایٹم بم بنانے میں مطلوب ہر شے کی فراہمی اور کام ہو جانے پر ہائیڈروجن بم بنانے میں مطلوب ہر شے کی فراہمی اور ہر دو صورت میں منفی عواقب سے محفوظ رکھنے کا وعدہ۔ منصوبہ کے اگلے حصے کے مطابق دوسری جانب صدر امریکہ کو اس کی اطلاع دینا کہ عوامی جمہوریہ چین جوہری بم بنا رہا ہے اور اس پر دباؤ کہ امریکہ چین کو ایسا کرنے سے بہر حال روکے۔

(۲۰) چنانچہ باخبر حلقوں کے مطابق یہ کام منصوبہ کے عین مطابق پورا کر لیا گیا۔ امریکی صدر جان ایف کینیڈی 22 نومبر 1963 کو ڈلاس، ٹیکساس (Dallas-Texas) میں قتل کر دیئے گئے۔ قاتل موقعہ واردات پر قتل کر دیا گیا۔ قاتل کا قاتل گرفتار ہوا اور چند ہی دنوں کے اندر جیل میں قتل کر دیا گیا۔ آں دفتر راگاؤ خورد و گاؤ راقصاب برد و قصاب در راہ مرد۔ اس طرح صدر کینیڈی کا قتل ایک راز بن کر رہ گیا۔ 16 اکتوبر 1964 کو عوامی جمہوریہ چین نے پہلا ایٹمی دھماکہ کیا۔ 9 مئی 1966 کو پہلا تھرمنو نیوکلیر ڈیوائس (Thermo-nuclear Device) کا اور 17 جون 1967 کو باضابطہ ہائیڈروجن بم کا پہلا دھماکہ کامیابی سے کر لیا گیا۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Warren Bass: Support Any Friend: Oxford

University Press, 2003.

(2) Michael Collins Piper: Final Judgement.

(3) Rajinder Puri: "The day that will change the

world", in National Review, Vol. 2. No.9.

(۲۱) فوری منصوبہ (اول) (Crash Programming I): فوری منصوبہ (اول)

کے تحت پوری دنیا کو متعدد الابعاد جنگی بحران (Multiple War Crisis) میں مبتلا کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا جس کے رو سے کم از کم چار بڑے جنگی بحران پیدا کر دیئے گئے جن میں منصوبہ میں شامل متعلقہ فریق ہر دو جانب سے جکڑ لئے گئے۔ یہ چار بحران تھے:

(۱)	امریکہ۔ کیوبا۔ روس۔ بحران۔	یہ بحران اکتوبر 1962 میں اپنے عروج پر پہنچا دیا گیا۔
(۲)	چین۔ ہندوستان۔ بحران۔	یہ بحران اکتوبر اور نومبر 1962 میں اپنے عروج پر پہنچا دیا گیا۔
(۳)	یونان۔ قبرص۔ ترکی۔ بحران۔	یہ بحران فروری 1964 میں اپنے عروج پر پہنچا دیا گیا۔
(۴)	امریکہ۔ ویت نام۔ بحران	اس بحران کا آغاز جولائی 1964 میں کر دیا گیا۔

(۲۲) فوری منصوبہ (Crash-Programming II): فوری منصوبہ (دوم) کے

تحت ساری دنیا میں سیاسی عدم استحکام لا دیا گیا یا عدم استحکام پیدا کرنے کی کوشش ہوئی۔ اس عنوان کے تحت قابل ذکر علاقے درج ذیل ہیں:

(۱) عراق۔ 8 فروری 1963 کو عراق کی حکومت کا تختہ پلٹ دیا گیا اور جنرل قاسم کو گولی ماری گئی۔

(۲) شام۔ 8 مارچ 1963 کو شام کی حکومت کا تختہ پلٹ دیا گیا۔

(۳) ملائیشیا، انڈونیشیا۔ 16 ستمبر 1963 کو ملائیشیا وجود میں آیا اور 17 ستمبر سے ملائیشیا اور انڈونیشیا کے مابین جنگی بحران پیدا کر دیا گیا۔

(۲۳) فوری منصوبہ (سوم) (Crash Programming III): فوری

منصوبہ (سوم) کے تحت امریکہ میں خانہ جنگی کی صورت پیدا کر دی گئی۔ چنانچہ یہ بحران 28 اگست 1963 کو واشنگٹن میں ”عظیم نیگرو آزادی مارچ (Great Negro Freedom March) کی صورت میں سامنے آیا۔

(۲۴) قلیل مدتی منصوبہ بندی (Short-Term Planning):

قلیل مدتی منصوبہ بندی کے تحت پوری دنیا میں درج ذیل عنوانات کے تحت لا تعداد منصوبے روبہ عمل لائے جانے لگے۔ جن کا شمار فرداً فرداً کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔

(۱) قتل و غارتگری (Killings & Loot):

اس عنوان کے تحت ساری دنیا میں ہر طرح کے قتل اور غارتگری کو ہوا دی گئی۔

(۲) افراتفری (Chaos):

اس عنوان کے تحت ساری دنیا میں سیاسی، معاشرتی، معاشی اور انتظامی افراتفری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

(۳) معاشی بد حالی (Economic Disorders & Disturbances):

اس عنوان کے تحت ساری دنیا میں معاشی بد حالی پیدا کی گئی۔

(۴) فوجی انقلابات (Army Coup-de-etat):

اس عنوان کے تحت بیشتر علاقوں میں کامیاب و ناکام انقلابات لانے کی کوشش کی گئی۔

(۵) معاشرتی ابا حیت (Societal Permissiveness):

اس عنوان کے تحت پوری دنیا میں تہذیبی، تمدنی اور ثقافتی طور پر ایسے رجحانات پھیلانے گئے جن سے معاشرہ میں ابا حیت اور افراتفری پیدا ہو جائے۔ معاشرتی ابا حیت کے یہ وہ رجحانات تھے جنہوں نے پوری دنیا کو بالآخر ستر کی دہائی میں اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جن کی شکلیں ہیپیزم (Hippism) اور پاپ (Pop) وغیرہ کی صورت میں سامنے آئیں۔ ساری دنیا میں اب تک ڈرگ کلچر (Drug Culture) بھی اسی کی ایک شکل ہے۔ انیسویں صدی میں چین، ایران سمیت ساری دنیا میں تمباکو اور افیون کو کبھی مقتدرہ کے آزمودہ ہتھیار تھے جن کو بیسویں صدی کے نصف آخر میں ڈرگ کلچر (Drug Culture) کے نام سے از سر نو استعمال کیا گیا۔

طویل مدت منصوبہ بندی

(۱) کوئیکی مقتدرہ کا طویل مدتی منصوبہ (Perspective Planning) انقلابی، بنیادی، وسیع الاطراف، وسیع الابعاد اور آنے والے زمانے میں پوری تاریخ انسانی کے رخ کو تبدیل کر دینے والا تھا۔ طویل مدتی منصوبہ کا ایسا فیصلہ صدیوں بعد لیا جاتا ہے۔ اس عاجز کے اندازہ کے مطابق اس طویل مدتی منصوبہ پر اگر پوری تندی سے عمل درآمد کیا جائے تو کوئیکی مقتدرہ جیسی قوت قاہرہ کو بھی کارآمد ڈھانچہ بنانے میں کم از کم پچاس سال لگیں گے۔

(۲) طویل مدتی منصوبہ بندی کے تحت کوئیکی مقتدرہ نے چار بنیادی فیصلے لئے جو درج

ذیل ہیں:

(۱) کوئیکی مقتدرہ کے لئے عمودی اور ناقابل تسخیر قوت اور ناقابل مقاومت غلبہ عظیم کی صلاحیت کا حصول کا فیصلہ —

(۲) آئندہ کے مرکز اصلی و عملی کے حوالے سے تعمیر نو (Construction) اور موجودہ کے حوالے سے انہدام (Disruption) کا فیصلہ اور ان فیصلوں کے تحت تعمیر نو اور انہدام کا آغاز —

(۳) مزاحم قوت کی مسلسل تخویف کا فیصلہ —

(۴) یہودیت۔ عیسائیت معرکہ آرائی کو اسلام — عیسائیت معرکہ آرائی میں

بدل دینے کا فیصلہ —

(۳) چنانچہ اس طویل مدتی منصوبہ کے تحت سب سے پہلے ”مسلل تخویف“ (Continuous Frightening) کی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔ مسلل تخویف سے مراد ہے کوہکی مقتدرہ کے ذریعہ ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ) کے صدر کو ناقابل بیان ”مسلل خوف“ میں مبتلا رکھنا تاکہ وہ:

(۱) ہمیشہ کوہکی مقتدرہ کے حکم کی تعمیل کرتا رہے — اور

(۲) کوہکی مقتدرہ کے سامنے سرتابی یا اس کی خلاف ورزی کی جرأت نہ

کرے —

تا وقتیکہ کوہکی مقتدرہ کے طویل مدتی منصوبہ کے دو بنیادی امور یعنی عمودی اور ناقابل تسخیر قوت اور ناقابل مقاومت غلبہٴ عظیم کی صلاحیت کے حصول اور تعمیر نو اور انہدام کے کام پورے نہ ہو جائیں۔

(۴) چنانچہ اس ”مسلل تخویف“ کے تحت لنڈن بی جانسن (1963-69)، رچرڈ ایم

نکسن (1969-74)، جیرالڈ آر فورڈ (1974-77)، جیمی کارٹر (1977-81)، رونالڈ

ریگن (1981-89)، جارج ایچ ڈبلیو بش (1989-93)، ولیم جے کلنٹن (1993-2001) اور

جارج ڈبلیو بش (2001-2004) ڈرائے اور خوفزدہ کئے جاتے رہے ہیں۔ ان میں سب

سے زیادہ ڈرائے جانے والے صدور میں جانسن (Johnson)، نکسن (Nixon)،

کارٹر (Carter) اور کلنٹن (Clinton) گزرے ہیں۔ سب سے زیادہ ڈر جانے والوں

میں جانسن، نکسن اور فورڈ ہوئے۔ تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوہکی مقتدرہ کی جانب سے

کی جانے والی اس مسلل تخویف کو سب سے زیادہ resist کرنے والے جارج ایچ ڈبلیو بش

اور جارج ڈبلیو بش ثابت ہوئے۔

(۵) کوہی مقتدرہ کے طویل مدتی منصوبہ کی دوسری شق عمودی اور ناقابل تسخیر قوت اور ناقابل مقاومت غلبہ عظیم کی صلاحیت کے حصول کے لئے دو کاموں کا آغاز کیا گیا:

(۱) دنیا کی تمام قوموں اور دنیا کے تمام ملکوں کو قوت کے بڑھانے، قوت کو برقرار رکھنے، سائنسی اور تکنیکی بطور خاص عسکری تحقیق کرنے سے روک دینا اور چھوٹی قوموں اور عالمی قوتوں بالخصوص امریکہ اور روس کو تخفیف اسلحہ، کے کوہی منصوبوں SALT, NPT, CTBT وغیرہ کو مان لینے کے لئے مجبور کرنا۔

(۲) کوہی مقتدرہ کے لئے عمودی اور ناقابل تسخیر قوت اور ناقابل مقاومت غلبہ عظیم کی صلاحیت کے حصول کے لئے درج ذیل پروگراموں کو پوری قوت سے آگے بڑھانا:

(Lunar Exploration)	قمری مہم	(۱)
(Inter Planetary Exploration)	بین سیارگانی مہم	(۲)
(Inter-Stellar Exploration) — اور	بین ستارگانی مہم	(۳)
(Inter-Galactic Exploration)	بین کہکشانی مہم	(۴)

(۶) کوہی مقتدرہ کے طویل مدتی منصوبہ کی تیسری شق ”تعمیر نو کا فیصلہ اور تعمیر نو اور انہدام“ کے تحت درج ذیل فیصلے لئے گئے۔

(الف) تعمیر نو (Construction) کا فیصلہ: اس فیصلہ کے تحت کوہی مقتدرہ کے لئے دو نئے مراکز اصلی اور عملی کی تعمیر کئے جانے کا آغاز کر دیا گیا۔

(ب) انہدام (Disruption) کا فیصلہ: اس فیصلہ کے تحت کوہی مقتدرہ کے اب تک چلے رہے دو بنیادی مراکز اصلی اور عملی کو ڈھا دینے اور وہاں موجود ساری

تنصیبات اور اداروں کو نئے مراکز اصلی اور عملی میں منتقل کر دینے کا آغاز کر دیا گیا۔
 (۷) تعمیر نو (Construction) کے تحت کوہی مقتدرہ کے مراکز اصلی اور مراکز عملی کی حیثیت سے دو نئے خطوں کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ آئندہ پچاس سالوں میں بن کر تیار ہو جانے والے یہ دو مراکز ہیں:

(۱)	چین	(China) — اور
(۲)	نیا یورپ	(New Europe)

(۸) انہدام (Disruption) کے فیصلے کے تحت کوہی مقتدرہ کے مراکز اصلی اور مراکز عملی کی حیثیت سے کام کرنے والے دو بنیادی خطوں کو ڈھا دینے اور وہاں موجود تمام تنصیبات اور اداروں کو نئے مراکز میں منتقل کر دینے کا آغاز ہو گیا۔ آئندہ پچاس سالوں میں کھنڈ بن کر رہ جانے والے یہ دو خطے ہیں:

(۱)	سوویت یونین	(USSR) — اور
(۲)	ریاستہائے متحدہ امریکہ (نیم شاکلہ)	(US-Pseudo-Structure)

(۹) کوہی مقتدرہ کے طویل مدتی منصوبہ کی چوتھی شق کے تحت ایسی کوششوں کا آغاز کر دیا گیا جس کے نتیجے میں یہودیت۔ عیسائیت معرکہ آرائی اسلام۔ عیسائیت معرکہ آرائی میں بدل جائے۔

(۱۰) کوہی مقتدرہ کے ذریعہ ”عظیم تبدیلی“ کا تجزیہ، فیصلہ اور اس کے تحت ”مسلحہ تخویف“، کوہی مقتدرہ کے لئے عمودی اور ناقابل تسخیر قوت اور ناقابل مقاومت غلبہ عظیم کی صلاحیت کا حصول، ”تعمیر نو اور انہدام“ اور ”یہودیت۔ عیسائیت“ معرکہ آرائی کو اسلام۔ عیسائیت معرکہ آرائی میں تبدیل کر دینے کا آغاز ایک تاریخی تجزیہ، فیصلہ اور کارروائی

تھی جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ یہ عمل کتنا بڑا ہے اس کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس پورے منصوبے کے خاکے (Blueprint) اور تفصیلات (Details) اس عاجز کے علم، قیاس اور اندازے کے مطابق ایک لاکھ سے زائد مطبوعہ کتابوں اور دس لاکھ سے زائد غیر مطبوعہ دستاویزات میں پھیلے ہوئے ہیں جن کا احاطہ کرنا اس وقت امت مسلمہ میں موجود علمی صلاحیت کے لئے تقریباً ناممکن ہے۔ تاہم یہ عاجز اس خاکے (Blueprint) تک ”آسان رسائی“ کی ایک راہ کا پتہ لگانے میں کامیاب ہوا۔ لیکن بایں ہمہ اس کا احساس ہے کہ اس آسان راہ (Short-Cut Means) کا مطالعہ اور تجزیہ کرنا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

(۱۱) اس ”عظیم تبدیلی“ کے خاکے (Blueprint) کو جاننے کی آسان راہ ہے:

(۱) ہنری الفریڈ کیسنگر (Henry Alfred Kissinger-1923) کی زندگی کی ایک بار ایک ترین بات کا مطالعہ۔

(۲) ہنری الفریڈ کیسنگر کی ایک ایک مطبوعہ تحریر اور اس کے ایک ایک جملے کی باریکیوں پر غور۔

(۳) ہنری الفریڈ کیسنگر پر شائع ہونے والی اصلی (Original) کتابوں کا تجزیہ۔

(۴) ہنری الفریڈ کیسنگر کی یا اس پر شائع ہونے والی کتابوں پر مغربی ممالک کے عظیم اور اصلی ماہرین کے تبصروں کا تجزیہ۔

(۱۲) کوکبی مقتدرہ نے اس ”عظیم تبدیلی“ کے میدان کا آپریشن انچارج (Field Operation Incharge) جس شخص کو بنایا ہے وہ دراصل ہنری الفریڈ

کیسنگر ہیں۔ اس تعلق سے تین آراء کا ذکر بر محل ہوگا:

(الف) جان اہرنلچ مین (John Ehrlichman) نے لکھا:

"Henry and his wife are the tenders of a flame: the historical reputation of Dr Henry Alfred Kissinger, the Nobel laureate.....Anything else they do is incidental to that life's work. Lately, I'd guess, they are spending more and more time gathering fuel to keep the flame alive."

{John Ehrlichman, Witness To Power (1982)}

(ب) جان اسٹوسنگر (John Stoessinger) نے لکھا:

"When I first met Henry Kissinger I had a premonition that one day he might enter history. I think the world is a safer place today because of his courage and vision. It might even be a little better. No mortal man could ask for more."

{John Stoessinger, Henry Kissinger: The Anguish of Power, 1976.}

(ج) خود اس تعلق سے ہنری کیسنگر (Henry A. Kissinger) نے لکھا:

"Much as we deplore it, most major historical changes have been brought about to a greater or lesser degree by the threat or use of force."

{Henry A. Kissinger, The Necessity for Choice:
Prospects of American Foreign Policy (1961)}

(۱۲) ذیل میں ہنری کیسنگر کی چند اہم مطبوعہ کتابوں کی فہرست دی جاتی ہے:

(1) A World Restored: Metternich, Castlereagh and the Problems of Peace: 1821-22. Kissinger's Ph.D. Thesis written in 1954.

(2) Nuclear Weapons and Foreign Policy.

(3) The Necessity for Choice: Prospects of American Foreign Policy: 1961.

(4) The Troubled Partnership: A Reappraisal of the Atlantic Alliance:

(5) Problems of National Strategy: A Book of Readings (Editor).

(6) American Foreign Policy: Three Essays: W.W. Norton, New York, 1969.

(7) White House Years: Little, Brown: Boston, 1979.

(8) For the Record: Selected Statements, 1977-1980: Little, Brown: Boston, 1981.

(9) Years of Upheaval: Little, Brown: Boston, 1982.

(10) **Observations: Selected Speeches and Essays,**
1982-1984.

(11) **Diplomacy: Simon & Schuster, New York, 1994.**

(12) **Years of Renewal: Simon & Schuster, Inc,**
New York, 1999.

(13) **Does America Need a Foreign Policy?:
Toward a Diplomacy for the 21st Century: Simon &
Schuster, New York, 2001, 2002.**

(14) **Ending the Vietnam War: A History of
America's Involvement in and Extrication from the
Vietnam War:**

(15) **Crisis: The Anatomy of Two Major Foreign
Policy Crisis: Simon & Schuster, New York, 2003.**

(۱۳) ذیل میں ہنری کیسنگر پر چند اہم مطبوعات کی فہرست دی جاتی ہے:

(1) **David Landau: Kissinger: The Uses of Power:**
Houghton, Mifflin, Boston, 1972.

(2) **Marvin & Bernard Kalb: Kissinger: Little,
Brown, Boston, 1974.**

(3) **Warren Nutter: Kissinger's Grand Design:**
American Enterprise Institute, Washington, 1975.

(4) John Stoessinger: Henry Kissinger: The Anguish of Power: W.W. Norton, New York, 1976.

(5) Bruce Mazlish: Kissinger-The European Mind in American Policy: Basic Books, New York, 1976.

(6) John Ehrlichman: Witness to Power: Simon & Schuster, New York, 1982.

(7) Richard Nixon: RN-The Memoirs of Richard Nixon: Warner Books, New York, 1979.

(8) William Shawcross: Sideshow: Kissinger, Nixon and the Destruction of Cambodia: Simon & Schuster, New York, 1979.

(9) Seymour M. Hersh: The Price of Power: Kissinger in the Nixon White House: Summit Books, New York, 1983.

(10) Coral Bell: The Diplomacy of Detente: The Kissinger Era: Martin Robertson, London, 1977.

(11) Christopher Hitchen:

(12) Jussi Hanhimaki: The Flawed Architect: Oxford University Press, 2004.

(۱۳) ان مراجع کے یہاں درج کر دیئے جانے کے باوجود اس عاجز کا احساس ہے کہ جو حضرات کو کبھی اصطلاحات، رموز، مناہج اور اسلوب سے راست واقف نہیں ان کے لئے ان کے سطور اور بین السطور کا فہم تقریباً محال ہوگا۔

لہذا فہم کی سعت کو متجانبی طور پر عریض کرنے کے لئے درج ذیل مصنفین کی تصنیفات سے بھی استفادہ کرنا مفید مطلب ہوگا:

(۱) سیمویل پی ہنٹنگٹن (Samuel P. Huntington): اس معاملے میں ہنٹنگٹن ایک Legend ہیں تاہم ان کی چھ کتابیں کو کبھی منصوبوں کو سمجھنے میں معاون ہوئیں:

(1) The Soldier and the State: Cambridge: Harvard University Press, 1957.

(2) Political Order in Changing Societies: Yale University, New Haven, 1968.

(3) American Politics: The Promise of Disharmony: Harvard University Press, Cambridge, 1981.

(4) The Third Wave: Democratization in the Late Twentieth Century: University of Oklahoma Press, Oklahoma City, 1991.

(5) The Clash of Civilizations And The Remaking of World Order: Simon & Schuster, New York,

1996.

(6) Who are We?: America's Great Debate:
Simon & Schuster, New York, 2004.

Foreign Affairs کے زیر عنوان 'Creedal Passions'
September/October, 2004 میں شائع جواب الجواب کے ساتھ اس

کتاب کو پڑھنا مفید ہوگا۔

(۲) فرانس فوکویاما (Francis Fukuyama): فرانس فوکویاما اگرچہ بہن

ٹنگ ٹن کے مقابلے میں نوآموز ہیں لیکن ان کی نوآموزی ہی ان کی افادیت کا

اصل سبب ہے۔ اس تعلق سے بطور خاص فوکویاما کی تین کتابیں مفید مطلب

ہونگی:

(1) The End of History And The Last Man: The
Free Press, 1992.

(2) Our Posthuman Future: On Sequences of the
Biotechnology Revolution: Farrar, Straus and
Giroux, 2004.

(3) State Building: Governance and World Order
in the Twenty First Century: Cornell University
Press, 2004.

(۳) کارل سگن (Carl Sagan): کارل سگن اپنے آپ میں ایک تاریخ

ہیں۔ وہ کوبکی مقتدرہ میں عاجز کے نزدیک عباقرہ میں شمار ہوتے ہیں اور ہنری

الفریڈ کیسنگر سے زیادہ اعلیٰ منصب پر فائز رہے ہیں۔ کارل سگن کی درج ذیل کتابیں حالات کو سمجھنے میں بے حد معاون ہوں گی:

- (1) **Cosmos: Random House Inc. 1980.**
- (2) **Pale Blue Dot: Random House Inc. 1994.**
- (3) **Billions & Billions: Random House Inc. 1997.**

تعمیر و تشکیل

(۱) تعمیر نو (Construction) کے عنوان سے کوئبی مقتدرہ روئے ارض پر اپنے سب سے بڑے مرکز کی تعمیر ”چین“ (China) میں کر رہا ہے۔ تعمیر نو کا دوسرا خطہ ”نیا یورپ“ (New Europe) ہے جہاں تعمیر نو کی رفتار نسبتاً ست ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی حیثیت ذیلی ہے۔ لہذا آئندہ سطور میں تعمیر نو کے عنوان سے بنیادی طور پر چین کا ذکر ہوگا۔

(۲) کوئبی مقتدرہ کے ذریعہ چین کی تعمیر نو (Construction) کا آغاز 1963 میں اس وقت ہوا جب چین کے ارباب حل و عقد نے مبینہ معاہدے کے عین مطابق اپنا وعدہ پورا کر دیا جس کے لئے سودے بازی کے بطور اسے جوہری صلاحیت فراہم کی گئی تھی۔ اس طرح کوئبی مقتدرہ کی جانب سے آئندہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی بجائے چین کو مستقر اور مراکز اصلی و عملی بنانے اور وہاں کوئبی مقتدرہ یعنی موجودہ ریاستہائے متحدہ امریکہ شاکلہ کی کلی منتقلی کا فیصلہ 1964 کے اوائل میں کر لیا گیا۔

(۳) ایسا گمان کرنا بھی اہلی ہوگا کہ چین کا تعمیر نو کے لئے انتخاب محض مبینہ معاہدے کی پاسداری کے سبب عمل میں آیا۔ ایسے تاریخی فیصلے بہت ٹھوس امور کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ تاریخی طور پر کوئبی مقتدرہ اور چین کے تعلقات بہت پرانے ہیں یا یوں کہا جائے کہ گزشتہ دو ہزار سالوں میں غیر منفصل طور پر قائم اور استوار رہے ہیں۔ چین میں کوئبی مقتدرہ کھلا، چھپا اور موثر ہر طرح سے موجود رہا ہے۔ گزشتہ تین سو سالوں میں چین میں کوئبی مقتدرہ دونی جہتوں

کے اعتبار سے موضوع بحث رہا۔

(۱) قدیم کوہی مقتدرہ مرکز: جس کا مرکز چین کا شہر کائے فینگ (Kaifeng) رہا ہے۔

(۲) جدید کوہی مقتدرہ مرکز: جس کا سب سے بڑا مرکز شنگھائی (Shanghai) رہا ہے۔

(۳) چین کو آئندہ صدیوں میں کوہی مقتدرہ کا روئے زمین پر سب سے بڑا مرکز اور سب سے بڑی قوت قاہرہ کا حامل بنانے کا فیصلہ بہت سوچا سمجھا ہے جس کے تعلق سے غور و فکر اور تجربے کی ایک طویل روایت رہی ہے۔ دقیق باریکیوں پر غور کیا جائے تو یہ فیصلہ فی الواقع گزشتہ چار سو سالوں کے تجربے کا نتیجہ ہے۔ یہ چار سو سالہ تجربہ درج ذیل عنوانات سے بیان کیا جاسکتا ہے:

(۱) امریکی تجربہ: جس کا آغاز 1776 عیسوی سے کیا گیا اور جو 1961 عیسوی کو فیصلہ کن موڑ پر پہنچ گیا یعنی ناکامی پر منتج ہوا۔

(۲) فرانسیسی تجربہ: جس کا آغاز 1789 عیسوی سے کیا گیا اور جو 1848 آتے آتے فیصلہ کن موڑ پر پہنچ گیا یعنی ناکامی پر منتج ہوا۔

(۳) روسی تجربہ: جس کا آغاز 1917 عیسوی سے کیا گیا اور جو 1953 آتے آتے فیصلہ کن موڑ پر پہنچ گیا یعنی ناکامی پر منتج ہوا۔

(۴) جرمن تجربہ: جس کا آغاز 1700 عیسوی سے کیا گیا اور جو بالکل ابتداء سے ہی کبھی کامیاب نہیں ہوا۔

(۵) ان تجربات کی ناکامی نے جہاں کوہی مقتدرہ کو دیگر علاقوں کی جانب دیکھنے پر مجبور

کر دیا وہیں انہیں زیادہ ٹھوس بنیادوں پر علاقوں کے انتخاب کے پیمانے بھی دے دیئے۔ چنانچہ کوئٹہ مقتدرہ مرکز کے انتخاب کے لئے جن اہم پیمانوں سے باخبر ہو گیا اسے دونکات میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(۶) پہلانکتہ: روئے زمین کا کوئی خطہ اور کوئی قوم اس کی ہمدرد نہیں ہے۔ اسے سب سے خطرہ ہے اور ان خطرات کا سدباب صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئٹہ قوم اس روئے زمین سے بے نیاز ہو کر ماوراء ارض کسی مقام پر مثلاً چاند، مرتخ، زہرہ، مشتری، زحل — یا نظام شمسی سے باہر کسی ستارے میں اپنے لئے محفوظ و مامون مسکن بنالے اور کوئٹہ مقتدرہ پوری کوئٹہ قوم کے ساتھ وہاں منتقل ہو جائے۔

(۷) دوسرانکتہ: جب تک ایسی صلاحیت کا حصول نہیں ہو جاتا اور روئے زمین سے بے نیازی یقینی نہیں ہو جاتی یہاں ناقابلِ تسخیر قوت قاہرہ کے ساتھ رہا جائے اور اس دوران اپنا مرکز اصلی و عملی ایسی جگہ بنایا جائے جہاں درج ذیل چھ امور پائے جاتے ہوں:

(۱) خام مال: ایسا خطہ یا ملک جہاں خام مال وافر مقدار میں دستیاب ہو۔
 (۲) کارکن: ایسا خطہ یا ملک جہاں غلام یعنی ہر درجہ کے غیر کوئٹہ کارکن کثیر تعداد میں دستیاب ہوں۔

(۳) فوجی: ایسا خطہ یا ملک جہاں ایسے غیر کوئٹہ غلام کثیر تعداد میں پائے جاتے ہوں جو کوئٹہ مقتدرہ کے لئے بے دریغ جان دے سکیں۔

(۴) بے رحم مطیع حکمراں: ایسا خطہ یا ملک جہاں غیر کوئٹہ غلام حکمراں پائے جاتے ہوں جو کوئٹہ مقتدرہ کے لئے ہر کام کرنے اور اپنے شہریوں کو ہر مصیبت میں جھونک دینے کو تیار ہوں۔

(۵) بے حس مشینی عوامی ذہنیت: ایسا خطہ یا ملک جہاں کے عوام کی ذہنیت بے حس غیر انسانی یا مشینی ہو۔

(۶) تاریخی تصادم کا فقدان: ایسا خطہ یا ملک جہاں کے عوام کو کبھی مقتدرہ سے کسی تاریخی تصادم کی روایت نہ رکھتے ہوں۔

(۸) عہد جدید کے پانچ سو سالہ تجربے کی روشنی میں کو کبھی مقتدرہ 1961 میں اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ اس کا اگلا مرکز اصلی اب صرف چین ہو سکتا ہے۔ چنانچہ تعمیر نو (Construction) اور انہدام (Disruption) کا آغاز کر دیا گیا۔

(۹) چین میں کو کبھی مقتدرہ کی تعمیر (Construction) کا آغاز 1961 میں شروع ہوا لیکن اس کا اعلان 9 تا 11 جولائی 1970 کو ہوا جب کو کبھی مقتدرہ کے ذمہ دار ہنری الفریڈ کیسنگر نے باضابطہ طور پر چین کا دورہ کیا۔

(۱۰) چین میں کو کبھی مقتدرہ کے مرکز کی تعمیر کو تین عنوانات کے تحت زیر بحث لایا جاسکتا

ہے۔

(۱۱) تبدیلی یا اصلاح: اس عنوان کے تحت 1949 سے جاری نظام میں انقلابی

تبدیلیاں لائی جانے لگیں جن میں درج ذیل اہم ہیں:

Political change or Reform	سیاسی تبدیلی یا اصلاح	(۱)
Administrative/Bureaucratic change or Reform	انتظامی تبدیلی یا اصلاح	(۲)
Economic change or Reform	معاشی تبدیلی یا اصلاح	(۳)
Social change or Reform	معاشرتی تبدیلی یا اصلاح	(۴)

Legal change or Reform	(۵) قانونی تبدیلی یا اصلاح
------------------------	----------------------------

ان عنوانات کے تحت چین میں 1961 سے لائی جانے والی تبدیلی یا اصلاح سے متعلق معلومات، کوائف اور اعداد و شمار پر مشتمل انگریزی، فرانسیسی، جرمن، روسی، چینی اور جاپانی زبانوں میں کتابوں کا سیلاب آیا ہوا ہے جس کی مختصر ترین فہرست بھی طوالت کا باعث ہوگی۔

(۱۲) تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت 1961 سے کوئی مقتدرہ کی تعمیر کا ایسا آغاز چین میں ہونا شروع ہوا ہے جس کی تاریخ انسانی میں نظیر نہیں مل سکتی۔ انہیں درج ذیل نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے:

(۱) علمی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۲) تعلیمی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۳) سائنسی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۴) فنی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۵) مالی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۶) معاشی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظیر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۷) تجارتی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۸) صنعتی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۹) تحقیقی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۱۰) عسکری تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

(۱۱) شاکلاتی تعمیر و ترقی: اس عنوان کے تحت چین میں دنیا کی تاریخ میں عدیم النظر تعمیر و ترقی کا آغاز ہو گیا ہے۔

اس عنوان کے تحت اب چین میں وہ سارے شاکلے (Structures) اور سہولیات (Facilities) جو اب تک امریکہ میں قائم تھے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

(۱۳) مقتدرہ کی منتقلی: تین سو سالوں سے امریکہ میں قائم کوکبی مقتدرہ کے سارے

ادارے تیزی سے چین منتقل کئے جا رہے ہیں۔

(۱۳) ظاہر ہے مذکورہ عنوانات یعنی

(۱) تبدیلی اور اصلاح

(۲) تعمیر و ترقی — اور

(۳) منتقلی

کے لئے سیاسی قوت، مالی وسائل، علمی اور فنی صلاحیت اور سب سے بڑھ کر کسی عالمی قوت قاہرہ

کی سرپرستی کی ناگزیر ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ کوکبی مقتدرہ کی جانب سے یہ ساری چیزیں چین کو فراہم کی جا رہی ہیں۔

(۱۵) چین میں 1961 سے ایسا لگتا ہے گویا مالی وسائل اور علمی اور فنی صلاحیت کا سیلاب لا دیا گیا۔ یہ سیلاب اتنا زوردار ہے جس کی تاریخ انسانی میں کوئی نظیر نہیں دی جاسکتی۔

(۱۶) ان کاموں کو ہر قیمت پر انجام دیتے وقت کوئی قوت چین کے سامنے مزاحم نہ بن سکے اس لئے کوکبی مقتدرہ نے اس کی ایسی عالمی سرپرستی کی ہے جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ اس تعلق سے چند امور قابل ذکر ہیں:

(۱) چین کا بے خطر ہو کر 1964 کو نیوکلیر دھماکہ کرنا۔

(۲) چین کا یکم جنوری 1966 کو اعلان کرنا کہ اس نے تمام خارجی قرضے ادا کر دیئے ہیں۔

(۳) چین کا بے خطر ہو کر 9 مئی 1966 کو پہلا تھرمونیوکلیر دھماکہ کرنا۔

(۴) چین کا 17 جون 1967 کو پہلا ہائیڈروجن بم کا دھماکہ کرنا۔

(۵) امریکہ کا 22 ستمبر 1969 کو چین کے خلاف تجارتی پابندی کو جزوی طور پر ہٹانے کو مجبور ہونا۔ اور چین کا امریکی سیاحوں کو چین میں لا محدود خریداری کی مراعات دینا۔

(۶) چین کا 23 ستمبر 1969 کو پہلا زیر زمین جوہری دھماکہ کرنا۔

(۷) چین کا 24 اپریل 1970 کو پہلا سیارچہ خلاء میں بھیجنا۔

(۸) ہنری کیسنگر کا 11 ستمبر 1971 کو چین کا دورہ کرنا

(۹) 15 جولائی 1971 کو امریکی صدر نکسن کو چین کی طرف سے دی گئی دعوت کو

قبول کرنے کے لئے مجبور ہونا۔

(۱۰) 25 اکتوبر 1971 کو چین کو اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا جانا۔

(۱۱) فروری 21 تا 28، 1972 کو امریکی صدر نکسن کو چین کا دورہ کرنے پر مجبور

ہونا۔

(۱۲) 10 اپریل 1974 کو دینگ سیاؤ پنگ (Deng Xiaoping) کا جنرل

اسمبلی کو خطاب کرنا اور بیک وقت امریکہ اور سوویت یونین کے خلاف بیان

دینا۔ (واضح ہو کہ یہ امریکہ اور سوویت یونین دونوں کے مجوزہ انہدام کا واضح

اعلان تھا جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

(۱۳) یکم تا 5 دسمبر 1975 کو امریکی صدر جیرالڈ فورڈ کو چین کا دورہ کرنے پر مجبور

ہونا۔

(۱۴) 15-16 دسمبر 1978 کو امریکہ کا چین کے ساتھ مکمل سفارتی تعلقات بحال

کرنے پر مجبور ہونا۔

(۱۵) 17 اپریل 1980 کو آئی ایم ایف IMF کا چین کو باضابطہ رکن بنا لینا۔

(۱۶) 15 مئی 1980 کو ورلڈ بینک World Bank کا چین کو باضابطہ نمائندگی

کا حق دینا۔

(۱۷) 18 مئی 1980 کو چین کا اپنا پہلا Carrier Rocket بحرالکاہل میں

چھوڑنا۔

(۱۸) یکم جنوری 1984 کو IAEA کے ذریعہ چین کو باضابطہ رکن بنا لیا جانا۔

(۱۹) 26 اپریل تا یکم مئی 1984 کو امریکی صدر ریگن کو چین کا دورہ کرنے پر مجبور

ہونا۔

(۲۰) 7 اپریل 1986 کو امریکی صدر ریگیں کا چین کو فوجی اعلیٰ ٹکنالوجی برآمد کرنے کی باضابطہ اجازت دینے پر مجبور ہونا۔

(۲۱) 25 تا 26 فروری 1989 کو امریکی صدر جارج بش کو چین کا دورہ کرنے پر مجبور ہونا۔

(۲۲) 21 فروری 1992 کو امریکہ کے ذریعہ چین کو ہر طرح کی اعلیٰ ٹکنالوجی برآمد کرنے پر عاید پابندی کو ہٹانے پر مجبور ہونا۔

(۲۳) 7 مئی 1999 کو ناٹو فوجوں کے ذریعہ بلگراد کے چینی سفارت خانے کا بمباری کی زد میں آنا۔ چین کا امریکہ سے احتجاج اور تاوان کا مطالبہ کرنا۔

(۲۴) 15 نومبر 1999 کو امریکہ کو چین کو WTO کارکن بننے کی اجازت دینے پر مجبور ہونا۔

(۲۵) 20 نومبر 1999 کو چین کے ذریعہ پہلا انسان لے جانے کی صلاحیت والا سیارچہ خلاء میں بھیجنا۔

(۲۶) 26 جنوری 2000 کو چین کے ذریعہ لانگ مارچ 3-اے راکٹ (Long March 3-A Rocket) خلاء میں بھیجنا۔

ان امور سے پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ امریکہ کے انہدام (Disruption) اور چین کی تعمیر نو (Construction) میں کوئی مقتدرہ نے کس طرح سرپرستی جاری رکھی ہے۔

(۱۷) چونکہ چین میں 'تبدیلی یا اصلاح'، 'تعمیر و ترقی' اور 'منتقلی' کا سارا عمل در پردہ کوئی

مقتدرہ کے ذریعہ کیا جا رہا ہے لیکن بظاہر یہ سارے کام وہاں کی مقتدرہ کر رہا ہے اس لئے اس تعلق سے ہر رپورٹ، ہر میگزین اور ڈیٹا ان کا تجزیہ اور اسباب و علل کی تعیین کا مصنوعی (Cooked) ہونا پہلی ہی نظر میں بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

عوامی جمہوریہ چین (PRC) میں سیاسی، قانونی، معاشی اور انتظامی تبدیلیاں اور ترقی ناقابل بیان اور حیرت ناک ہیں۔ وہ تمام فطری محرکات جن سے یہ تبدیلیاں آتی ہیں چین میں بظاہر مفقود ہیں۔ یہاں ہونے والی ساری تبدیلیاں غیر معمولی، حیرت ناک، خلاف معمول و عادت، معاشی اور اقتصادی ضوابط اور اصول سے آزاد اور سراسر مصنوعی ہیں۔ بالخصوص معاشی ترقی اتنی حیرت ناک ہے جس کی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔

چنانچہ مشہور جریدہ فارچون Fortune نے اکتوبر 2004 میں چین کی ترقی پر خصوصی شمارہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ کے محرکات بیان کرتے ہوئے مدیر نے لکھا:

"The remarkable rise of China is one of the mega-stories of our time. It is easy to state that now-familiar fact; it is quite another thing to know it. My own experiential benchmark dates from May 1982 and a walk I took at dusk down Shanghai's Nanjing Road.....Ten years later, literally nothing I had seen remained. Ten years after that, all was transformed again. Because China is modernizing more rapidly than any large society in history,..... it is almost

impossible to see it in perspective."

{Fortune: Time Warner Publishing: Vol. 150. No.6, October, 2004}

اسی شمارہ میں "Inside the new China" کے عنوان کے تحت گلے چائڈلر

(Clay Chandler) لکھتا ہے:

"In the quarter-century since that second revolution (i.e., of Deng Xiaoping), China has emerged as one of the most powerful-----and unpredictable-----forces in the global economy. It has sucked in hundreds of billions of dollars from multinationals eager to tap its vast pool of cheap labor and secure position in its burgeoning market. It has become the world's manufacturing hub (half of the planets clothes and a third of its mobile phones, are made in China), driving down the prices of toys sold at Wal Mart and Laptops shipped by Dell. It has surpassed Japan as the country that has the largest trade surplus with the U.S. and trails only Japan as the largest holder of U.S. Treasury bills."

{Ibid. P.16}

ماہر اقتصادیات جم والکر (Jim Walker of CLSA Asia Economist) اسی

حیرتناک تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"Capitalism in China is only ten years old. We are at the early stages of one of the greatest industrial revolutions in world history."

ترجمہ: چین میں سرمایہ داری صرف دس سال پرانی ہے۔ ہم لوگ تاریخ کے عظیم ترین صنعتی انقلابات میں سے ایک انقلاب کے پہلے مراحل میں ہیں۔

کوہبی مقتدرہ کی منصوبہ بندی کے مطابق لائی جانے والی اس تبدیلی کے اہداف کا ذکر کرتے ہوئے اس کے ایک عظیم ادارہ Goldman Sachs نے پیشین گوئی کی:

"China's economy (2003 GDP: \$1.4 Trillion) will overtake Japan's by 2015 and America's by 2039."

ترجمہ: چینی معیشت (2003 GDP: \$1.4 Trillion) 2015 میں جاپان کی معیشت سے آگے بڑھ جائے گی اور 2039 میں امریکی معیشت سے۔ اس تعلق سے مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Joseph Fewsmith: China Since Tiananmen: The Politics of Transition: Cambridge University Press, 2001.

(2) Edward Steinfeld: Forging Reform in China: The Fate of State Owned Industry: Cambridge University Press.

(3) Thomas G. Moore: China in The World

Market in Chinese Industry and Industrial Sources of Reform in the Post-Mao Era. Cambridge University Press, 2002.

(4) J. Howell: Governance in China: Lanham, MD: Rowman & Littlefield, 2004.

(5) Yasheng Huang: Selling China: Foreign direct Investment during the reform era, Cambridge University Press, 2003.

(6) George G. Gilboy: the Myth Behind China's Miracle: The Foreign Affairs, July/August, 2004.

(۱۸) کوکبی مقتدرہ کو اپنے منصوبہ کے مطابق اپنا اگلا مرکز بہر حال پچاس سال میں پوری طرح Operational کر دینا ہے۔ یہ پچاس سال 2010-11 تک پورے ہو جاتے ہیں۔ یعنی آج امریکہ جس ترقی کے اعلیٰ مقام پر ہے چین کو اس مقام تک 2010-11 میں پہنچ جانا چاہئے۔ اور 2010-11 تک ریاستہائے متحدہ امریکہ نیم شاکلہ کو منہدم ہو جانا چاہئے۔ 2010 سے 2020 تک کی مدت میں اس نئے مرکز اصلی اور عملی کو اتنا طاقت ور اور اتنا ترقی یافتہ ہو جانا چاہئے کہ دنیا کی ساری طاقت بشمول امریکہ اس کے سامنے بے حیثیت بن کر رہ جائے۔

ان کی مزید تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

(1) Henry Kissinger: Does America Need a Foreign Policy?: Toward a Diplomacy for the 21st

Century, Simon & Schuster Inc. 2002.

(2) Samuel P. Huntington: The Clash of Civilizations and the Remaking of World Order: Simon & Schuster, 1996.

(3) Murrey L. Weidenbaum: Greater China: The Next Economic Super Power? St. Louis: Washington University Centre for the Study of American Business, Contemporary Issue Series-57, February 1993.

مشرقی دجالی محاذ

(۱) اس عاجز نے لکھا ہے کہ اسے ایسے قرائن اور آثار سے استفادہ کا موقع ملا ہے جن سے متبادر ہوتا ہے کہ ابلیس کو کبھی مقتدرہ کی دجال اکبر سے ٹیلی کانفرنسنگ کرانے کی حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔

(۲) کو کبھی مقتدرہ کی آئندہ کی ضروریات کے مطابق چین کو مرکز اصلی اور مرکز عملی بنانے کے علاوہ اس اعتبار سے بھی تعمیر کیا جا رہا ہے کہ وہ دجال اکبر کی استقبال گاہ یا فرود گاہ بن سکے۔ چنانچہ اسے نہایت سرعت کے ساتھ:

(Lunar Exploration)	قمری مہم	(۱)
(Inter-Planetary Exploration)	بین سیارگانی مہم	(۲)
(Inter-Stellar Exploration) — اور	بین ستارگانی مہم	(۳)
(Inter-Galactic Exploration)	بین کہکشانی مہم	(۴)

کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

دجال اکبر کی فرود گاہ کے لئے 'مناسب جگہ' کو کبھی مقتدرہ کے لئے چین ہی بن سکتا ہے۔ وہ سب سے قریبی جگہ ہے۔ اس کے علاوہ ان امور کے لئے مناسب مقامات صرف درج ذیل باقی رہتے ہیں:

(Central Pacific Ocean)	وسط بحر الکاہل	(۱)
-------------------------	----------------	-----

(Central Atlantic Ocean)	وسط بحر اوقیانوس	(۲)
--------------------------	------------------	-----

سردست موجود لانچنگ پیڈس (Launching Pads) قمری مہم جیسی ضرورتوں کو پورا کرنے کی گنجائش رکھتے ہیں لیکن جہاں تک بین سیارگانی جہازوں، بین ستارگانی جہازوں اور بین کہکشانی جہازوں کی فرودگاہ کا معاملہ ہے تو روئے ارض کی کوئی بری جگہ کو کبھی مقتدرہ کے لئے مناسب نہیں ہوگی۔

(۳) بعض قرآن کا دقیق مطالعہ اس عاجز کو یہ باور کر رہا ہے کہ کو کبھی مقتدرہ دجال اکبر کوچین میں اتارنا چاہتا ہے۔ بعض قرآن سے ایسا لگتا ہے کہ اس نے اس تعلق سے دو متوازی انتظامات کئے ہیں۔

(۴) جزیرۃ العرب کی فرودگاہ: کو کبھی مقتدرہ کے لئے اپنے مقاصد کی تکمیل اور اپنے اہداف تک رسائی کے لئے سب سے قریب ترین جگہ حرمین شریفین کے قریب کی کوئی جگہ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگی کہ کو کبھی مقتدرہ نے دجال اکبر کو براہ راست روئے ارض پر اتارنے کے لئے جس جگہ آج سے تیس سال قبل انتظامات کر رکھے ہیں وہ جگہ حرمین شریفین سے قریب ترین جگہ ربع الخالی ہے۔ لیکن شروع سے ہی بوجہ یہ جگہ دجال اکبر کو اتارنے کے لئے غیر محفوظ سمجھی جاتی رہی ہے۔

(۵) مشرق کی فرودگاہ: جزیرۃ العرب کی فرودگاہ کے غیر محفوظ اور نامناسب تسلیم کر لئے جانے کے بعد دوسری سب سے قریب ترین فرودگاہ جو روئے ارض کی واحد مستقل فرودگاہ بھی بننے کی ساری خصوصیات رکھتی ہے مشرق کی فرودگاہ ہوگی۔ اور مشرق کی ایسی فرودگاہ صرف چین میں بن سکتی ہے۔

(۶) اس تعلق سے احادیث میں مذکور بیانات قابل غور ہیں:

(۱) ”انہ کان یتعود من فتنۃ المشرق“ (آپ ﷺ مشرق کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے تھے) — رواہ الطبرانی

(۲) انہ یرج من یہودیۃ اصبہان حتی یاتی المدینۃ، فینزل ناحیتہا — حتی یاتی الشام مدینۃ فلسطین بباب لد — (دجال اصبہان کے یہودیوں کے درمیان نکلے گا۔ یہاں تک کہ المدینہ آئے گا اور اس کے قریب اترے گا۔ پھر وہ شام آئے گا فلسطین کا شہر — لد کے دروازہ پر —) (رواہ احمد)

(۳) یرج الدجال من قبل اصبہان (دجال اصبہان کی طرف سے نکلے گا)۔ رواہ الطبرانی۔

(۴) الا خبرکم انہ فی بحر الشام — بل فی بحر العراق — یرج حین یرج من بلدۃ یقال لہا اصبہان من قریۃ من قراہا یقال لہا رستقا باذ (کیا میں تمہیں خبر دوں کہ دجال بحر الشام میں ہے — بلکہ بحر عراق میں ہے — وہ نکلے گا جب اسے نکلنا ہے ایک شہر میں جسے اصبہان کہا جاتا ہے۔ بستیوں کی ایک بستی جسے رستقا باذ کہا جاتا ہے۔ رواہ الطبرانی۔

انی لانظر الی مواقع عدو اللہ المسیح، انہ یقبل حتی ینزل من کذا حتی (میں دجال کے اترنے کے مقامات کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ آئے گا یہاں تک کہ وہاں یا وہاں اترے گا یہاں تک کہ) رواہ الطبرانی۔

(۶) انه یجئ من قبل المشرق (دجال مشرق سے آئے گا)۔ رواہ الطبرانی۔

(۷) سوف یظهر علی الارض کلها الا الحرم و بیت المقدس (دجال عن قریب پوری زمین پر ظاہر ہوگا سوائے حرم اور بیت مقدس کے)۔ رواہ احمد۔

(۸) فیخرج الدجال فی اعراض الناس۔ فیہزم من قبل المشرق (دجال کھلی جگہ پر نکلے گا اور جو لوگ مشرق میں ہوں گے وہ ہار جائیں گے)۔ رواہ احمد والطبرانی۔

یہاں اس بات کی گنجائش نہیں کہ ان احادیث سے بحث کی جائے۔ ان امور کو درج کرنے کی غرض سے صرف یہ ہے کہ تمام حدیثیں کم از کم یہ ظاہر کرتی ہیں کہ دجال اکبر مشرق سے آئے گا۔

(۷) تاریخ سے واقف حضرات خوب جانتے ہیں کہ ساری دنیا کو گزشتہ چھ سو سالوں سے تہہ بالا کر دینے والی بنیادی وجہ کیا کار فرما رہی ہے۔ گزشتہ چھ سو سالوں کی مغربی استعمار کی تاریخ دراصل در پردہ کوکبی مقتدرہ کی اپنے اہداف تک پہنچنے کی تاریخ رہی ہے۔ اپنے انہیں اہداف تک پہنچنے کی ضرورت نے انہیں ساری دنیا کو تہہ و بالا کر دینے پر مجبور کر دیا۔ کوکبی مقتدرہ کے دو اہداف رہے ہیں اور یہ دونوں اہداف دجال اکبر سے متعلق ہیں۔ یہ دونوں اہداف درج ذیل دو امور کی تلاش ہیں:

(۸) پہلی تلاش: پہلی تلاش یوٹوپیا کی تلاش (Exploration of Utopia) تھی

اسی مجنونانہ تلاش میں بحر و براہ و فضا اور خلاء کو چھان مارنے کے لئے انہوں نے استعمار قائم

کئے۔ یوٹوپیا (Utopia) کی تلاش دراصل کوکبیوں کے مسیح یعنی دجال اکبر کی تلاش کا دوسرا نام ہے۔

(۹) دوسری تلاش: کوکبی مقتدرہ کی دوسری مجنونانہ تلاش کے تین پہلو ہیں جن کے تین

عنوانات ہیں:

(۱)	عظیم ایشیائی شکار	(The Great Asian Game)
(۲)	خطا کی تلاش	(The Expedition To Cathay) — اور
(۳)	شاہ راہ ریشم کی تلاش	(The Expedition To Silk Route)

کوکبی مقتدرہ کی دوسری مجنونانہ تلاش کے یہ تینوں عنوانات دراصل دجال اکبر کی فرودگاہ کی تعمیر، اس کے آنے کے راستے کو کھولنے اور اس کے جنگی تھیٹر (War Theatre) کی تیاری کے دوسرے نام ہیں۔

(۱۰) کوکبی مقتدرہ نے پوری چھ صدیاں انہیں دو مہموں میں صرف کی ہیں۔

(۱۱) اس عاجز کے نزدیک چین ہی دجال اکبر کی مستقل فرودگاہ ہوگا۔ یعنی دجال اکبر

بین سیارگانی جہاز یا بین ستارگانی جہاز یا بین کہکشانی جہاز سے پہلی بار روئے ارض پر جہاں اترے گا وہ چین ہی ہوگا۔ قرین قیاس ہے کہ وہاں سے پھر ارضی جہازوں کے ذریعہ وہ سفر کرے گا اور اس دوران جہاں جہاں اترے گا اسی کا ذکر کبھی اصبہان، مدینہ کے نواح اور کبھی لہ کے نام سے کیا گیا ہے۔

(۱۲) شاہراہ ریشم (Silk Route) دراصل شاہراہ دجال ہے۔ یعنی وہ شاہراہ جو دجالی

تھیٹر کے بیچوں بیچ شرقاً غرباً پوری روئے زمین کو قطع کرے گی۔ یہی مطلع الشمس اور مغرب الشمس کو ملانے والی شاہراہ ہوگی۔ اگر چینل (Chunnel) اور برطانیہ سے نیویارک تک براہ

گرین لینڈ زیر تعمیر سرنگ (Tunnel) کو ملحوظ رکھا جائے تو کوئٹہ مقتدرہ نے روئے ارض کو جاپان سے براہ ایشیا، یورپ کیلیفورنیا کے مغربی ساحل تک بری طور پر مربوط کر دیا ہے۔

(۱۳) عظیم ایشیائی شکار (The Great Asian Game) کو اگر مد نظر رکھا جائے

تو کوئٹہ مقتدرہ کی ایک اور کوشش ضرور ہوگی جو اس شاہراہ ریشم کی دریافت اور پھر سے کھولنے کی اصلی غایت کو پوری طرح مکمل کر دے گی اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنا دے گی۔ اور وہ کوشش ہوگی اس دجالی شاہراہ کو شمالاً جنوباً قطع کرنے والی بڑی شاہ راہ اور سہولیات (Facilities) کی تعمیر کو جلد از جلد پوری کرنا۔

(۱۴) اس عاجز کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ برما کو قطع کر کے چین اور قازقستان ہوتے

ہوئے ماسکو جانے والی شاہ راہ اور وسطی ایشیا سے گوادر آنے والی شاہراہ اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے زیر تعمیر ہیں۔ شاید اسی صورت حال کا اندازہ برما میں بڑی بندرگاہ اور گوادر (Gawadar) کی بندرگاہ میں کوئٹہ مقتدرہ کی اس دلچسپی کو دیکھ کر ہوتا ہے جس کا اظہار ادھر چند سالوں سے ہو رہا ہے۔

انہدام

(۱) کوئبی مقتدرہ میں جیسا کہ عرض کیا گیا اس وقت عظیم زلزلہ آ گیا جب ایک سال کے اندر اندر پانچ ناقابل یقین واقعات حقیقت بن کر سامنے آ گئے۔ یہ پانچ واقعات تھے:

(۱) 9 نومبر 1960: 9 نومبر 1960 کو سینیٹر جان ایف کینیڈی — ایک رومن کیتھولک عیسائی ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کا صدر منتخب ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

(۲) 20 جنوری 1961: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے صدر کا عہدہ سنبھالنے میں وہ کیتھولک عیسائی کامیاب ہو گیا۔

(۳) 25 مئی 1961: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے اس کیتھولک عیسائی صدر نے کوئبی مقتدرہ کے روکنے کے باوجود امریکی کانگریس کے جوائنٹ سیشن کو خطاب کرتے ہوئے "Urgent National Need" کے عنوان سے اپنے پروگرام کا برملا اعلان کر دیا۔

(۴) 3 جون 1961: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے نو منتخب کیتھولک صدر کینیڈی اور سوڈیت یونین کے وزیر اعظم خروٹچیف کا وینا (Vienna) میں کوئبی مقتدرہ کی مرضی کے برخلاف باہم ملاقات کر لینے میں کامیاب ہو جانا۔

(۵) 20 نومبر 1961: روسی آرٹھوڈوکس چرچ کو عالمی عیسائی تنظیم ورلڈ کونسل

آف چرچز (World Council of Churches) کا رکن بنا لیا جانا۔

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ 25 مئی 1961 کا دن ہی دراصل عالم عیسائیت کا عالم یہودیت کی پانچ سو سالہ غلامی کے خلاف اعلان جنگ تھا جس نے آنے والے دنوں کی پوری تاریخ کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ چنانچہ کوہی مقتدرہ نے عظیم تبدیلی اور اس کے تحت انہدام (Disruption) کا فیصلہ کر لیا۔

(۶) کوہی مقتدرہ نے اتنا تاریخی اور عظیم فیصلہ لینے میں دیر نہیں کی۔ اس کی واحد وجہ

مشہور مقولہ — دودھ کا جلا چھا چھ پھونک پھونک کر پیتا ہے — میں مضمر ہے۔ جب

ایک پروٹسٹنٹ ملک کا ایک پروٹسٹنٹ شخص اڈولف ہٹلر چانسلر اور پھر فیوہرر (Führer) بن

کراتی بڑی تعویق (Retardation) پیدا کر سکتا ہے تو ایک رومن کیتھولک شخص ریاستہائے

متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کا صدر بن کر کیا کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ چنانچہ 1961 کے ختم ہوتے

ہوتے کوہی مقتدرہ نے عظیم تبدیلی اور اس کے تحت انہدام (Disruption) کا فیصلہ کر لیا۔

(۷) کوہی مقتدرہ کے انہدام (Disruption) کے اس فیصلہ کے تحت دو عظیم کام

سرا انجام دیئے جانے تھے جو درج ذیل ہیں:

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ کا انہدام،

(۲) سوویت یونین کا انہدام — اور

(۳) کوہی مقتدرہ یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ کی چین منتقلی۔

(۸) چنانچہ کوہی مقتدرہ نے انہدام (Disruption) کی طویل مدتی منصوبہ بندی

(Perspective Planning) پر عمل درآمد کا آغاز کر دیا۔ لیکن یہ کام نہ آسان تھا نہ اسے

فوری کرنا ممکن۔ لہذا اس کے لئے ایک عظیم اور پیچیدہ منصوبہ بندی کی گئی۔

(۹) انہدام (Disruption) کی پیچیدہ منصوبہ بندی کے منہج کا ایک پہلو چار نکات پر مشتمل تھا۔ یہ چار نکات درج ذیل ہیں:

(۱) جن ملکوں کو منصوبہ انہدام (Disruption) کے تحت منہدم کرنا ہے انہیں کوئی مقتدرہ کے کسی دوسرے روایتی دشمن سے پہلے متصادم کر دینا۔

(۲) ایسا تصادم پیدا کر کے اسے طول دینا تا کہ منصوبہ انہدام (Disruption) کے تحت منہدم کیا جانے والا ملک اور کوئی مقتدرہ کی مخالف قوت ایک طرف اپنی طاقت باہم ضائع کریں اور دوسری طرف وہ نہ کوئی مقتدرہ کی طرف توجہ دے سکیں نہ اپنی صلاحیتوں کو کسی دوسرے تعمیری مصرف میں لگا سکیں۔

(۳) منصوبہ انہدام (Disruption) کے تحت ڈھائے جانے والے ملک کے انہدام کی کارروائی کی خوشنما اور دل کو لگتی ہوئی یہ توجیہ پیدا کی جائے کہ متصادم فریق اس کی تباہی کا باعث ہوا۔

(۴) اس تصادم کے نتیجے میں کوئی مقتدرہ کا چوتھا منصوبہ — یعنی یہودیت۔

عیسائیت معرکہ آرائی اسلام۔ عیسائیت معرکہ آرائی میں تبدیل ہو جائے —

پورا ہو۔

(۱۰) انہدام (Disruption) کی منصوبہ بندی کے منہج کی دوسری اہم بات ہے

منہدم کئے جانے والے ملکوں کی حقیقی زمین کو انہدام (Disruption) کے لئے تیار کرنا۔ اس حقیقی زمین کی تیاری سے مراد درج ذیل امور ہیں:

(۱) منہدم کئے جانے والے ملک میں سیاسی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا

(۲) منہدم کئے جانے والے ملک میں انتظامی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا

(۳) منہدم کئے جانے والے ملک میں معاشی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

(۴) منہدم کئے جانے والے ملک میں علمی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

(۵) منہدم کئے جانے والے ملک میں تکنیکی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

(۶) منہدم کئے جانے والے ملک میں علمی اور فنی تحقیقی انحطاط اور افراتفری پیدا کرنا۔

جب کسی ملک میں ایک عرصے تک انحطاط اور افراتفری کے واقعات ہوتے اور سامنے

آتے رہتے ہیں تو پھر انہدام (Disruption) ایک فطری اور حقیقی عمل یا نتیجہ معلوم ہونے لگتا

ہے اور عوام و خواص کے اذہان اور قلوب اسے ایک فطری اور حقیقی عمل یا نتیجہ مان لیتے ہیں اور

اصل حقیقت سے نظر ہٹ جاتی ہے کہ یہ عمل مصنوعی طور پر اور کوکبی مقتدرہ کی جانب سے ہو رہا

ہے۔

(۱۱) کوکبی مقتدرہ نے انہدام (Disruption) کا آغاز بیک وقت امریکہ اور

سوویت یونین دونوں جگہ کر دیا لیکن انہدام کے کام کو مکمل کرنے کی مدت کی تعیین میں سب

سے پہلے سوویت یونین (USSR) کا انتخاب عمل میں آیا۔ یا یوں کہا جائے کہ انہدام کا عمل

سب سے پہلے سوویت یونین میں ختم کیا جانا طے پا گیا۔

(۱۲) سوویت یونین: انہدام کا سوویت یونین میں آغاز با ضابطہ طور پر خرو شچیف

(Khrushchev) کے ہٹائے جانے اور بریزنیف (Brezhnev) کے لائے جانے سے

1964 میں ہوا۔

(۱۳) سوویت یونین میں انہدام (Disruption) کے دوسرے مرحلے کا آغاز

فروری 1976 میں کیا گیا جب وہاں سیاسی، تنفیذی، معاشی، اور صنعتی انحطاط نازک مرحلہ میں

داخل ہو چکا تھا۔

(۱۳) انہدام (Disruption) کی عظیم منصوبہ بندی کے تحت تین مرحلوں میں

سوویت یونین کو افغانستان میں الجھاد یا گیا۔ یہ تین مرحلے تھے:

(۱)	17 جولائی 1973:	ظاہر شاہ کا تختہ الٹ کر داؤد کو صدر بنا دینا۔
(۲)	27 اپریل 1978:	داؤد کا قتل اور افغانستان میں ترہ کئی کا قبضہ ہو جانا۔
(۳)	27 دسمبر 1979:	افغانستان پر سوویت حملہ اور جہاد افغانستان کا آغاز ہونا۔

(۱۵) کوکبی مقتدرہ کے ذریعہ سوویت یونین میں انہدام (Disruption) کا آخری

مرحلہ گورباچیف (Gorbachev) کی آمد سے 1985 میں شروع ہوا۔ انہدام کا یہ مرحلہ دو بنیادی اصولوں پر مبنی تھا:

(۱) گلاس نوسٹ (Glasnost): گلاس نوسٹ کا مفہوم ہے ”کھلا پن“۔

(۲) پیسریس ٹرویکا (Perestroika): پیسریس ٹرویکا کا مفہوم ہے ”تعمیر نو“۔

(۱۶) 1989 کے ختم ہوتے ہوتے کوکبی مقتدرہ نے سوویت یونین کا انہدام مکمل کر

لیا تھا۔

(۱۷) ریاستہائے متحدہ امریکہ: انہدام کا امریکہ میں آغاز باضابطہ طور پر جان ایف

کینیڈی کے قتل 20 نومبر 1963 سے ہوا۔ لیکن بوجوہ اس میں تیزی سوویت یونین کے انہدام

کے بعد 1989 میں آئی۔ کوکبی مقتدرہ کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انہدام

(Disruption) کا عمل اتنا آسان نہیں تھا جتنا سوویت یونین میں تھا۔

(۱۸) کوکبی مقتدرہ کے ذریعہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انہدام

(Disruption) کے عمل کا پیٹرن کم و بیش وہی تھا جو سوویت یونین میں رکھا گیا۔ یہ بالکل

جداگانہ بات ہے کہ جہاں سوویت یونین میں کوکبی مقتدرہ مخالف قطب نہایت کمزور تھا امریکہ

میں وہ اتنا کمزور ثابت نہیں ہوا۔ لہذا بار بار دام تزیور میں گرفتار ہو جانے کے باوجود کوکبی مقتدرہ مخالف قطب خود کو باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ یا کم از کم اتنی آسانی سے دام تزیور میں نہ آسکا یا خود کو جلد باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گیا۔

(۱۹) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کوکبی مقتدرہ نے انہدام (Disruption) کے لئے موافق حقیقی زمین کی تیاری کا آغاز نومبر 1960 سے ہی کر دیا تھا۔

(۲۰) انہدام (Disruption) کی عظیم منصوبہ بندی کے تحت کوکبی مقتدرہ نے متعدد بار اس بات کی کوشش کی کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کسی تصادم میں گرفتار ہو جائے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے لئے کوکبی مقتدرہ کے جال سے بچ نکلنا اتنا آسان نہ تھا تاہم بعض اوقات باسانی اور بعض اوقات بہت بھاری قیمت ادا کر کے امریکہ ان تصادمات سے باہر نکل آیا۔ قابل ذکر تصادمات درج ذیل ہیں:

(۱) 24 اکتوبر تا 20 نومبر 1961: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ اور سوویت یونین کو کیوبا میں تصادم کا شکار بنادینے کی کوشش ہوئی۔ روس میں خردو شچیف اور امریکہ میں کینیڈی کی دانش مندی تصادم کو ٹالنے میں کامیاب ہو گئی 28 اکتوبر کو روس نے کیوبا میں میزائلوں کو منہدم کر دیا اور 20 نومبر کو امریکہ نے کیوبا کا محاصرہ ختم کر دیا۔

(۲) 2 اگست 1964 تا 3 مارچ 1973: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ کو کوکبی مقتدرہ نے ویت نام کی خوفناک جنگ میں الجھا دیا۔ بہت بھاری قیمت ادا کر کے بالآخر امریکہ 3 مارچ 1973 کو اس سے باہر آسکا۔

(۳) 4 اگست 1990 تا 3 مارچ 1991: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ کو کوکبی مقتدرہ

نے جنگ خلیج اول میں الجھانے کی کوشش کی۔ بعض رواد کے تجزیہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئبی مقتدرہ کی مرضیات کے علی الرغم امریکی صدر جارج ایچ ڈبلیو بش (George H.W. Bush, 1989-1993) سوگھنٹوں کی جنگ کے بعد باہر نکل آنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ بات کوئبی مقتدرہ کو بہت ناگوار ہوئی چنانچہ اسے ”ادھورا کام“ ”Unfinished Job“ اور ”کئی پھٹی فتح“ ”Rugged Victory“ کا نام دیا گیا۔ ناگوار بات یہ تھی کہ امریکی فوجیں کویت کی بازیابی کے بعد رک کیوں گئیں وہ بغداد کے خاتمے تک آگے کیوں نہیں بڑھیں۔ (۴) 11 ستمبر 2001 تا این وقت: یہ وہ ایام ہیں جب امریکہ کو نام نہاد دہشت گردی (Terrorism) کی جنگ میں الجھا دیا گیا ہے جس کی چار روئیں ہیں:

(۱) پہلی رو: نام نہاد اسلامی انتہا پسندی — جسے عالمی دہشت گردی کا نام دیا گیا ہے — کے خلاف جنگ۔

(۲) دوسری رو: 9 / 11 کے مبینہ حملہ آوروں جن کے تانے بانے (Network) عالمی ہیں — کے خلاف جنگ۔

(۳) تیسری رو: ان قوتوں کو مبینہ طور پر پناہ دینے والے ممالک کے خلاف جنگ۔

(۴) چوتھی رو: عام تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں (WMD) کے مبینہ حامل مسلم ممالک کے خلاف جنگ۔

اس حوالے سے کوئبی مقتدرہ نے امریکہ کو اب تک افغانستان اور عراق میں براہ راست اور بری طرح الجھا دیا ہے۔

(۲۱) کوہکی مقتدرہ کے انہدام (Disruption) کے پیچیدہ منصوبہ کی دوسری شق کے مطابق ریاستہائے متحدہ امریکہ کی حقیقی زمین کو انہدام کے لئے تیار کرنے کا عمل — جیسا کہ ابھی عرض کیا گیا نومبر 1960 میں ہی شروع کر دیا گیا تھا۔

(۲۲) انہدام (Disruption) کا یہ منصوبہ 1960 سے درج ذیل طریقہ سے آگے

بڑھایا جا رہا ہے:

Economic Disruption	معاشی انحطاط/انہدام	(۱)
Scientific & Technological Disruption	علمی و تکنیکی انحطاط/انہدام	(۲)
Administrative & Bueaurocratic Disruption	تنفیذی و انتظامی انحطاط/انہدام	(۳)
Political Disruption	سیاسی انحطاط/انہدام	(۴)

(۲۳) معاشی انحطاط/انہدام (Economic Disruption):

(۱) عالمی مالی انحطاط/انہدام

(International Financial Disruption):

(الف) چونکہ امریکہ دنیا کی سب سے بڑی مالی اور معاشی طاقت تھا اس لئے اس کا معاشی انہدام کرنا سوویت یونین کی طرح آسان کام نہیں تھا۔ لہذا کوہکی مقتدرہ نے اپنے عالمی وسائل کو بروئے کار لا کر 1960 سے ایک نئے مالی طریقہ کار کا اجراء کیا۔ یہ اجراء دراصل اس لئے کیا گیا تھا تا کہ امریکہ کا مالی انحطاط و انہدام شروع ہو جائے اور ساری دنیا پر امریکہ کا معاشی غلبہ ختم ہو

جائے۔ اس نئے مالی طریقہ کار کا نام ہے بین الاقوامی
تمویل (International Investment) کا آغاز جس کا دوسرا نام
ہے ملٹی نیشنل کارپوریشنز (Multinational Corporations) کا
قیام۔ چنانچہ 1960 میں اچانک منصفہ شہود پر آکر دیکھتے دیکھتے ان
MNC's نے تکنیکی برتری اور مالی وسائل کی زبردست طاقت کے ذریعہ
پوری دنیا پر قبضہ کر لیا۔ اس کا سب سے بڑا اثر یہ ہوا کہ امریکہ کا مالی غلبہ پوری
دنیا سے ختم ہو کر ایسی کمپنیوں کے ہاتھوں میں چلا گیا جو دراصل کوئیکبک مقررہ کے
ذیلی ادارے تھے۔ اس طرح یکا یک دنیا میں ایک نئے بین الاقوامی مالیاتی
سسٹم
(International Monetary System) کا آغاز ہو گیا جس پر امریکہ کا
کوئی اثر نہ تھا۔

تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Layna Mosley: Global Capital & National
Governments: Cambridge University Press, 2003.

(2) Fortune No. 13, 2nd August, 2004: 2004

Global 500: The World's Largest Corporations.

(ب) کوئیکبک مقررہ نے 1960 سے پوری دنیا میں زبردست بین الاقوامی نقدی کی
کمی (Shortage of International Liquidity) پیدا کر دی اور اس
طرح عالمی طور پر آزاد تجارت (Free Trade) کو تقریباً مفلوج کر دیا۔

(ج) 1970 کی پوری دہائی میں کوئیکی مقتدرہ نے پوری دنیا میں اپنے ذیلی اداروں کی طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے افراط زر میں اضافہ (Rising World Inflation) کو مسلسل اور مستقل حالت بنا دیا جس نے پوری دنیا میں بشمول امریکہ بین القوامی ادائیگیوں (International Payments) میں زبردست عدم توازن (Imbalance) پیدا کر دیا اور ساری دنیا میں معاشی ترقی (Economic Growth) کو خطرہ پیدا کر دیا۔

(د) 1972 آتے آتے دنیا کی صورت حال اب تر ہو گئی اور اس طرح کوئیکی مقتدرہ کے دو ادارے آئی ایم ایف (IMF) اور ورلڈ بینک (WB) کے ایک نئے رول اور کردار کا اجراء ہوا۔ ان کا رول اب وسیع الاطراف ہو گیا اور اس طرح انہوں نے اسپیشل ڈراونگ رائٹس (SDRs) کے ذریعہ پوری دنیا کے اکثر ممالک کو براہ راست غلام بنا لیا۔

(۲) امریکی مالی انحطاط / انہدام:

(۱) 1960: امریکہ میں ادائیگیوں کے خسارے (Payment Deficit) کا زبردست آغاز ہو گیا۔ چنانچہ پوری دنیا میں ڈالر بے وقار ہو گیا۔ جس کا لازمی نتیجہ برآمد ہوا۔ ڈالر کا سونے کے تناظر میں Devaluation۔ یہ صورت حال جا کر ختم ہوئی ڈالر کا دوسری کرنسیوں کے مقابلے میں Devaluation پر۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سونے کی طلب میں اضافہ ہو گیا۔

(۲) 1968: صرف آٹھ سالوں میں امریکہ کی مالی حالت اور مالی ادائیگیوں کی صورت حال اتنی ابتر ہو گئی کہ ساری دنیا کے سنٹرل بینک کے سربراہان کی

ایک مینٹنگ بلانی پڑی جس میں فیصلہ لیا گیا کہ اب دنیا میں سونے کے دو بازار
(Two Markets of Gold) کام کریں اور امریکہ کو اسے بادل ناخواستہ مان
لینا پڑا۔

(۳) 1970: اگلے دو سالوں میں امریکہ کی مالی حالت مزید ابتر ہو گئی اور اس کے
ادائیگی خسارے (Payments Deficit) میں تاریخ کا سب سے بڑا اضافہ ہو
گیا۔ اب امریکہ تیزی سے مقروض ہونے لگا۔

(۴) 1971: امریکہ کے ذمہ واجب الادا قرضوں کی حالت یہ ہو گئی کہ امریکہ کو
جرمنی کو مجبوراً اجازت دینی پڑی کہ ڈویجے مارک کی قیمت میں ڈالر (US
Dollar) کے مقابلے میں اضافہ (Floating upward) کر دے۔

(۵) 1971: امریکہ کے اس فیصلہ نے امریکہ کے لئے ایک مالی بحران پیدا کر دیا
۔ چنانچہ ڈالر کی حالت اتنی خراب ہو گئی کہ امریکہ کو مجبور ہو کر ڈالر کے سونے میں
تبادلہ کو معطل (Suspension of Convertibility of Dollar into Gold) کرنا
پڑا۔

(۶) 1971: اس بگڑی ہوئی صورت حال کو سنبھالنے کے لئے امریکہ کو
دسمبر 1971 کو (Smithsonian Agreement) مجبوراً تسلیم کر لینا پڑا جس
کے تحت (Realignment of Exchange Rate) کیا گیا۔ اس طرح
سونے کے مقابلے میں ڈالر Devalue ہو گیا۔

(۷) 1973: امریکہ کی مالی صورت حال مسلسل بگڑتی گئی۔ 1973 آتے
آتے امریکہ کی صورت حال کرنٹ اکاؤنٹ میں ادائیگی

(Balance of Payment on Current Account) کے حوالے سے

مزید خراب ہوگئی۔ چنانچہ ٹھیک ایسے موقع پر کوکبی مقتدرہ نے ایک

نئے (International Monetary System) کو جاری کیا اس

طرح Bretton Wood System کا خاتمہ ہو گیا اور ایک نیا مالی نظام

نافذ العمل ہو گیا۔ اس کے تحت پلک دار تبادلہ شرح (Flexible Exchange

Rate) نافذ کیا گیا اور امریکہ کو اسے مجبوراً قبول کرنا پڑا۔

(۸) 1973:1973 سے ایک عالمی بحران کا آغاز ہوا۔ اگرچہ اس کا آغاز مشرق

وسطی سے ہوا لیکن اس کا سب سے زیادہ فائدہ کوکبی مقتدرہ کو ہوا۔ تیل پیدا کرنے

والے ملکوں کے فیصلہ نے تیل کا بحران (Oil Crisis) پیدا کر دیا۔ تیل پیدا

کرنے والے ملکوں بالخصوص عربوں کا یہ عمل صرف سیاسی یا جذباتی تھا جس کا خود

عربوں کو کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ بلاشبہ کوکبی مقتدرہ کے مالیاتی ادارے نئی آمدنی

سے شکم سیر ضرور ہو گئے۔ امریکہ کی حالت مزید ابتر ہو گئی۔

(۹) 1982:1982 میں کوکبی مقتدرہ نے ساری دنیا میں Recession لا دیا۔

(۱۰) 1984:1984 میں دنیا کی مالی تاریخ میں ایک عجوبہ وقوع پزیر ہوا۔ آج تک

یہ بات معممہ ہے کہ 1984 میں امریکہ کی معشیت اچانک اور بلا سبب

بہتری (Recovery) کی طرف آگئی ہر چند کہ ڈالر کی قیمت میں اضافہ ہو رہا تھا۔

(۱۱) 1984: پھر دیکھتے دیکھتے اچانک دوسرا عجوبہ وقوع پزیر ہونے لگا۔ امریکہ کی

معشیت اچانک پھر دھسنے لگی جس کا ساری دنیا پر اثر پڑنے لگا۔

(۱۲) 1985: ڈالر کی قیمت مسلسل گرنے لگی اور روکنے کی تدبیر کے باوجود اس کا

گرنا جاری رہا۔ ڈالر کی قیمت ہر تدبیر کے باوجود گرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ 1988 آگیا۔ ادھر تب تک سوویت یونین کا انہدام آخری مرحلہ تک پہنچ چکا تھا اور ادھر امریکی زمین انہدام کے لئے پوری طرح تیار ہو چکی تھی۔

(۱۳) 1987:1987 میں ساری دنیا میں مالی بحران پیدا ہو گیا۔ ادھر ڈالر کی قیمت تھی کہ مسلسل گھٹ رہی تھی۔

(۱۴) 1960:2004 سے ڈالر مسلسل کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ ڈالر کی قیمت مسلسل گرتی جا رہی ہے۔ چنانچہ دسمبر 2004 آتے آتے اس کی صورت ابتر ہو چکی ہے۔
جریدہ اکانومسٹ:

Economist: Special Report: The Future of the Dollar; The Passing of the Buck December 4, 2004)

لکھتا ہے:

"This Combinations of events has led some economists to ponder the once unthinkable: might the dollar lose its Reserve Currency Status?"

ترجمہ: حوادث کے مجموعہ نے بعض ماہرین معاشیات کو ایک ایسی بات کے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے جس کا کبھی تصور کرنا بھی محال تھا: کیا ڈالر (Reserve Currency Status) کھو چکا ہے؟۔

اس صورت حال کا تجزیہ کرتے ہوئے وہ مزید لکھتا ہے:

"Where the dollar has failed is as a store of value. Since 1960 the dollar has fallen by around

two-thirds against the Euro (using Germany's Currency as a proxy before 1999) and the Yen..... Never before has the guardian of the world's main reserve currency been its biggest debtor. And a debtor may be tempted to use devaluation to reduce its external deficit-hardly a desirable property for reserve currency."

ترجمہ: ڈالر جہاں ناکام ہو گیا ہے وہ ہے بحیثیت مخزن قدر۔ 1960 سے ڈالر مسلسل گر رہا ہے۔ اس کی گراوٹ یورو (Euro) اور ین (Yen) کے مقابلے میں ہے۔ اس سے پہلے کبھی بھی عالمی قدر کے مخزن کانگراں خود سب سے بڑا مقروض نہیں تھا۔

گویا تاریخ کا مسلسل جائزہ لینے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کوئی مقتدرہ نے 1960 سے لے کر اب تک امریکہ کی اقتصادیات کو پوری طرح کھوکھلا کر دیا ہے۔ (مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں):

(1) OECD's Economic Outlook, 2004.

(2) The Economist: January 1, 2005: "In Search of Golden Egg" & "Further to Fall".

(۳) غیر شمار کردہ معیشت: (Unaccounted-Budgeted-Economy)

امریکہ بنیادی طور پر دو طرح کی معیشت پر ایستادہ رہا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم

شاکلہ کی معیشت کا بجٹ ظاہر اور زیر شمار ہوتا ہے جب کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ کی

معیشت لا معلوم اور مخفی اور ہر طرح کی شماریات سے پرے ہوتی ہے۔ 1960 کے بعد ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ کی لا معلوم اور مخفی معیشت امریکہ سے غائب ہونے لگی جس نے پورے ملک میں لا معلوم، ناقابل گرفت اور ناقابل فہم عدم استحکام پیدا کر دیا ہے۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(Chris Sanders & Catherine Austin Fitts: The Black Budget of The United States: The Engine of a "Negative Return Economy", World Affairs, Vol. 8, No. 2).

(۳) کوہنہ مقتدرہ کے ذریعہ ریاستہائے متحدہ امریکہ پر تازہ ترین حملہ جو دراصل 1960 میں VINC's کی نئی فوج کے میدان میں لانے کے بعد اس نوعیت کا دوسرا سب سے بڑا حملہ ہے ایک نئے طریقہ سے کیا گیا ہے جسے موجودہ عہد کی اصطلاح میں (Off-Shore-Outsourcing) کہا جاتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ (Off-Shore-Outsourcing) کا حملہ امریکہ کے لئے Coup-de-Grace ثابت ہوگا۔ اب ایسا محسوس ہونے لگا ہے کہ امریکہ زیادہ دیر تک مزاحمت نہیں کر سکتا۔ ان تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

Daniel W. Drezner: The Outsourcing
Bogeyman" in Foreign Affairs May/June, 2004.

(۲۴) علمی و تکنیکی انحطاط/انہدام

(Scientific & Technological Disruption)

(۱) 25 مئی 1961 کو صدر کینیڈی کے خطاب "Urgent National Need"

سے بھر کر امریکہ کے خلاف کوہبی مقتدرہ کی وہ خوف ناک جنگ شروع ہو گئی جس کا مقصد کوہبی مقتدرہ کے ذریعہ جلد از جلد ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو علمی اور تکنیکی طور پر ڈھا کر اور منہدم کر کے کھنڈر میں تبدیل کر دینا تھا۔ چنانچہ چار مرحلوں میں علمی و تکنیکی انحطاط یا انہدام (Disruption) کا منصوبہ پورا کیا جانے لگا۔ یہ چار طریقے درج ذیل ہیں:

(۱) امریکہ میں واقع اعلیٰ ترین کوہبی علمی و تکنیکی اداروں کو ختم کر دینا اور ان کے تعاون سے امریکی اداروں کو محروم کر دینا۔

(۲) کوہبی مقتدرہ کے ذریعہ امریکی کانگریس کے دونوں ایوانوں پر دباؤ ڈال کر امریکی اعلیٰ ترین علمی و تکنیکی اداروں کو مالی تنگی میں مبتلا کر دینا اور ان کے لئے قلیل مالی بجٹ کی منظوری دینا۔

(۳) کوہبی مقتدرہ کے معاشی اور صنعتی اداروں کے ذریعہ خالص امریکی اعلیٰ ترین تکنیکی تحقیقی اداروں کو ملنے والے تعاون کو ختم کر دینا۔

(۴) ان سب رکاوٹوں کے باوجود جاری رکھے جانے والے کاموں کو تخریبی اور دیگر ذرائع سے سبوتاژ کرنا۔

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ میں 1961 کے معاہدہ اعلیٰ ترین علمی و تکنیکی انحطاط یا انہدام درج ذیل ہیں:

(۱) جیٹ پروپلسن لیبرٹری (Jet Propulsion Laboratory) کا انحطاط اور انہدام۔

(۲) کیلیفورنیا انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی (Caltech) کا انحطاط اور انہدام۔

(۳) ناسا (NASA) کا انحطاط اور انہدام۔

ان اداروں کے انحطاط اور انہدام کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Clayton R. Koppes: JPL. And The American Space Programme: Yale University Press: New Haven, 1982.

(2) Carl Sagan: Pale Blue Dot: A vision of the Human Future in Space, Random House Inc., 1994.

(3) Victor K. McElheny: Watson and DNA: Making A Scientific Revolution: Perseus Publication, New York, 2003.

(۳) گزشتہ چالیس سالوں کے دوران امریکہ کے تقریباً تمام اعلیٰ ترین علمی اور تکنیکی ادارے منہدم کر دیئے گئے ہیں۔ وہاں تکنیکی انحطاط کا آخری دور شروع ہو چکا ہے۔ کوئی مقتدرہ کے بعض شعبے امریکہ کو شدید ذہنی تناؤ میں مبتلا کرنے اور رکھنے کے لئے پرائیویٹ مہم جوئی کر رہے ہیں۔ مثلاً گزشتہ ایک سال میں خلا میں جانے کی پرائیویٹ کوشش۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Carl Franklin: Why Innovation Fails: Spiro Press, London, 2003.

(2) Banking on Technology: The Economist Technology Quarterly, The Economist 6th September, 2003.

(۴) کوہکی مقتدرہ کے ذریعہ گزشتہ چالیس سالوں میں امریکہ کے علمی اور تکنیکی انحطاط اور انہدام کا کام اتنا آگے بڑھ چکا ہے اور امریکہ اس قدر پس ماندہ بنا دیا گیا ہے کہ کوہکی مقتدرہ اب دوسرے مرحلے میں ان امور کو امریکی عوام کی نظروں میں معاشرتی اور عوامی مسئلہ بنا کر پوری امریکی قوم کو ذہنی تشنج میں مبتلا کر دینا چاہتا ہے۔ چنانچہ اس کا حالیہ مظاہرہ 2004 میں اس وقت ہوا جب امریکہ میں انتخابات ہونے جا رہے تھے۔ عالمی طور پر شہرت یافتہ اور فی الواقع کوہکی مقتدرہ کے دو علمی ستون — دواعلیٰ ترین سائنس جریڈوں —

(۱) نیچر (Nature) — اور

(۲) سائنس (Science) —

نے بالترتیب 15 اور 20 سوالات کے ذریعہ امریکی صدارت کے حالیہ امیدواروں کے توسط سے امریکی عوام کو اس علمی اور تکنیکی انہدام کے تناظر میں ہیجان اور تشنج میں مبتلا کرنے کی کوشش کی۔

یہی کام ایک اور شہرت یافتہ پریشر گروپ (Pressure Group) — یونین آف کن سرنڈ سائنٹسٹس (Union of Concerned Scientists) — مسلسل کرتا آرہا ہے۔

(۲۵) تنفیذی اور انتظامی انحطاط / انہدام

(Administrative & Bureaucratic Disruption)

(۱) کوہکی مقتدرہ کے ذریعہ دنیا کو بالواسطہ اور بلاواسطہ پوری شدت سے باور کرایا جا رہا ہے کہ امریکہ اب ایک پس ماندہ ملک ہو چکا ہے۔ وہاں تنفیذی اور انتظامی

انحطاط اپنے عروج پر ہیں اور اب امریکہ اس حوالے سے قابل اعتماد نہیں رہا۔ 1963 سے کوئیکی مقتدرہ کے ذریعہ امریکہ کو تنفیذی اور انتظامی طور پر منہدم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ عمل نہ صرف اندرونی اور حقیقی طور پر ہو رہا ہے بلکہ اب اس کا خوب خوب پروپیگنڈہ کیا جانے لگا ہے۔ امریکی تاریخ میں درج ذیل بحران اسی کی علامت ہیں:

(۱) واٹرگٹ اسکینڈل (Watergate Scandal)

(۲) ٹاور کمیشن معاملہ (Tower Commission Affair)

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے جس صدر نے کوئیکی مقتدرہ کی تنفیذی اور انتظامی انہدام کو روکنے یا انہدام کی مزاحمت کرنے کی کوشش کی اس کے خلاف کوئیکی مقتدرہ نے زبردست مہم جوئی کی تاکہ اس کے دور میں تنفیذی اور انتظامی انحطاط کو زیادہ سے زیادہ ابھار کر پیش کیا جائے۔ چنانچہ ریگن، جارج۔ ایچ۔ ڈبلیو بش، کلنٹن اور جارج ڈبلیو بش اس اعتبار سے سرفہرست ہیں۔ حالیہ دنوں میں شائع ہونے والے مندرجہ ذیل چند مطبوعات کا جو شخص بھی دقیق مطالعہ کرے گا وہ اس نکتہ کو بخوبی پا جائے گا:

(1) The Complete Investigation: The 9/11 Report: The National Commission on Terrorist Attacks Upon the United States: Saint Martin's Press, August 2004.

(2) Richard A. Clarke: Against All Enemies: Simon & Schuster, New York, 2004.

(3) Seymour M. Hersh: Chain of Command: The Road From 9/11 To Abu Graib: Harper Collins Publishers, New York, 2004.

(۳) کوہبی مقتدرہ اس نکتے کو واضح کرنے کے لئے کچھ دوسرے ذرائع بھی استعمال کرتا رہا ہے جنہیں خفیہ بالواسطہ ذرائع کہا جاسکتا ہے۔ حالیہ دنوں میں استعمال کئے گئے ان بالواسطہ ذرائع میں دو قابل ذکر ہیں:

(۱) جنگ عراق سے قبل اسرائیل کی IDF کے ذریعہ امریکی فوجوں کو تربیت دینے کی تشہیر کرنا۔

اس کے ذریعہ دراصل دنیا کو اور بالخصوص امریکی عوام کو نفسیاتی طور پر باور کرایا جا رہا ہے کہ امریکی فوج اب اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے دوسرے درجہ کی فوج بن کر رہ گئی ہے اور اسے اسرائیلی IDF تربیت دیتے ہیں۔

(۲) حالیہ عراق مہم کے دوران متعدد موقعوں پر برطانوی فوجوں کا ان علاقوں کا کمانڈ اپنے ہاتھوں میں لے لینا جہاں امریکی فوجیں بظاہر ناکام ہو گئیں یا انھیں سخت مزاحمت کا سامنا ہوا:

یہ عمل بھی مذکور عمل کی طرح ہی امریکی فوجوں کو دوسرے درجہ کی فوج ثابت کرنے کی ایک بالواسطہ کوشش ہے۔

(۳) کوہبی مقتدرہ کے ذریعہ دنیا میں اس بات کی تشہیر کی جاتی کہ سراغ رسانی کے حوالے سے امریکہ اب ایک پس ماندہ ملک بن کر رہ گیا ہے:

چنانچہ گزشتہ کئی سالوں سے اس بات کو زیادہ سے زیادہ ابھارنے کی کوشش کی

جاری ہے کہ امریکہ سراغ رسانی کے حوالے سے پس ماندہ اور ناکام ہے۔

(۴) آپریشن کے منصوبوں کو زیر تعمیل لانے میں پس ماندگی:

کوئیکی مقتدرہ کے ذریعہ اس بات کو زیادہ سے زیادہ ابھارا جا رہا ہے کہ امریکہ کسی مہم (Expedition or Operation) پر اپنی تنفیذی اور انتظامی عدم صلاحیت یا زوال صلاحیت کی وجہ سے عمل کرنے اور اسے کامیاب کرنے کی قوت و صلاحیت سے محروم ہو چکا ہے۔

(1) Peter G. Peterson: Running On Empty: How the Democratic And Republican Parties Are Bankrupting Our Future And What Americans Can Do About It: Farrar, Straus, and Giroux, 2004.

(2) Eliot A. Cohen: History And the Hyperpower: Foreign Affairs: July/August, 2004.

(۲۶) سیاسی انحطاط/انہدام (Political Disruption):

کوئیکی مقتدرہ کے سامنے زیادہ مزاحمت کرنے والے ادوار میں جیسا کہ صدر جارج ایچ ڈبلیو بش سے جارج ڈبلیو بش تک واضح طور پر دیکھا گیا کہ اس بات کو باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ امریکہ اب کسی تیسری دنیا کے ملک کی طرح سیاسی انحطاط کا شکار ہو چکا ہے مثلاً اب وہاں انتخابی دھاندلیاں ہوتی ہیں۔ اور ان انتخابی دھاندلیوں سے توقعات، امیدوں اور اندازوں سے یکسر مختلف نتائج سامنے آنے لگے ہیں۔ چنانچہ حالیہ انتخابات کے موقع پر بھی

اور اس سے زیادہ گزشتہ انتخاب (2000) کے موقع پر ایسا کیا گیا۔ حالیہ انتخابات کے نتائج آنے کے بعد تو یہاں تک باور کرایا جانے لگا کہ ملک دو ٹکڑوں میں عمودی (Vertically) طور پر منقسم ہو چکا ہے اور یہ کہ ایسا ہونا ایک خطرناک بات ہے اور ایک قومی مفاہمت (National Reconciliation) کی اشد ضرورت ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

(1) Timothy Garten Ash: American Blues: The Guardian November 19, 2004.

یہودی۔ عیسائی اختلاف

(۱) کوکبی مقتدرہ کے اہداف کی تکمیل کے حوالے سے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ عدم موافقت، نافرمانی، اور سرتابی کی غیر معمولی مثال بنتا جا رہا ہے۔ اور کوکبی مقتدرہ کے غصہ کا مورد۔ عین ممکن ہے کہ اس کا تعلق آنے والے دنوں میں کوکبی مقتدرہ کے امریکہ: نیم شاکلہ کے حوالے سے زیادہ وسیع الاطراف اور انہدام کرانے کے ارادے سے ہو۔

(۲) کوکبی مقتدرہ سے عدم موافقت کی یہ موجودہ روش 1989 سے شروع ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ اس عاجز کے تجزیہ کے مطابق اس کے کم از کم درج ذیل دو اسباب ہو سکتے ہیں:

(۱) وٹیکن عنصر (Vatican Factor): وٹیکن عنصر سے مراد ساری دنیا اور بالخصوص امریکہ کے حوالے سے پوپ جان پال دوم (1978- کی تاریخی تفکیر، تدبیر اور اس کی تعمیل ہے۔

(۲) بوش عنصر (Bush Factor): بوش عنصر سے مراد بنیادی طور پر جارج ہر برٹ والکر بوش (پیدائش 12 June, 1924) کی تاریخی تدبیر اور اس کی تعمیل ہے۔

(۳) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کوکبی مقتدرہ سے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کی پالیسیاں درج ذیل عنوانات کے تحت زیادہ مختلف اور بسا اوقات متصادم ہوتی جا رہی ہیں:

Chinese Policy	چینی پالیسی	(۱)
----------------	-------------	-----

Central Asia Policy	وسطی ایشیا پالیسی	(۲)
Middle East Policy	مشرق وسطی پالیسی	(۳)
Space Policy	خلائی پالیسی	(۴)
Economic/Financial Policy	معاشی/ مالی پالیسی	(۵)
Anti-Terrorism Policy	دہشت گردی مخالف پالیسی	(۶)

(۴) کوہی مقتدرہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے مابین اندرونی Fault-Line اور اس کے حقیقی تناؤ کے سمجھنے میں اس عاجز کے نزدیک بہت سے موانع ہیں: مثلاً عالم اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف امریکہ کی گزشتہ 15 سالوں میں کی گئی کارروائیوں کا ”مطلق جائزہ“۔

چنانچہ گزشتہ 15 سالوں میں امریکی کارروائیاں کا مطلق جائزہ عام طور اس نتیجہ تک پہنچاتا ہے کہ امریکہ نے عالم اسلام اور امت مسلمہ کو تباہ و برباد کرنے کی دانستہ کوشش کی۔ لیکن حالیہ دنوں میں یقیناً کچھ باتیں ایسی کھل کر سامنے آئی ہیں جو دیگر طریقوں سے بھی حقیقی صورت حال کو سمجھنے کی ضرورت کا شدت سے احساس دلاتی ہیں۔ مثلاً کسی ایسے جائزہ کو چار کسوٹیوں پر پرکھ کر۔ یہ چار کسوٹیاں درج ذیل ہیں:

(۱) عالم اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف کوہی مقتدرہ نے ریاستہائے متحدہ

امریکہ: نیم شاکلہ کو کس ہدف تک جانے کے لئے مجبور کیا؟

(۲) کیا اس ہدف تک جانے کے لئے ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے

پاس قوت، صلاحیت اور مواقع تھے؟

(۳) کیا کوہی مقتدرہ کے ذریعہ متعین کردہ اس ہدف تک ریاستہائے متحدہ

امریکہ: نیم شاکلہ گیا؟ اصل متعینہ ہدف اور پورا کردہ ہدف کا درمیانی فاصلہ کتنا باقی رہا؟

(۴) اصلی ہدف تک نہ پہنچنے کے اصلی اسباب و علل کیا تھے؟

(۵) اس حوالے سے جب واقعات و حوادث پر غور کیا جاتا ہے تو درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

(۱) کوئی مقتدرہ نے عالم اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف جو اہداف رکھے وہ نہایت بڑے، خطرناک، تباہ کن اور متعین تھے۔

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے پاس وہ ساری قوت اور صلاحیت تھی جس سے وہ متعین اہداف پورے ہو سکتے تھے۔ خواہ امریکہ کے ذریعہ ایسا کرنے سے امت مسلمہ پر روئے ارض پر قیامت صغریٰ برپا ہو جاتی اور امت ناقابل بیان جانی اور مالی صدمات سے دوچار ہو جاتی۔

(۳) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کوئی مقتدرہ کے نزدیک مایوس کرنے کی حد تک متعین اہداف کو پورا کرنے میں ناکام ہوا۔ یعنی جو کچھ پورا کیا گیا وہ اصل ہدف سے بہت کم تھا اور کوئی مقتدرہ کو سخت مایوس کرنے والا تھا۔

(۴) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے نزدیک اصل ہدف سے بہت کم پورا کرنے کے متعدد اسباب تھے لیکن جو بات سب سے زیادہ چونکانے والی سامنے آتی ہے وہ ہے: ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے اعلیٰ ترین ذمہ دار کی اصل ہدف تک جانے کے حوالے سے جھجک، عدم آمادگی اور نیم دلانہ کوشش جسے کوئی مقتدرہ نے امریکہ کی صریح ناکامی اور نااہلیت قرار دیا حتیٰ کہ بعض اوقات سازش

اور ساتھ گانٹھ کی حد تک مجرمانہ عمل۔ حالیہ دنوں میں سامنے آنے والی چند ڈاکومینٹری فلمیں اور کتابیں اس پر غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں: مثلاً

- (1) BBC: World Service: Documentary on the 10th Anniversary of Gulf War-I.
- (2) Bob Woodward: Bush At War: Simon & Schuster, New York, 2002.
- (3) Bob Woodward: Plan of Attack: Simon & Schuster, New York, 2004.
- (4) The Complete Investigation: The 9/11 Report: The National Commission on Terrorist Attacks Upon the United States: Saint Martin's Press, August 2004.
- (5) Richard A. Clarke: Against All Enemies: Simon & Schuster, New York, 2004.
- (6) Seymour M. Hersh: Chain of Command: Harper Collins Publishers, New York, 2004.
- (7) Craig Unger: House of Bush, House of Saud: The Secret Relationship Between the World's Two Most Powerful Dynasties: Scribner, 2004.
- (8) Steve Coll: Ghost Wars: The Secret History of

the CIA, Afghanistan, and Ben Laden. From the Soviet Invasion to September 10, 2001: Penguin Press; 2004.

(9) Bernard Lewis: What Went Wrong? Oxford University Press, 2002.

(10) Bernard Lewis: The Crisis of Islam: The Modern Library, New York, 2003.

(11) Samuel P. Huntington: Who Are We? America's Great Debate: Penguin Books, 2004.

(12) Stefan Halper & Jonathan Clarke: America Alone: The New Conservatives and the Global Order: Cambridge University Press, 2004.

(13) George Soros: The Bubble of American Supremacy: Correcting the Misuse of American Power: Pheonix, United Kingdom, 2004.

(۵) کوئچی مقتدرہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے مابین دوری اور کشاکش

بڑھتی جا رہی ہے جس کے درج ذیل اسباب معلوم ہوتے ہیں:

(۱) خلائی پروگرام کا آغاز: جارج ڈبلیو بوش نے 4 جنوری 2004 میں نئے خلائی

پروگرام کا آغاز کر دیا ہے۔

اندرون کی کشمکش کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Martian Health Threat: Science: Dec, 2004.

(2) Seth Shostak: Checking Martian Health Threat: The Guardian, December 8, 2004.

(3) B.I. Koerner: NASA's Germbuster: Wired, December 12, 2004, P.229.

(۲) انتخابات میں کامیابی: جارج ڈبلیو بوش نے نومبر 2004 کے انتخابات میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔

(۳) امریکی یک طرفگی: جارج ڈبلیو۔ ایچ۔ بوش (پیدائش 12 June, 1924) نے پہلی بار جنگ خلیج اول (1991) کا 100 گھنٹوں میں خاتمہ کر کے علانیہ طور پر اور اپنے پہلے دور صدارت (2000-2004) کے ابتدائی سات مہینوں میں جارج ڈبلیو بوش (پیدائش 6 July, 1946) نے عراق پر حملہ کرنے سے گریز کر کے — اس پالیسی کا اتباع کرتے ہوئے — امریکی یک طرفگی (Unilateralism) کا مظاہرہ کیا۔ یہ بات کوہکی مقتدرہ کو دراصل براہ راست چیلنج دینے کے مترادف تسلیم کی گئی۔ دنیا کی غالب طاقتوں کی جانب سے یک طرفگی (Unilateralism) کوئی نئی شے ہے اور نہ معیوب۔ غالب طاقتوں کی یک طرفگی (Unilateralism) ہو یا ہمہ طرفگی (Multilateralism) دونوں بہر صورت موقع کی مناسبت سے استعمال ہونے والے ہتھیار ہیں۔ کمزور اقوام ہمیشہ نقصان (Receiving End) میں رہے ہیں۔ جہاں تک کوہکی مقتدرہ کا سوال ہے اس نے تو ان دونوں اصولوں کو باضابطہ قانون کی شکل دے دی ہے جس کی سب سے اچھی مثال سلامتی کاؤنسل ہے۔ کوئی قرارداد کثرت رائے سے یا

اتفاق رائے سے پاس ہو جائے تو ہمہ طرفگی (Multilateralism) ہے۔ ورنہ بڑے سے بڑے ظلم کے خلاف کارروائی کی بات تو دور رہی محض مذمتی قرارداد بھی وینو کے ذریعہ روک دی جائے یہ یک طرفگی (Unilateralism) ہے اور یہ دونوں از روئے قانون درست قرار دیئے گئے۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج کو کبھی مقتدرہ کو امریکی یک طرفگی بری کیوں لگ رہی ہے؟

دراصل اس کی کنہ یک طرفگی (Unilateralism) میں نہیں بلکہ (Totalitarianism) میں پوشیدہ ہے۔ یہ وہ شے ہے جس سے کو کبھی مقتدرہ کو ہمیشہ خوف رہا ہے۔

تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Hannah Arendt: The Totalitarianism: Harcourt, Brace & World, New York, 1968.

اب پہلی بار کو کبھی مقتدرہ کو امریکی یک طرفگی (Unilateralism) میں عیسائی نوٹلی ٹیریزم (Christian Totalitarianism) کا زہر پھیلتا محسوس ہو رہا ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ فرمائیں:

(1) Bob Woodward: Plan of Attack: Simon & Schuster, New York, 2004, Page No. 9.

(2) Felipe Fernandez-Armesto: Millennium: Black Swan, 1996, Page No. 695-710.

(3) Timothy Garton Ash: American Blues: The

Guardian, November 19, 2004.

(۶) کوئبی مقتدرہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے مابین روز بروز بڑھتی کشاکش کا اظہار اس فیصلہ سے بھی ہوتا ہے جو 25 اکتوبر 2004 کو لیا گیا۔ 25 اکتوبر 2004 میں بالآخر کوئبی مقتدرہ نے اپنے چلے آرہے مرکز اصلی یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ اور نئے مرکز اصلی یعنی چین اور نئے یورپ کے مابین پہلا اسٹریٹجک تقسیم یا الگاو (Strategic Division or Separation) کا باضابطہ فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ امریکہ کے زیر انتظام گلوبل پوزیشننگ سٹم (Global Positioning System (GPS)) کے متوازی نیا گلوبل پوزیشننگ سٹم گیلیلیو (Galileo) قائم کر دیا گیا ہے اور چین اور نئے یورپ کو اس میں باہم مدغم (Club) کر دیا گیا ہے۔

(۷) طویل مدتی منصوبہ بندی کی چوتھی شق کے تحت یہودیت۔ عیسائیت معرکہ آرائی کو اسلام۔ عیسائیت معرکہ آرائی میں بدلنے کے حوالے سے کوئبی مقتدرہ کے ذریعہ درج ذیل ٹھوس اقدامات ہوئے۔ یہ بات جداگانہ ہے کہ ان میں بعض پوری طرح ناکام ہو گئے اور بعض جزوی طور پر کامیاب ہو سکے:

- (۱) سوویت یونین۔ افغانستان جنگ برائے عیسائیت۔ اسلام معرکہ آرائی۔
- (۲) امریکہ۔ امت مسلمہ جنگ برائے عیسائیت۔ اسلام معرکہ آرائی جس کے تحت:

(۱) جنگ خلیج اول 1990-91

(۲) 9/11 ورلڈ ٹریڈ سینٹر (WTC)، پنٹاگون اور ہائٹ ہاؤس پر مبینہ حملہ

(۳) امریکہ۔ افغانستان جنگ (2001-

(۳) امریکہ۔ عراق جنگ (2003-

(۳) بظاہر مسلمان ترک باشندہ محمد علی آغا (Mehmat Ali Agea) کے ذریعہ

پوپ جان پال II پر 13 مئی 1981 کو نا کام قاتلانہ حملہ کرانا۔

(۴) بابری مسجد کا 6 دسمبر 1992 کو انہدام۔ برائے ہندومت

۔ اسلام معرکہ آرائی۔

دجالی کمانڈ

(۱) کوہی مقتدرہ روئے ارض پر اور ماوراء ارض میں جس قوت قاہرہ کا حامل ہو چکا ہے اس کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ یہی قوت قاہرہ اور اس کے تحت حاصل کردہ یا وضع کردہ اسلحے، مورچے اور سہولیات (Facilities) جو زمین اور زمین کے باہر خلاء بسیط میں پھیلے ہوئے ہیں آئندہ دجالی کمانڈ اینڈ کنٹرول (Dajjalian Command & Control) کی شکل اختیار کر لیں گے۔ ظاہر ہے یہ قوت قاہرہ محض انسانوں سے لڑنے کے لئے حاصل نہیں کی گئی ہے بلکہ تمام مطیع رب مخلوقات بالخصوص اہل ایمان، ملائکہ بلکہ خود اللہ رب العالمین سے لڑنے کے لئے وضع کی گئی ہے اس لئے ان کی صورت اور طاقت کا اندازہ کرنا آسان نہیں۔ تاہم ذیل میں اس کمانڈ اینڈ کنٹرول کی ظاہر ہونے والی ممکنہ صورت سے متعلق چند باتیں درج کی جاتی ہیں:

(۲) یہ بات باخبر لوگوں کو معلوم ہے کہ کوہی مقتدرہ کے لئے سب سے زیادہ فکر مند کرنے والی چیز توانائی کا منبع (Energy Source) رہی ہے۔ ان کی ہمیشہ سے یہ خواہش اور کوشش رہی کہ ان کو کوئی ایسا توانائی کا منبع ہاتھ آجائے جو اس زمین سے اور اس کی ضرورت سے انہیں بے نیاز کر دے۔

گزشتہ چالیس سالوں میں ظاہر ہونے والے بعض قرائن سے ایسا لگتا ہے کہ انہیں توانائی کا کوئی ایسا منبع ہاتھ آ گیا ہے خواہ ابھی اسے پوری طرح قابل عمل بنانے اور زیر استعمال لانے

میں انھیں کچھ وقت لگے گا۔ کوہبی مقتدرہ اسے توانائی کا نیا منبع (New Energy Source) کا نام دیتا ہے۔

(۳) کوہبی مقتدرہ کا دجالی کمانڈ اور کنٹرول (Dajjalian Command & Control)

درج ذیل شعبوں پر مشتمل ہوگا جسے وہ قائم کر چکے ہیں:

Territorial Command & Control	ارضی کمانڈ اور کنٹرول	(۱)
Naval Command & Control	بحری کمانڈ اور کنٹرول	(۲)
Aerial Command & Control	فضائی کمانڈ اور کنٹرول	(۳)
Sub-Terranean Command & Control	زیر ارضی کمانڈ اور کنٹرول	(۴)
Sea-Bed Command & Control	زیر بحری کمانڈ اور کنٹرول	(۵)
Space Command & Control	خلائی کمانڈ اور کنٹرول	(۶)
Lunar Command & Control	قمری کمانڈ اور کنٹرول	(۷)
Inter-Planetary Command & Control	بین سیارگانی کمانڈ اور کنٹرول	(۸)
Inter-Stellar Command & Control	بین ستارگانی کمانڈ اور کنٹرول	(۹)
Inter-Galactic Command & Control	بین کہکشانی کمانڈ اور کنٹرول	(۱۰)

(۳) کوہبی مقتدرہ کے ذریعہ قائم کردہ قمری، بین سیارگانی، بین ستارگانی اور بین

کہکشانی کمانڈ اور کنٹرول (Lunar, Inter-Planetary, Inter-Stellar and

Inter-Galactic Command & Control) کے تحت تین امور کا ذکر ضروری ہے

۔ یہ تین امور دراصل قائم کردہ تین پروجیکٹ ہیں: ساہا، سیتی اور فوکل۔

(۵) ساہا پروجیکٹ (SAHA Project):

کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ ساہا پروجیکٹ دراصل قمری کمانڈ اینڈ کنٹرول کا دوسرا نام ہے۔ اس پروجیکٹ پر کوبکی مقتدرہ کا کام بہت آگے جا چکا ہے۔

(۶) سیٹی پروجیکٹ (SETI Project):

کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ چلایا جانے والا سیٹی پروجیکٹ دراصل بین ستارگانی کمانڈ اور کنٹرول کا دوسرا نام ہے۔ اس کمانڈ اور کنٹرول کے تعلق سے کوبکی مقتدرہ کا کام بہت آگے جا چکا ہے۔

(۷) فوکل پروجیکٹ (FOCAL Project):

کوبکی مقتدرہ کے ذریعہ چلایا جانے والا فوکل پروجیکٹ دراصل بین کہکشانی کمانڈ اور کنٹرول کا دوسرا نام ہے۔ اس کمانڈ اور کنٹرول کے تعلق سے کوبکی مقتدرہ نے ٹھوس اور عملی اقدامات کو بہت آگے بڑھالیا ہے۔

(۸) دجال اکبر کی آمد اور ملائکہ کے حملے کی صورت میں کوبکی مقتدرہ کی تیاری:

جہاں ایک جانب کوبکی مقتدرہ دجال اکبر کے لئے گوش بر آواز اور نگاہیں فرش راہ کئے ہوئے ہے وہیں دوسری جانب وہ 1945 عیسوی سے واضح طور پر ملائکہ کے ذریعہ اپنے اوپر ہونے والے حملے کا شدید خطرہ محسوس کر رہا ہے۔

کوبکی مقتدرہ ان حوالوں سے بے حد حساس اور ہوشیار ہے۔ اس تعلق سے کوبکی مقتدرہ کے پاس دو بالکل مختلف پروگرام زیر ترمیم معلوم ہوتے ہیں:

(۱) دجال اکبر کو کس طرح:

(الف) قید سے آزاد کرا لیا جائے؟

(ب) کس طرح اسے ملائکہ کی زد سے محفوظ رکھ کر زمین پر لایا جائے؟

(ج) خود آزاد ہو کر زمین پر آنے کی صورت میں اس کا کس طرح استقبال

کیا جائے اور اس کے مشن میں شرکت کرنے کی اہلیت پیدا کی جائے؟

(۲) کسی مطیع رب العالمین غیر انسانی مخلوق/مخلوقات/ملائکہ کی جانب سے کوکبی

مقتدرہ پر ہونے والے حملوں کا کس طرح کامیابی سے مقابلہ کیا جائے؟

(۹) چنانچہ کوکبی مقتدرہ نے حالیہ دنوں میں ان دونوں مقاصد تک کامیابی سے پہنچنے

کے لئے ایک اعلیٰ ترین سات رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے جو اعلیٰ ترین مشاورتی کمیٹی کی طرح کام

کرے گی اور پوری روئے زمین پر پھیلے کوکبی مقتدرہ کے لاکھوں ماہرین کے مابین

رابطہ (Liason) کا کام کرے گی۔ اس کمیٹی کے ارکان درج ذیل ہیں:

(۱) جان گلین (John Glenn): یہ پہلے امریکی شخص ہیں جنہوں نے خلاء میں

زمین کا چکر لگایا۔

(۲) فرینک ڈریک (Frank Drake): ڈریک سائنسداں ہیں۔ ڈریک

اکویشن (Drake Equation) کے خالق اور سیٹی SETI پروجیکٹ کے روح

رواں ہیں۔

(۳) ہال پٹ ہوف (Hal Puthoff): پٹ ہوف پاور پلانٹ انجینر اور

سائنسداں ہیں۔ صفر۔ نقطہ قوت (Zero-Point Energy) یعنی کسی طبعی

قانون (Physical Law) کی خلاف ورزی کئے بغیر کو انٹم خلاء

(Quantum Vacuum) سے لامحدود توانائی حاصل کرنے کے ماہر ہیں۔

کوکبی مقتدرہ کے نزدیک پٹ ہوف اس علم کے ماہر ہیں جس سے ملائکہ اپنے

کاموں کو کرنے کے لئے توانائی حاصل کرتے ہیں۔

(۴) شیلا ای وینڈنال (Sheilla E. Windnall): وینڈنال ایک خاتون ہیں۔ کوہی مقتدرہ کے نزدیک وینڈنال ملائکہ کے ذریعہ استعمال کئے جانے والے ہتھیاروں کے علم کی ماہر ہیں۔

(۵) نینگ لی (Ning Li): لی بھی ایک خاتون ہیں۔ وہ پروپلشن سسٹم (Propulsion System) کی ماہر ہیں۔ انہوں نے اس نظریہ (تھیوری) کو دریافت کیا ہے جس کے تحت انسانوں کے ذریعہ روزانہ استعمال کردہ الیکٹرو میگنیٹک فورس (Electromagnetic Force) کا کشش ثقل (Gravity) کو زیر استعمال لانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کوہی مقتدرہ کے نزدیک لی ملائکہ کے ذریعہ استعمال کی جانے والی توانائی کے علم کی ماہر ہیں۔

(۶) کے ایرک ڈریکسلز (K. Eric Drexler): ڈریکسلز اسٹرکچرل سسٹم (Structural System) کے ماہر ہیں۔ وہ نانو ٹیکنالوجی (Nanotechnology) اور اسمارٹ مواد (Smart Material) کے علم کے ماہر ہیں۔ کوہی مقتدرہ کے نزدیک ملائکہ جس ٹیکنالوجی اور مواد سے بنائے گئے ہیں ڈریکسلز اس علم کے ماہر ہیں۔

(۷) جین گڈال (Jane Goodall): یہ ایک خاتون ہیں۔ یہ ابلاغ و ترسیل کی ماہر اور پرائیمیٹولوجسٹ (Primatologist) ہیں وہ روئے ارض پر پائے جانے والے جانوروں۔ چرندوں، پرندوں، درندوں، مچھلیوں حتیٰ کے حشرات

الارض سے بات چیت کرنے اور ان کو پیغام دینے اور ان سے پیغام لینے کی ماہر ہیں۔

(۱۰) سن 2003 کے وسط سے کوئیکی مقتدرہ نے امت مسلمہ کے خلاف کائے ٹک ہتھیاروں (Kinetic Weapons) کا استعمال کرتے ہوئے جس قوت قاہرہ اور ضربت دامرہ کا مظاہرہ کرنے کا آغاز کیا ہے وہ بے حد خطرناک اور خوفناک مضممرات و عواقب کا حامل ہے۔ کوئیکی مقتدرہ کے ذریعہ اس قوت قاہرہ اور ضربت دامرہ کا مبینہ اظہار درج ذیل مواقع پر ہوا:

(۱) 26 دسمبر 2003: ایران کے مقام بام (Bam) میں آیا زلزلہ مبینہ طور پر کائے ٹک اسلحہ سے لایا گیا زلزلہ تھا جس میں امت کے تقریباً پچاس ہزار افراد کی ہلاکت ہوئی اور پورا شہر تباہ و برباد ہو گیا۔

(۲) 6 فروری 2004: انڈونیشیا کے پاپوا (Papua) صوبہ میں کائے ٹک ہتھیاروں سے یکے بعد دیگرے متعدد بار لائے گئے زلزلوں سے غیر معمولی تباہی آئی جس میں بالخصوص شہر نبیرے (Nabire) تباہ ہو گیا۔

(۳) 7 فروری 2004: انڈونیشیا کے مغربی پاپوا (West Papua) صوبہ میں 7.1 درجہ پیمانے کے لائے گئے زلزلہ سے غیر معمولی نقصان ہوا اور جس نے پورے صوبے میں شدید تباہی مچا دی۔

(۴) 18 فروری 2004: ایران میں تہران سے 650 کیلومیٹر مشرق میں نیشاپور کے اسٹیشن پر کھڑی ٹرین پر مبینہ طور پر کائے ٹک اسلحوں سے کئے گئے حملوں سے ہوئی تباہی جس میں تقریباً 20 کیلومیٹر تک ٹرین دوڑتی رہی ہے اور اس میں

دھماکے ہوتے رہے جس سے کثیر جانی اور مالی نقصانات ہوئے۔

(۵) 24 فروری 2004: مراکش کے مغربی ساحل کے قریب مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحوں سے لائے گئے زلزلہ سے ہونے والی تباہی جس میں امت کے ہزاروں افراد کی ہلاکت ہوئی اور کثیر مالی نقصانات ہوئے۔

(۶) 22 اپریل 2004: اس بات کا قوی امکان ہے کہ شمالی کوریا میں ریونگ چون (Ryongchon) میں ہونے والا ٹرین کا دھماکہ بھی مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحہ سے کیا گیا حملہ تھا۔

(۷) 24 جون 2004: اس بات کا قوی امکان ہے کہ جنوب مشرقی ایران میں زاہدان کے قریب کھڑے ٹینکروں اور دیگر گاڑیوں میں ہونے والا دھماکہ بھی کوکبی مقتدرہ کے ذریعہ کائنے ٹک اسلحہ سے کیا گیا حملہ تھا جس میں شدید جانی نقصانات ہوئے۔

(۸) 26 دسمبر 2004: انڈونیشیا کے آچے (Aceh) صوبہ کے ساحل پر مبینہ طور پر کائنے ٹک اسلحہ سے کیا گیا حملہ جس کے نتیجے میں پہلے 8.9 درجے کا زلزلہ آیا اور پھر سمندری لہریں (Tsunami) اٹھیں جس نے پورے بحر ہند کے سواحل پر عظیم جانی اور مالی تباہی مچادی۔ صرف انڈونیشیا کے صد فی صد مسلم آبادی کے علاقہ آچے (Aceh) میں دو لاکھ اموات ہوئیں اور پورا صوبہ تباہ و برباد ہو گیا۔ 26 دسمبر 2003 میں بام اور 26 دسمبر 2004 میں آچے میں آئے زلزلے قدرتی اتفاقات نہیں بلکہ کوکبی کا رووائی تھے۔

منصبی ذمہ داری

(۱) امتِ مسلمہ کی موجودہ صورتِ حال اور اس کے سامنے پیدا ہو جانے والے خطرات کے حوالے سے ان تفصیلات کے تناظر میں درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

(۱) امت کی قیادت — حکمران، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ — نے میثاقِ محمدی کو یکسر بھلا دیا، جس کے تحت ان کا فرض منصبی تھا اور ان کے تتبع میں پوری امتِ مسلمہ کا کہ وہ دین کو قائم رکھتے، اس کی حفاظت کرتے، دین اللہ اور امتِ مسلمہ پر عارض ہونے والی ابلیسی۔ دجالی قوت اور ان کی سازشوں کی مراقبت کرتے، ان کو آمادہٴ فساد ہونے سے روکنے کے لئے استعداد کی ذمہ داری پوری کرتے اور ان مفاسد کے خلاف جہاد کرتے۔ لیکن تاریخ کا جائزہ اور آج پیدا ہونے والی صورتِ حال شاہد ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس 'میثاقِ محمدی' کو یکسر پس پشت ڈال دیا اور دین کو مذہب بنا کر خود عملاً ابلیس اور دجال کے آگے کار ہو گئے یا کم از کم ان کے راستے میں مزاحم بننے کی جگہ انہیں راہ دے دی۔

(۲) بہر حال امت کی قیادت کو ان شاء اللہ اس کی جواب دہی عند اللہ کرنی ہے اور وہ ظہیم وخبیر سب کچھ دیکھ رہا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

(۳) اب 'میثاقِ محمدی' کی ذمہ داری بہر حال نبی امی کے حوالے سے 'امینین' یعنی عامۃ المسلمین پر باقی ہے۔ اور انہیں اس تعلق سے حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔

(۴) ”میشاق محمدی“ کی ذمہ داریوں کا احساس کرنا اور ان کی سرانجام دہی امت کے کسی طبقے کے لئے مخصوص نہیں۔ یہ ذمہ داری بحیثیت امت ہر فرد پر عاید ہوتی ہے، لہذا امت کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی کما حقہ ادائیگی کے لئے کمر بستہ ہو جائے اور کوشاں ہو اور اسی ذمہ داری کی ادائیگی میں اپنی جان کھپا دے۔

(۵) خلافتِ راشدہ کے بعد جب اس امت کو اس کی اصل راہ سے ہٹایا گیا تو اس میں ایسی قدریں داخل کی گئیں جنہوں نے بالآخر پوری امت کو مفلوج اور معطل محض بنا کر رکھ دیا۔ ان مفاسد میں سب سے خطرناک جرثومہ وہ تھا جس نے امت کے مزاج (Ethos) میں ”کام چلاؤ پن“ (Ad-hocism) پیدا کر دیا۔ ”کام چلاؤ پن“ (Ad-hocism) کی بیماری کے درج ذیل علامتیں ہیں جو خلافتِ راشدہ کے بعد پوری مسلم تاریخ کا حصہ رہی ہیں:

(۱) امت کی قیادت — حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرے کا خصوصی طور پر غفلت، خوش فہمی، خود ساختہ تصوراتی احساسِ عظمت اور خود ستودہ تنہائی کے چار بیز کمبل اوڑھ کر سو جانا۔

(۲) قیادت — حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیانِ معاشرہ — کا عامۃ المسلمین کو کلی طور پر اپنی قیادت پر بھروسہ کرنے کی تاکید کرنا بلکہ اس کے لئے بزورِ مجبور کرنا اور اپنی قیادت کے علم، فہم، شعور، معلومات، حرکت، قوت، صلاحیت اور عظمت کا احساس لئے ہوئے کاروبارِ حیات اور فرائضِ منصبی کو ان کے حوالہ کر کے مطمئن ہو کر نچنت رہنے پر مجبور کرنا۔

(۳) ”سُر پراچانک“ مصیبت کے آجانے پر قیادت — حکمرانوں، علماء، مشائخ،

دانش وران اور اعیان معاشرہ ——— کا عامۃ المسلمین کو مطعون کرنا اور مصیبتوں کے آنے کا سبب بتلانا،

(۴) سر ”پراچانک“ آئی مصیبت کو ٹالنے کے لئے اٹنے سیدھے ”جیسی“ اور ”وقتی“ ادھ کچے اقدامات کرنا جس کی روح میں درج ذیل ترجیحات ہوں:

(۱) قیادت ——— حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ ——— کے ذریعہ سب سے پہلے اپنے مفادات کی حفاظت کرنا اور اس کام کو ہی امت کی حفاظت قرار دینا۔

(۲) قیادت کے ذریعہ پہلی ترجیح کی تکمیل کے بعد قیادت کے معاون طبقات یا افراد کے مفادات کی حفاظت کرنا۔

(۳) قیادت کے ذریعہ ماقبل کی دو ترجیحوں کی تکمیل کے بعد عامۃ المسلمین کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا اور اس اصول پر عمل کرنا کہ ”پانی اپنی سطح خود قائم کر لیتا ہے۔“

(۴) قیادت کا دین اللہ کی حفاظت کرنے اور ”میشاق محمدی“ کی حامل امت محمدیہ کے مفادات کی حفاظت کرنے سے کلی طور پر آنکھیں موند لینا۔

(۵) مصیبت کے ٹل جانے یا گزر جانے کے بعد قیادت ——— حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ ——— کا حسب سابق ——— غفلت، خوش فہمی، خود ساختہ تصوراتی احساس عظمت اور خود ستودہ تنہائی کی چادر اوڑھ کر سو جانا۔ اور اسی طرح حسب سابق عامۃ المسلمین کو کلی طور پر اپنی قیادت پر بھروسہ کرنے کی تاکید کرنا بلکہ مجبور کرنا اور قیادت کے علم، فہم، شعور، معلومات، حرکیت،

قوت، صلاحیت اور عظمت کا احساس لئے ہوئے کاروبار حیات اور فرائض منصبی کو ان کے حوالہ کر کے مطمئن ہو کر نچنت رہنے پر مجبور کرنا۔

(۶) یہی سب کچھ تیرہ سو سالوں سے ہوتا چلا آ رہا تھا لہذا امت کو کسی نہ کسی دن اس مقام پر پہنچنا ہی تھا جہاں مہلت کار اور فرصت کار کی سڑک ختم ہو جاتی۔ آج وہی گھڑی آگئی ہے۔ لیکن یہ بات واضح رہنی چاہیے کہ ”مہلت کار“ اور ”فرصت کار“ کی سڑک ختم ضرور ہوگئی ہے لیکن صرف قیادت — حکمرانوں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ — کے لئے۔ ”میثاق محمدی“ کی حامل امت محمدیہ اور بالخصوص عامۃ المسلمین کے لئے قطعاً نہیں۔ نبی رحمت ﷺ کے امتی — یہ امی — فیس لینے والے ڈاکٹر نہیں بلکہ تیماردار ہیں۔ ان کی زندگی میں ایسی کوئی گھڑی آنے والی نہیں کہ وہ مریض کے سرہانے سے اٹھ جائیں۔

(۷) ”میثاق محمدی“ کی حامل امت کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ تیرہ سو سالوں سے چلے آرہے Ad-hocism کے اس تکلیف دہ ڈرامے کا خاتمہ کر دیں۔

(۸) ”میثاق محمدی“ کی حامل امت کے لئے ضروری ہے کہ وہ پوری سنجیدگی کے ساتھ

درج ذیل چیزوں کی طرف متوجہ ہوں:

(۱) منصوبہ بندی

(۲) تدبیر سازی

(۳) صلاحیت سازی — اور

(۴) تعمیل

منصوبہ بندی، تدبیر سازی اور تعمیل

(۱) "میشاقِ محمدی" کی حامل امت مسلمہ کے ہر فرد کے لئے (ظاہر ہے اس میں قیادت _____ حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان بھی لازماً شامل ہے) اور بالخصوص عامۃ المسلمین کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ مصابراتی سطح پر فی الفور منصوبہ بندی، تدبیر سازی اور تعمیل پر کام کا آغاز کر دے۔

(۲) مصابراتی سطح سے مراد بیک وقت تین سطحیں ہیں:

(۱) امتی سطح

(۲) حزابی سطح

(۳) انفرادی سطح

(۳) امت مسلمہ کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ درج ذیل امور کے تعلق سے اقدامات

کرے:

(۱) منصوبہ بندی: منصوبہ بندی سے مراد ہے "میشاقِ محمدی" کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کو سامنے رکھ کر منصوبہ بندی کرنا۔

(۲) تدبیر سازی: تدبیر سازی سے مراد "میشاقِ محمدی" کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے تیار کردہ

منصوبہ کی تکمیل کے لئے حالات و کوائف کو سامنے رکھ کر اسے رو بہ عمل لانے کے لئے تدبیر سازی کرنا۔

(۳) صلاحیت سازی: صلاحیت سازی سے مراد ہے ”میثاقِ محمدی“ کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے تیار کردہ منصوبہ اور تدبیر کی تکمیل کے لئے مطلوب فردی اور غیر فردی صلاحیت سازی کرنا۔

(۴) تعمیل: تعمیل سے مراد ہے ”میثاقِ محمدی“ کے مطابق عالم انسانیت بلکہ کائنات کی اس آخری امت کے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لئے تیار کردہ منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کو بروئے کار لاکر مقاصد تک پہنچنا۔

(۴) امتِ مسلمہ کے لئے ناگزیر ہے کہ وہ درج ذیل نکات پر اقدامات کرے:

(۱) (۱) طویل المدت منصوبہ بندی

(۲) طویل المدت منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) طویل المدت منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) طویل المدت منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۲) (۱) وسط مدتی منصوبہ بندی

(۲) وسط مدتی منصوبہ کے لئے تدبیر سازی

(۳) وسط مدتی منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی

(۴) وسط مدتی منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۳) (۱) قلیل مدتی منصوبہ بندی

- (۲) قلیل مدتی منصوبہ کے لئے تدبیر سازی
- (۳) قلیل مدتی منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی
- (۴) قلیل مدتی منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل
- (۳) (۱) فوری منصوبہ بندی
- (۲) فوری منصوبہ کے لئے تدبیر سازی
- (۳) فوری منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی
- (۴) فوری منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل
- (۵) (۱) حادثاتی منصوبہ بندی
- (۲) حادثاتی منصوبہ کے لئے تدبیر سازی
- (۳) حادثاتی منصوبہ اور تدبیر کے لئے صلاحیت سازی
- (۴) حادثاتی منصوبہ، تدبیر اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل
- (۶) (۱) کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، منصوبہ بندی
- (۲) ان کے مطابق تدبیر سازی
- (۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی
- (۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل
- (۷) (۱) جزوی کامیابی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی اور
- فوری منصوبہ بندی
- (۲) ان کے مطابق تدبیر سازی
- (۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۸) (۱) کئی ناکامی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی، اور

فوری منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۹) (۱) جزوی ناکامی کی صورت میں طویل مدتی، وسط مدتی، قلیل مدتی اور

فوری منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے ساتھ تعمیل

(۱۰) (۱) غیر واضح بیجانی حالت کی منصوبہ بندی

(۲) ان کے مطابق تدبیر سازی

(۳) ان منصوبوں اور تدبیروں کے مطابق صلاحیت سازی

(۴) ان منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیت کے ساتھ تعمیل

(۵) حقیقت واقعہ یہ ہے کہ آج امت مسلمہ بالآخر اس مقام پر آگئی ہے جس کی نزاکت

کی تاریخ میں نظیر نہیں مل سکتی۔ آج بھی امت کی "قیادت" ایک اہم رول ادا کر سکتی ہے۔ بلا

شبہہ ایسا کرنا "تلافی مافات" اور "کفارے" کی ایک صورت ہوگا۔

عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے طفیل آخرت میں ان کے ساتھ رحم کا معاملہ

کرے۔ (ہود ۹۶ تا ۱۰۲) اور (لقتبعن سنن اللذین من کان قبلکم: الحدیث)

(۶) اس ”تلافی مافات“ کی اچھی اور نیک صورتوں کی کوئی حد نہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو جتنی توفیق دے۔ واللہ ولی التوفیق۔ یہ عاجز اسی کی دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سمجھوں کہ زیادہ سے زیادہ خیر کی توفیق دے دیں۔ لیکن — حکمراں، علماء، مشائخ، دانش وران اور اعیان معاشرہ کم از کم اتنا تو کریں کہ وہ عامۃ المسلمین کو مصابراتی سطح پر اقدامات کرنے سے نہ روکیں۔ کم از کم وہ اس کا تو لحاظ کریں کہ کوئی مقتدرہ نے سرکاری، غیر سرکاری اور مصابراتی سطح پر مذکورہ منصوبوں، تدبیروں، صلاحیتوں اور تعمیل کے لئے کیا کیا صورتیں جاری کر رکھیں ہیں۔

(۷) تلافی مافات کی دستیاب نادر صورت:

امت مسلمہ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے کہ اس نے ہمیشہ نازک موقعوں پر اس امت کو اپنی خصوصی نصرت سے نوازا ہے۔ اس نازک موقعہ پر بھی اس نے امت کی قیادت کے لئے تلافی مافات کی ایک نادر صورت یا نفق پیدا کر دی ہے۔ کاش قیادت اور عامۃ المسلمین اپنی اپنی جگہ اس صورت سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔ یہ نادر صورت ہے وہ فضا جو اس وقت ساری دنیا میں قائم ہے اور جس کے تین درج ذیل ستون ہیں:

(۱) تجمہر (Democratisation)

(۲) لبرلائزیشن (Liberalisation)

(۳) گلوبلائزیشن (Globalisation)

یہ صورت حال تادیر قائم رہنے والی نہیں۔ بہر حال یہ وقت امت کی دانش مندی اور مجتہدانہ بصیرت کے امتحان کا ہے کہ وہ کس طرح ان تین بھول بھلیوں میں گم ہونے کی بجائے

ان سے استفادہ کرتے ہوئے تلافی مافات کی صورت نکالتی ہے۔ فی الوقت ان تین چیزوں سے معمور فضاء میں قیادت اور عامۃ المسلمین درج ذیل طریقوں سے استفادہ کر سکتے ہیں:

(۱) قیادت مذکورہ منصوبوں، تدبیروں اور تعمیلات کی بھرپور تکمیل اپنی سطح سے کرتے ہوئے عامۃ المسلمین کو بھی پورا موقعہ فراہم کرے تاکہ وہ بھی مصابراتی سطح سے انہیں پورا کریں۔

(۲) قیادت اور عامۃ المسلمین ایسا کرتے ہوئے ایک دوسرے سے رقیبانہ کی بجائے تکمیلی یا کم از کم مجاورانہ رویہ رکھیں۔

جہاں تک منصوبہ سازی، تدبیر سازی، صلاحیت سازی اور تعمیل کا تعلق ہے اسے درج ذیل شکلوں میں انجام دیا جاسکتا ہے:

- | | |
|------------------------------|---------------------------|
| (Ummatic) | (۱) امتی |
| (National Governmental) | (۲) سرکاری قومی |
| (Non-Governmental Voluntary) | (۳) غیر سرکاری رضا کارانہ |
| (Commercial) | (۴) تاجرانہ |

مشکلات و موانع

(۱) یہ عاجز اس بات سے اچھی طرح واقف ہے کہ امت کی حقیقی صورت حال کیا ہے اور مذکورہ منصوبوں، تدبیروں اور صلاحیتوں کے حصول اور انہیں بروئے کار لا کر تعمیل کو انجام دینا کتنا مشکل ہے۔ یہ صورت حال عملاً ناممکن اور محال اور اصولاً ناممکن اور محال کی سرحد کو چھوتی ہوئی ہے۔ لیکن اس عاجز کا احساس ہے کہ ایسی صورت حال میں بھی مشکلات اور موانع کا درست، حقیقی اور متعین ادراک بجائے خود ایک یافت ہوتا ہے جس سے اکثر اوقات نئی راہیں کھلتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ایسی ہی راہوں کا ذکر ”فرج“ اور ”نفق“ کے ذریعہ فرمایا ہے۔ چنانچہ امت مسلمہ پر لازم ہے کہ وہ مشکلات اور موانع کو زیر بحث لائیں تاکہ ان کا درست، حقیقی اور متعین ادراک حاصل ہو۔ ایسا کرنا نئی راہوں کے کھلنے کا باعث ہو جاتا ہے۔

(۲) جہاں تک مذکورہ منصوبہ بندی، تدبیر سازی، صلاحیت سازی اور تعمیل کا تعلق ہے تو اس عاجز کے نزدیک ان کی سرانجام دہی میں اہم مشکلات و موانع درج ذیل ہیں:

(۱) صدیوں پرانی موقتیت یا عبوریت (Ad-hocism):

خلافت راشدہ کے بعد امت مسلمہ ایک عظیم سازش کے تحت ایسے افکار، نظام اور

عمل میں جکڑ دی گئی جس کا لازمی نتیجہ موقتیت یا عبوریت کی شکل میں ظاہر ہوا۔

اب یہی موقتیت نہ صرف امت بلکہ قرآن، سنت اور اسلام — دین اللہ —

کا مزاج (Ethos) قرار پائی ہے۔ جب کہ حقیقت بالکل الٹی ہے۔ اسلام —
 دین اللہ — قرآن، سنت رسول اللہ ﷺ اور، اصحاب رسول ﷺ کی پوری
 حیات میں اس موقفت یا عبوریت کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اصلی
 اسلام، قرآن، سنت اور امت مسلمہ کا حقیقی مزاج اس موقفت کے پہاڑ کے نیچے
 کہیں دب کر سسک رہا ہے لیکن ان کی آہیں بھی سنائی نہیں دے رہی ہیں۔ جب
 تک اس پہاڑ کو گویا ڈائنامائٹ سے اڑا کر ہٹایا نہیں جائے گا اسلام کا حقیقی مزاج
 سامنے نہیں آسکے گا۔

(۲) مطلوبہ قوت۔ حقیقی قوت۔ عارضہ

(Potentiality-Actuality Syndrome)

صدیوں تک موقفت یا عبوریت (Ad-hocism) کی فضا اور ماحول میں رہنے
 کے سبب امت کی حیویت تقریباً ختم ہو چکی ہے اور امت فی الواقع ”مختصر“ ہو چکی
 ہے۔ اس صورت حال میں اس کے اندر مطلوبہ قوت۔ حقیقی قوت
 عارضہ (Potentiality-Actuality Syndrome) پیدا ہو گیا ہے۔

یہ وہ صورت حال ہے جب کسی قوم کو بقا کا مسئلہ درپیش ہو اور بقا کو یقینی بنانے کے
 لئے مطلوبہ کم سے کم قوت و وسائل اور دستیاب حقیقی وسائل میں ناقابل یقین اور
 بین قطبین دوری یا فصل واقع ہو جائے۔

(۳) علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار۔ عارضہ (Ulama-Mashaikh-Religious)

(Values Syndrome) اسلام۔ دین اللہ۔ اور امت مسلمہ محمدیہ کی بقاء اور بحالی کی راہ کی
 سب سے بڑی مشکل علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ ہے۔ تاریخ رسالت و نبوت میں نبی

اور رسول کے آنے کی گھڑی وہی رہی ہے جب:

(۱) حامل کتاب و سنت قوم پر پوری طرح علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ کا غلبہ

ہو جائے — یا۔

(۲) مجتہی قوم کے علماء پوری طرح علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ کے تابع ہو

جائیں۔

(۳) علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ زندگی کے ہر شعبے سے دین اللہ کو پوری

طرح بے دخل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔

آج امت مسلمہ پوری طرح علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار عارضہ کی گرفت میں آچکی

ہے۔ لیکن ہم نبی آخر الزماں ﷺ کی امت اور آخری امت ہیں اس لئے یہ زمانہ

در اصل حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے آنے کا ہی زمانہ ہو سکتا ہے۔

حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی آمد دراصل علماء۔ مشائخ۔ مذہبی اقدار

کے خاتمہ کا اعلان ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

(۴) مذہبی علوم۔ مذہبی اقدار عارضہ (Religious Sciences- Religious

Values Syndrome) امت مسلمہ میں سب سے زیادہ مظلوم طبقات علماء اور مشائخ کے

ہیں۔

اسی طرح ظلم کا سب سے بڑا میدان مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کا میدان ہے۔ علماء اور

مشائخ سب سے زیادہ مظلوم اس طرح ہیں کہ مذہبی علوم کے نام سے صدیوں سے انہیں جو کچھ

پڑھایا گیا اور مذہبی اقدار کے نام سے انہیں جو کچھ سکھایا گیا اس کا اسلامی علوم اور اسلامی اقدار

سے دور دور کا کوئی واسطہ نہیں۔ ان بے چاروں نے پوری دیانت داری اور خلوص کے ساتھ ان

مذہبی علوم کو اسلامی علوم کے نام سے نہ صرف یہ کہ پڑھا بلکہ اس کی ترویج، صیانت اور حفاظت میں اپنی زندگی کھیادی۔ اسی طرح ان بے چاروں نے پوری دیانت داری اور خلوص کے ساتھ ان مذہبی قدروں کو اسلامی اقدار کے نام سے نہ صرف سیکھا بلکہ اس کی ترویج، صیانت اور حفاظت میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

لیکن ان کی یہی دیانت داری یا ان کا یہی خلوص دراصل انہیں سب سے زیادہ مظلوم ہوتے ہوئے سب سے بڑا ظالم بھی بنا گیا۔ چنانچہ اسلامی علوم اور اسلامی اقدار کی ترویج، حفاظت اور صیانت کے نام پر انہوں نے نسل بعد نسل ان مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کو منتقل کر کے اور مسلم معاشرے کو ان کے تابع رکھ کر امت مسلمہ اور دین اللہ کی ہر قوت کا خاتمہ کر دیا۔

نبوت و رسالت کی تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا کہ علماء و مشائخ نے اسلامی علوم اور اسلامی اقدار سے مذہبی علوم اور مذہبی اقدار کی طرف منتقل ہو جانے کے بعد مراجعت کی ہو۔ (الاعراف ۳۱-۳۵)

(۵) طبقاتی عارضہ (Class Syndrome)

عہد حاضر میں امت مسلمہ کی بحالی میں واقع مشکلات و موانع میں ایک عظیم مشکل اور مانع طبقاتی عارضہ (Class Syndrome) ہے اس عارضہ نے امت کو پہلے دو حصوں میں پھر سینکڑوں حصوں میں منقسم کر کے تتر بتر کر رکھا ہے۔ اور سنگین سے سنگین حالات میں بھی یہ امت اپنی ساری طاقت کو نہ یکجا کر پاتی ہے اور نہ بروئے کار لاپاتی ہے۔ طبقاتی عارضہ کی پہلی تقسیم ہے:

Vertical

(۲) عمودی

پھر پوری امت انہیں دو تقاسیم میں سینکڑوں ٹکڑوں میں بنٹ کر رہ گئی ہے یعنی ہر طبقے اور اس کے ذیلی طبقے میں پائی جانے والی افقی اور عمودی تقاسیم۔ پھر ان میں ہر طبقہ اصل طبقاتی عارضہ (Class Syndrome) کے تحت بیمار اور لاغر ہو کر جاں کنی کی حالت کو پہنچ گیا ہے۔

امت میں موجود طبقاتی عارضہ (Class Syndrome) کی تین بڑی صورتیں ہیں:

(۱) حکمراں _____ عامۃ المسلمین تقسیم یا خلیج

(۲) علماء و مشائخ _____ عامۃ المسلمین تقسیم یا خلیج

(۳) مذہبی علوم _____ عصری علوم تقسیم یا خلیج

(۶) حکمراں عامۃ المسلمین تقسیم یا خلیج:

خلافتِ راشدہ کے بعد حضرت عمر ابن عبدالعزیز کے عہد کو چھوڑ کر یہ تقسیم زیادہ راسخ اور یہ خلیج زیادہ وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ آج حکمرانوں اور عامۃ المسلمین کے مابین واقع خلیج بالکل آخری صورت اختیار کر چکی ہے۔ یعنی گویا ایک ڈبے کے دو جانب دو بالکل مخالف سمت میں لگے دو انجن جو اپنی اپنی سمت آگے بڑھنے اور ڈبے کو لے جانے کے لئے زور آزمائی کر رہے ہوں۔

حکمران بھی انسان ہوتے ہیں۔ ان کے اندر بھی وہ ساری خوبیاں اور خامیاں پائی جاتی ہیں جو انسان کا خاصہ ہے۔ چنانچہ تاریخ میں حکمرانوں کی متعدد قسمیں پائی جاتی رہی ہیں مثلاً

(۱) نیک حکمراں

(۲) نیک مگر بزدل / کمزور حکمراں

(۳) خود غرض حکمراں (خود کفیل مسلم مگر خود غرض حکمراں)

(۴) برے حکمراں (خود کفیل مسلم مگر ظالم حکمراں)

(۵) نہایت برے حکمراں (کنزور، بزدل، خود غرض، شیطانی قوتوں کے عمیل ظالم

حکمراں)

دجال اکبر کی آمد کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ امتِ مسلمہ میں حکمرانوں کی

صورتِ حال چوتھے درجے سے پانچویں درجے کی طرف چلی جائے۔

ابھی چند ہفتوں قبل شائع ہونے والی نامی فرینکس (Tommy Franks) کی کتاب

امیریکن سولجر (American Soldier) اگرچہ ایک سنسر کردہ کتاب ہے لیکن اس کے

باوجود اس میں مندرجہ معلومات امتِ مسلمہ کے موجودہ حکمرانوں کی خوبیوں/خامیوں اور ان کی

حقیقی صورتِ حال کو پوری طرح اجاگر کرتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(General Tommy Franks: American Soldier: Reagon

Books, 2004)

اہداف و مقاصد

(۱) اس باب میں تذبیرو توجیہ کے حوالے سے کچھ باتیں ”فتنہ دجال اکبر: خطرات و تدابیر“ اور دجال اکبر: تفکیر، تذبیرو تعمیل: جلد اول“ میں عرض کر دی گئی ہیں۔ مزید چند امور ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۲) عالم عیسائیت سے بالعموم مفاہمت، باہم افہام و تفہیم اور غیر معاندانہ تعلق یا کم از کم غیر مشکوک تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔

(۳) رومن کیتھولک کلیسیا یعنی وٹیکن (Vatican) سے اعلیٰ ترین سطح سے مقامی سطح تک امت کے مفاہمانہ اور خوش گو اور روابط کی ابتداء کی جانی چاہئے۔

(۴) رومن کیتھولک کلیسیا کی طرح اور اسی درجے پر دیگر آرتھوڈوکس کلیسیا مثلاً:

(Greek-Orthodox Church	یونانی آرتھوڈوکس کلیسیا	(۱)
Syrian Orthodox Church	شامی آرتھوڈوکس کلیسیا	(۲)
Russian Orthodox Church	روسی آرتھوڈوکس کلیسیا	(۳)
Coptic Orthodox Church	قبطنی آرتھوڈوکس کلیسیا	(۴)
Armenian Church	ارمنی کلیسیا	(۵)

سے بھی مفاہمانہ اور خوش گو اور روابط کی ابتداء کی جانی چاہئے۔

(۵) یہ روابط نہایت پر وقار، عالمانہ اور مفاہمانہ ہونے چاہئیں۔ اس عاجز کا اندازہ ہے

کہ اس تعلق سے سب سے بڑی مشکل خود امت مسلمہ محمدیہ کے یہاں داخلی طور پر پیش آئے گی۔ اور وہ مشکل ہے درج ذیل امور کے تعلق سے امت کے علمی اور تجرباتی معیار کا ناقابل بیان حد تک پست ہونا:

(۱) امت کے پاس اسلام — دین اللہ — کا کوئی قابل لحاظ علمی و فکری

سرمایہ موجود نہیں۔ سارا کارا سرمایہ — اسلام — مذہب کا ہے۔

(۲) امت کے پاس قرآن — الہدیٰ — جو پوری کائنات کے رب کی

طرف سے بھیجا گیا ہے — پر مشتمل کوئی علمی و فکری سرمایہ موجود نہیں۔

(۳) امت کے پاس سنت رسول اللہ ﷺ — جو پوری انسانیت کے لئے بھیجی

گئی تھی — پر مشتمل کوئی علمی و فکری سرمایہ موجود نہیں۔

(۴) امت کے پاس ان تمام مذاہب سے متعلق حقیقی اور براہ راست علم نہیں۔ امت

اس تعلق سے اتنی تہی دامن ہے جس کا شاید اسے خود کوئی اندازہ نہیں۔ اگر اس کی تہی

دامنی کو یوں ملخص کیا جائے تو نادرست نہ ہوگا۔ پچھلے تیرہ سو سالوں میں امت کا سب

سے زیادہ تعامل عیسائیت سے ہوا۔ اس کے باوجود:

(۱) پوری دنیا میں امت کے پاس ایسی کوئی لائبریری پائی نہیں جاتی جہاں عیسائیت

کے منابع، مصادر اور مراجع کا قابل لحاظ ذخیرہ دستیاب ہو۔

(۲) پوری دنیا میں امت کے پاس ایسے دس دانش ور مشکل سے دستیاب ہوں گے

جو عیسائیت کا علم براہ راست اس کے منابع، مصادر اور مراجع سے رکھتے ہوں۔

(۳) پوری دنیا میں امت کے پاس ایسے دس ”علماء“ مشکل سے دستیاب ہوں گے

جو عیسائیت کا علم براہ راست اس کے منابع، مصادر اور مراجع سے رکھتے ہوں۔

دیگر مذاہب کے تعلق سے صورتِ حال کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے۔

(۶) عیسائی دنیا کے مذہبی شخصیات کے علاوہ عیسائی ملکوں سے بھی پروقار مفاہمانہ تعلقات استوار کئے جانے چاہئیں۔

(۷) ہندوستان کے تمام مذاہب سے بالخصوص سناتن دھرم سے پروقار مفاہمانہ تعلقات استوار کئے جانے چاہئیں۔

(۸) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ اور امت مسلمہ کے مابین تعلقات اور تعامل کے تعلق سے انقلابی فیصلے اور اقدامات کی فوری ضرورت ناگزیر محسوس ہوتی ہے۔ ان فیصلوں اور اقدامات کو درج ذیل نکات میں ملخص کیا جاسکتا ہے:

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو درپیش انہدام سے بچایا جائے۔

(۲) ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو انہدام سے بچانے کی اولین صورت یہ ہو سکتی ہے کہ:

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ اور امت مسلمہ کے مابین تصادم سے گریز کیا جائے۔

(۲) جہاں جہاں تصادم ہو رہے ہیں وہاں سے پروقار مفاہمانہ الگاؤ کی صورت نکالی جائے۔

(۳) جہاں ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ نا دیدہ قوتوں کے ذریعہ بری طرح

الجھا دیا گیا ہو وہاں سے اسے باہر آنے (Extrication) میں مدد دی جائے۔

(۴) یہ سارے اقدامات فی الفور ہوں۔

(۹) یہ ایک حقیقت ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کو کبھی مقتدرہ کے سامنے

نہایت کمزور ہے۔ لیکن اگر دوسرے زاویہ سے دیکھا جائے تو یہ بھی ایک اٹل حقیقت ہے کہ فی

الوقت امتِ مسلمہ محمدیہ کے مقاصد کے حصول کے لئے کوکبی مقتدرہ کے سامنے لائی جاسکتے والی وہ روئے ارض پر سب سے بڑی قوت ہے۔ اس تناظر میں ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ امتِ مسلمہ کے لئے سب سے بڑا Deterrent ہو سکتا ہے۔

(۱۰) کوکبی مقتدرہ کی قوت، اس کے ارادے اور اس کے اقدامات کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ امت کے پاس ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کے Deterrent ہونے سے استفادہ کی مدت دس سالوں سے زیادہ نہیں۔ اس عاجز کے نزدیک یہ صورتِ حال دس سال بھی برقرار رہ جائے تو بسا غنیمت ہوگی۔ لہذا ان دس سالوں میں امت کو چاہئے کہ وہ اپنی ساری توانائی بروئے کار لاکر خالص امتی Deterrent حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(۱۱) اس دوران امت کوکبی مقتدرہ سے کلی تصادم (Total Showdown) سے اجتناب کرتے ہوئے ہمہ دم خود کو اس کے لئے تیار کرے۔

(۱۲) مذکورہ مقاصد کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ امتِ مسلمہ کی موجودہ قیادت میں درج ذیل مسائل ہیں:

(۱) موجودہ قیادت میں موجود یا ان کے مابین موثر ایسے افراد کی بے حد کمی ہے جو مثلاً ریاستہائے متحدہ امریکہ: شاکلہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ: نیم شاکلہ کی باہم گتھی ہوئی رگوں اور نسوں (Veins and Sinews) کو الگ الگ پہچان سکیں یا ایک ہی مخرج سے نکلی ہوئی بظاہر یکساں نظر آنے والی تجاویز کو اس کے DNA کی بنیاد پر الگ الگ کر سکیں اور ان کے مابین توازن رکھتے ہوئے خدما صفا ودعما کدر کا فیصلہ کر سکیں۔

(۲) موجودہ قیادت میں ایسے افراد کی بے حد کمی ہے جو مذکورہ نزاکتوں کا لحاظ کرتے ہوئے تدبیر سازی کر سکیں۔

(۳) اسی طرح موجودہ قیادت میں ایسے افراد کی بے حد کمی ہے جو مذکورہ امور کی احسن تعمیل کر سکیں۔

(۱۳) ایسی نازک صورتِ حال میں جہاں ایک جانب قیادت کو دیانتدارانہ طور پر اس خوش فہمی سے نکل آنا چاہئے کہ وہ کما حقہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہی ہے وہیں دوسری جانب امتِ مسلمہ کو بھی اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے کہ اس کی قیادت کے اعمال اس کے لئے ”میشاق محمدی“ کے تعلق سے فرض کفایہ کی حیثیت سے قبول کر لئے جائیں گے اور ان سے باز پرس نہیں ہوگی۔

مصا براتی پیش قدمی

(۱) امت مسلمہ محمدیہ بالخصوص عامۃ المسلمین ”میثاق محمدی“ کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے صرف نظر نہیں کر سکتے لہذا پیش قدمی کے بطور انھیں ’انسانی جانوں‘ کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے لئے باضابطہ فیصلے کرنے چاہئیں۔

(۲) یہ پیش قدمی مصا براتی سطح پر (Non-Governmental) ٹاسک فورس (Task Force) کے قیام سے فی الفور کی جاسکتی ہے۔ ممکن ہو تو اس سلسلے میں متعلقہ

حکومتوں سے باہم تعاون بھی کیا جانا چاہئے۔

(۳) عامۃ المسلمین تاریخی طور پر ہمیشہ ’انسانی جانوں‘ کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور

مصائب کو کم کرنے میں خدمات انجام دیتے رہے ہیں لیکن اس حوالے سے ان کے یہاں بعض بنیادی خامیاں پائی جاتی رہی ہیں۔ آئندہ ان خامیوں کے ساتھ کوئی فرد یا گروہ ’انسانی جانوں‘ کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے میں قابل ذکر خدمت انجام نہیں دے سکتا۔ مذکورہ بنیادی خامیاں درج ذیل ہیں:

(۱) جیسی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام جیسی ذاتی اور خانہ زاد سطح پر کئے جانے لگے۔

جس امت میں قرآن و سنت موجود ہو اس میں سینکڑوں سالوں سے بڑے بڑے اور عظیم الشان کام تک جیسی سطح پر ہونے لگیں تو انسانی تاریخ میں اس سے بڑے

انحطاط کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے قطع نظر اس کے کہ ایسے کام کرنے والے مخلص ہوں یا غیر مخلص۔

(۲) غیر منظم: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام غیر منظم (داخلی سطح پر (Micro-Level) طور پر ہونے کا رواج ہو گیا۔

(۳) غیر فنی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام غیر فنی اور غیر ماہرانہ طور پر کرنے کا رواج ہو گیا۔

(۴) موقتی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام موقتی اور عارضی طور پر کرنے کا رواج ہو گیا۔

(۵) عدم انتقالی: امت میں انحطاط کے ساتھ ساتھ ہر کام معلومات، مہارت اور تجربہ کی سطح پر یک نفری / یک گروہی / یک عہدی بن کر رہ گیا۔ ایسی کوئی صورت یا طریقہ کار وضع کیا نہیں جاسکا یا ایسا طریقہ کار برقرار نہ رہا کہ متعلقہ خدمات کی معلومات، مہارت اور تجربہ ایک نفر سے دوسرے نفر کو / ایک گروہ سے دوسرے گروہ کو / ایک نسل سے دوسری نسل کو / ایک عہد سے آئندہ کے عہد کو منتقل کیا جاسکے۔

(۴) آئندہ انسانی جانوں کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کی

خدمت ————— جیسی، غیر منظم، غیر فنی، موقتی اور عدم انتقالی خصوصیات رکھ کر ادا کرنا ہی ناممکن اور محال ہوگا۔

(۵) 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے حوالے

سے پانچ اقسام کے ٹاسک فورس بنائے جاسکتے ہیں۔ جن کے کام اور خدمات متعین ہونے

چاہئیں۔ یہ پانچ اقسام اور ان کی ذیل خصوصیات (Specialization) درج ذیل ہیں:

(۱) طبی (Medical) :

(الف) روایتی برائے زمانہ امن (Conventional-Peace-time)

(ب) فاجعاتی - قحط، سیلاب، زلزلہ (Disaster-Famine, Flood, Earthquake)

حادثہ (Accident)

(ج) شورش زدہ، حالات کے لئے (Riots-Disturbances)

مثلاً فسادات، شورش

(د) روایتی برائے جنگ (Conventional-War-Time)

(ه) غیر روایتی برائے جنگ (Non-Conventional-War-Time)

(۱) کیمیاوی (Chemical)

(۲) جراثیمی (Bacteriological)

(۳) جوہری (Nuclear)

(۴) حیاتیاتی (Biological)

(۵) طبیعیاتی مثلاً برقی (Physical-Electrical)

(۶) جسمانی (Physiological)

(و) نفسیاتی برائے تسلیہ (Psychological-Trauma)

Management)

(۲) امدادی و تحفظی (Salvage & Rescue) :

(۱) ایسی مہارت سے لیس گروہ جو:

(۱) سیلاب، قحط، زلزلہ، حادثات، فسادات، کیمیاوی، جراثیمی، جوہری، حیاتیاتی

حادثات، اور زمانہ جنگ کے کیمیاوی، جوہری، جراثیمی، حیاتیاتی، طبیعیاتی ضربات سے مجروح لوگوں کی جان بچائے اور انہیں نکال سکے۔

(۲) جو کیمیاوی، جوہری، جراثیمی، حیاتیاتی، طبیعیاتی آلودگی سے پر نعشوں کی مدد فیین کر سکے۔

(۳) کیمیاوی، جوہری، جراثیمی، حیاتیاتی، طبیعیاتی طور پر آلودہ اناج، نباتات، زمین، اشیاء، پانی، دودھ، مویشیوں اور پھل وغیرہ کے تعلق سے عام لوگوں کو مشورہ اور مدد دے سکے۔

(۳) ترسیلی (Logistical):

ایسی مہارت سے لیس گروہ جو:

(On Land) (۱) بری

(Across Rivers) (۲) نہری

(In Sea & Ocean) (۳) بحری

(In Air) اور (۴) فضائی

(In Space) (۵) خلائی

طور پر انسانی جانوں کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے لئے ضروری ترسیلی مدد (Required Logistic Help) پہنچا سکے۔

(۵) ابلاغی (Communicational):

ایسی مہارت سے لیس گروہ جو:

(۱) مصیبتوں میں گرفتار،

(۲) محصور،

(۳) لاپتہ،

(۴) پکھڑے، اور

(۵) منتشر

افراد کو ابلاغی طور پر:

(Disaster Areas)

(۱) حادثاتی علاقوں

(Disturbed Areas)

(۲) شورش زدہ علاقوں

(War Zones)

(۳) جنگی علاقوں

_____ میں مربوط کر سکیں۔

(۶) مصابراتی طور پر ایسے ٹاسک فورس پانچ پہلوؤں سے لازماً خود کفیل ہوں۔ یہ پانچ

ابعاد درج ذیل ہیں:

(Personnel)

(۱) افرادی قوت

(Special Equipments)

(۲) خصوصی آلہ جات

(Specific Expertise)

(۳) خصوصی مہارت

(Required Finance)

(۴) مطلوبہ مالیات

(Specialisation)

(۵) تخصص

امت اس کا لازمی اہتمام کرے کہ مذکورہ پانچوں پہلوؤں کا حصول خالصتاً امتی سطح

کے وسائل کو بروئے کار لا کر ہو۔

(۷) مصابراتی طور پر ایسے ٹاسک فورس کم از کم دس افراد پر مشتمل ہو سکتے ہیں۔

(۸) مصابراتی طور پر 'ٹاسک فورس' درج ذیل سطحوں پر غیر سرکاری

(Non-Governmental) اور رضا کارانہ (Voluntary) ہوں۔

(Local)	(۱) مقامی
(District)	(۲) ضلعی
(Provincial)	(۳) صوبہ جاتی
(National)	(۴) ملکی
(Regional)	(۵) منطقہ جاتی
(International)	(۶) بین الاقوامی
(Global)	(۷) ارضی

(۹) ایسے 'ٹاسک فورس' مقامی سطح سے لے کر ارضی سطح تک ممکن حد تک باہم

معاونت (Co-ordination) اور ارتباط (Net-Working) بھی کر سکتے ہیں۔

(۱۰) مقامی سطح پر ایسے چھوٹے چھوٹے 'مصابراتی ٹاسک فورس' قائم کر کے امت کو بلا

تفریق مذہب و ملت 'انسانی جانوں' کی حفاظت اور ان کی تکلیفوں اور مصائب کو کم کرنے کے لئے فی الفور اقدامات کرنے چاہئے۔

(۱۱) یہ بات پوری طرح واضح رہنی چاہئے کہ 'ٹاسک فورس' کی اصل خوبی ان کا حجم اور ان

کے وسائل نہیں بلکہ درج ذیل امور ہیں:

(Excellent Organisation)	(۱) مثالی نظم
(Swiftness)	(۲) سرعت
(Mobility)	(۳) حرکیت

(Expertise)

(۴) مہارت

(Specialisation)

(۵) تخصص

چنانچہ ان خصائص سے بھرپور طور پر لیس ایک چھوٹا گروہ مذکورہ خوبیوں سے عاری بڑے گروہ سے ہزار گنا بہتر ہے۔

(۱۲) تخصص (Specialisation) کے حوالے سے درج ذیل امور قابل توجہ ہیں:

(۱) مصابراتی سطح پر صرف ایک کام میں تخصص پر مشتمل چھوٹا گروہ بہتر ہے اس

بات سے کہ چار چیزوں میں ادھوری مہارت کے ساتھ بڑا گروہ ہو۔

(۲) مصابراتی سطح پر Micro تخصص بہتر ہے Macro صلاحیت اور تخصص سے

(۳) مقامی طور پر ایک بڑے 'ٹاسک فورس' سے بہتر ہے کہ چند افراد پر مشتمل

چھوٹے چھوٹے سو گروہ ہوں جو الگ الگ سو چھوٹے چھوٹے (Micro) امور میں

تخصص کے حامل ہوں۔ مثلاً زلزلہ میں ہر طرح کے کام کرنے سے بہتر ہے کہ کوئی

گروہ چھوٹا ہو مگر صرف اس میں تخصص رکھتا ہو کہ وہ بلے میں دبے صرف زندہ لوگوں

کو نکالے۔

(۴) ایک بڑے 'ٹاسک فورس' سے بہتر ہے کہ سو نادر امور میں سو الگ الگ

چھوٹے گروہ تخصص کے حامل ہوں۔ مثلاً ایسی جینیاتی طور پر تبدیل

شدہ (Genetically Modified Cow or Sheep) گائے یا بھیڑ کو قابو

میں کرنا جسے معاندانہ طور پر معاشرے میں چھوڑ دیا گیا ہو یا جو حادثاتی طور پر فطری

گایوں یا بھیڑوں میں مل گئی ہو۔ یا جینیاتی طور پر تبدیلی شدہ پھل بیج یا فصل جو فطری

پھلوں، بیجوں یا فصلوں میں مل گئی ہو یا ملادی گئی ہو۔ یا سنتھینک نانو پار

معرکہ دجالِ اکبر

تفکیر، تدبیر اور تعمیل

جلد دوم

اسرار عالم

دارالعلم، نئی دہلی